بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ) ’’یاد رکھو، اللہ کے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔‘‘ (یونس10: آیات 62 تا 64)

اولیاء اللہ کی کرامات

قرآن وسنت کی روشنی میں

جمع وترتیب : مولانا امان اللہ فیصل و مولانا مشتاق احمد شاکر حفظہما اللہ تعالیٰ

نظر ثانی : شیخ الحدیث مولانا محمود احمد حسن حفظہ اللہ تعالیٰ
وشیخ الحدیث مولانا مفتی محمد یوسف قصوری حفظہ اللہ تعالیٰ

معاونین : مولانا عمر فاروق و سید عبدالودود حفظہما اللہ تعالیٰ

زیر نگرانی : محمد عبید اللہ عبد اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر : الاعلام الاسلامی

کمرہ نمبر 10، دوسری منزل، گلشن ٹیرس (بلڈنگ)، نزد جامع کلاتھ مارکیٹ

ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: 32210209 / 32627369

طلب کیجئے .... تقسیم کیجئے .... ثوابِ دارین حاصل کیجئے

بطورِ صدقۂ جاریہ آپ یہاں ⬆ اپنا یا اپنے مرحومین کا نام لکھ کر یا صرف نیت کر کے تقسیم کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم .... نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فہرست مضامین

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کے لئے جو پوری کائنات کا اکیلا ہی معبود برحق ہے اور درود وسلام رحمت عالم ﷺ پر جنہیں اللہ ربّ العزت نے پوری کائنات کے لئے رہبر و راہ نما بنا کر دین اسلام دے کر بھیجا۔

فرمان الٰہی ہے۔(ترجمہ):

''یاد رکھو، اللہ کے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (یونس 10 : آیت 62)

مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو یہ خوشخبری سنائی ہے کہ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ خوف اور غم سے نجات ہی حقیقی کامیابی ہے اور یہ اسی صورت میں مل سکتی ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ولی بن جائے۔ ولی بننے کے لئے کوئی چلّہ کاٹنے یا اپنے اوپر پابندیاں عائد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ ہر مومن اور متقی شخص کو اللہ تعالیٰ درجہ ولایت پر فائز فرماتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے۔(ترجمہ): ''اور اللہ مومنوں کا ولی (دوست) ہے۔'' (ال عمران 3 : آیت 68)

زیر نظر کتاب ''اولیاء اللہ کی کرامات'' ادارہ الاعلام الاسلامی نے اس مقصد کے لئے مرتب کی ہے کہ لوگوں کو اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے حقیقی ولیوں کی پہچان کرائی جا سکے، ان کی کرامات سے واقفیت حاصل ہو اور ان کے دل میں بھی اللہ عزّوجل کا ولی بننے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ولی بننے کے بعد جو انعامات الٰہی ملتے ہیں ان کی کوئی انتہا نہیں اس لئے اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھیے بلکہ اپنے بچوں، دوستوں کو بھی پڑھائیے اور گھروں اور لائبریریوں کی زینت بنائیے تاکہ لوگ حقیقی اولیا اور ان کی کرامات کو پہچان کر اللہ عزّوجل کا ولی بننے کی بھرپور کوشش کریں۔

اس کتاب کی تیاری میں علمائے کرام کی ایک جماعت نے حصہ لیا ہے۔ جمع و ترتیب کی سعادت مولانا امان اللہ فیصل ،مولانا مشتاق احمد شاکر کو حاصل ہوئی ہے اور ان کی معاونت مولانا عمر فاروق اور سید عبدالودود نے فرمائی اور نظر ثانی شیخ القرآن والحدیث مولانا محمود احمد حسن اور شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی محمد یوسف قصوری نے فرمائی ہے۔ جبکہ نگرانی کا فریضہ خادم ادارہ نے سرانجام دیا ہے۔

دعا ہے اللہ ربّ العزت اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور ادارہ سے قولی، مالی اور بدنی تعاون کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور سب کے لئے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ

فقط : خادم قرآن وحدیث

محمد عبید اللہ عبداللہ

مقدمہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ : اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ) ''یاد رکھو، اللہ کے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔'' (یونس 10 : آیات 62 تا 64)

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں اور دوستوں کی شان، پہچان اور انجام بیان فرمایا ہے۔ شان یہ ہے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے، متقی و پرہیز گار ہوں گے اور انجام یہ ہے کہ ان کے لئے دنیا میں بھی خوف اور پریشانیوں سے نجات کی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو قیامت تک آنے والی ان کی اولاد سمیت زمین پر اترنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا:

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ) ''تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر جب میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی تابعداری کریں گے تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (البقرہ 2 : آیت 38)

مذکورہ بالا آیات میں اگر گہرائی میں جا کر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا علیہما السلام کو جو ہدایت کے دینے کا وعدہ فرمایا تھا وہ یہی تھا کہ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہو گا۔ اگر دنیا و آخرت کی خوشخبریاں سمیٹنی اور ہر قسم کے خوف و غم سے نجات پانا ہے تو ہر ابن آدم کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دوستی کرے، اس سے دشمنی نہ کرے، اس لئے کہ اللہ عزّوجل ایمان والوں کا دوست ہے۔ پھر جس طرح اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو دی جانے والی ہدایت اس ایک آیت میں سمیٹ دی اس طرح ولایت کی شرط ایمان اور تقویٰ کو بھی ایک ہی آیت میں سمیٹ دیا۔

بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا ولی بننے کے لئے اپنی طرف سے کئی شرائط مقرر کر لی ہیں، مثلاً کسی مجاز پیر سے بیعت ہونا ضروری ہے، چلّہ کرنا ضروری ہے، گوشت خوری سے پرہیز لازم ہے، جوانی کے ڈھلنے کے بعد انسان میں ولی بننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جبکہ یہ تمام

باتیں بلادلیل ہیں۔ اصحاب کہف جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے جوانی کی عمر میں ہی ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے۔

فرمان الٰہی ہے۔(ترجمہ) : ”وہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی راہ نمائی میں اضافہ فرما دیا تھا۔“ (الکہف 18 : آیت 13)

یہ اللہ تعالیٰ کے ایسے پیارے ولی تھے کہ اللہ عزوجل نے ان کے سکون کی خاطر انہیں 309 سال تک سلائے رکھا، انہیں اس دوران کھانے پینے اور بول و براز کی ضروریات سے بے نیاز کر دیا اور خود انہیں کروٹیں بدلواتا رہا۔ سورج کو ان کے آرام میں مخل ہونے سے بچانے کے لئے طلوع اور غروب کے موقع پر اسے دائیں بائیں سے کترا کر نکل جانے کی ہدایت کی۔ پتہ چلا کہ اللہ ربّ العزت کا ولی بننے کے لئے بڑھاپا شرط نہیں۔

جہاں تک گوشت سے پرہیز کو ولایت کی شرط مقرر کی گئی ہے تو رسول کریم ﷺ (جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین ولی ہیں) کو گوشت بہت پسند تھا، خاص طور پر بکری کی دستی آپ کو بہت پسند تھی۔ (ابوداؤد)

ولی بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو شرط مقرر کی ہے وہ ایمان اور تقویٰ ہے۔ اللہ عزّوجل اس بات کی ضمانت بھی دے رہے ہیں کہ میری اس بات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی یعنی ہر دور اور ہر قوم کے لئے اللہ کا ولی بننے کے لئے یہی شرط ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سارے اللہ تعالیٰ کے ولی تھے اس لئے کہ وہ سب صاحب ایمان اور صاحب تقویٰ تھے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں یہی سب کچھ ثابت کرنے کے لئے میرے ہونہار شاگرد مولانا امان اللہ فیصل، مولانا مشتاق احمد شاکر اور مولانا عمر فاروق حفظہم اللہ نے میرے بہت ہی پیارے دوست ، بھائی، مہربان، محسن، محترم جناب عبید اللہ بن عبداللہ حفظہ اللہ کی زیر نگرانی یہ کتاب ”اولیاء اللہ کی کرامات“ بڑی عرق ریزی، محنت اور محبت سے مرتب کی ہے۔ اللہ اسے قبول عام نصیب فرمائے اور ہم سب کی میزان حسنات میں کئی گنا بڑھا چڑھا کر اجر و ثواب درج فرمائے اور اسے ادارہ اور اس کے تمام معاونین اور امت مسلمہ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔

اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فقط : شیخ القرآن والحدیث مولانا محمود احمد حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ

اولیاء اللہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف

اولیاء اللہ کی لغوی تعریف:

لفظ ''اولیا'' ولی کی جمع ہے جس کا معنٰی دوست اور قریب کے ہیں۔

اولیاء اللہ کا معنٰی ''اللہ کے قریبی دوست'' ہے۔ (معجم مقاییس اللغۃ، القاموس المحیط، مختار الصحاح)

اولیاء اللہ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں ولایت دین کے ایک ایسے عظیم مقام و مرتبہ کا نام ہے جس سے صرف وہی آدمی سرفراز ہوسکتا ہے جو دین کے تمام امور کو ظاہری و باطنی طور پر سر انجام دینے والا ہو۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، از لالکائی)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: اللہ کا ولی وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں میں اس کی مواقفت کرتے ہوئے اس سے دوستی رکھے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اس سے قریب ہو۔ (مجموع فتاویٰ۔ ابن تیمیہ)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: اللہ کا ولی وہ ہے جو (ہر کام میں) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا پابند اور اس کی عبادت میں مخلص ہو۔ (فتح الباری)

کرامات کی لغوی و اصطلاحی تعریف

کرامت کی لغوی تعریف:

لفظ ''کرامات'' کرامت کی جمع ہے جس کا معنٰی ہے ''خلاف عادت کام'' یعنی انسانوں میں مشہور و معروف معاملات سے ہٹ کر خلاف عادت امور کا ظاہر ہونا۔ اس کا معنٰی ''عزّت و بزرگی'' بھی آتا ہے اس لئے کی یہ صاحب کرامت کی عزّت و بزرگی کا سبب بنتی ہے۔

کرامت کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں ایسے کام جو خلاف عادت ہوں ان کو کرامت کہتے ہیں، جسے

اللہ تعالیٰ اپنے اولیا اور نیک بندوں کے ہاتھوں پر ان کی عزت افزائی کے لئے ظاہر فرماتا ہے۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، از لالکائی)

ولی سے کرامت کا وقوع ایک اضافی چیز ہے، ولایت کے لئے کرامت کا ظہور شرط نہیں ہے۔ (اولیاء اللہ عقلاء لابن تیمیہ)

سچی اور جھوٹی ولایت میں فرق

کرامات کے اثبات کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ جس کسی کے ہاتھ پر خلاف عادت کام کا ظہور ہو جائے اسے اس کی کرامت سمجھی جائے اور اسے اولیاء اللہ کی فہرست میں شامل کیا جائے کیونکہ اس سلسلہ میں لوگوں کی کئی قسمیں ہیں۔ چند قسمیں درج ذیل ہیں تا کہ سچی اور جھوٹی ولایت کا فرق سمجھنے میں آسانی ہو:

❶ وہ لوگ جو مومن، متقی، صالح اور ظاہری وباطنی طور پر شریعت کے تمام امور کی بجا آوری کرنے والے ہوں اور رسول اکرم ﷺ کو قولاً وعملاً اپنا اسوہ اور نمونہ سمجھتے ہوں اور امت کے دیگر افراد پر اپنی کوئی اضافی فضیلت نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی اپنے نفسوں کی طہارت وپاکی بیان کرتے ہوں، ایسے لوگوں کے خلاف عادت کام کو (اگر واقعی ثابت ہوں تو) کرامت اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ولی مانا جاسکتا ہے۔

❷ وہ کافر اور فاسق وفاجر لوگ جو دراصل شیطان کے مہرے ہیں اور شیاطین ان کا مہرہ ہیں۔ یہ لوگ جادو، کہانت، شعبدہ بازی اور دھوکا وفریب کے دیگر ہتھکنڈوں کے ذریعہ لوگوں کو خلاف عادت چیزیں دکھاتے اور انہیں گمراہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اولیاء الرحمن نہیں بلکہ اولیاء الشیطان ہیں، ان کی ایک پہچان یہ ہے کہ یہ لوگ شریعت کے واجبات اور محرمات سے بالکل بے پروا ہوتے ہیں، ایسے لوگ ولایت کی دو بنیادی شرطوں ایمان اور تقویٰ سے عاری ہونے کی وجہ سے ولایت کے درجہ پر فائز نہیں ہو سکتے۔

❸ وہ سادہ لوح عبادت گزار اور صوفیاء جنہیں شیطان نے شعوری یا غیر شعوری طور پر گمراہ کر رکھا ہے، یہ لوگ تنہائی میں کوئی عجیب وغریب چیز دیکھتے یا کوئی غیر مانوس آواز سنتے ہیں تو سوچتے

ہیں کہ انہیں فرشتہ پکار رہا ہے یا غیبی امور منکشف ہو رہے ہیں حالانکہ ان کے سامنے شیطان کسی جانور مثلاً، کتے یا گدھے وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہوتا اور انہیں کسی غیر معلوم جگہ لے جاتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیزیں کرامت کا اظہار ہیں جبکہ یہ شیطانی دھوکا اور فریب ہوتا ہے۔

معجزہ اور کرامت میں فرق

معجزہ : اعلان نبوت کے بعد کسی بھی نبی سے خلاف عادت جو بھی امور ظاہر ہوں وہ اس نبی علیہ السلام کے معجزات کہلاتے ہیں۔

کرامت : کسی بھی مومن اور متقی سے خلاف عادت امور کا اظہار اس ولی کی کرامت کہلاتی ہیں۔ (نشر المحاسن الغالیہ، لا امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ)

معجزہ اور کرامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ نبی کی نبوت کی سچائی کے لئے معجزہ کا ظہور ضروری ہے جبکہ ولی کی ولایت کی سچائی کے لئے کرامت کا ظہور ضروری نہیں ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر نیک لوگوں سے کرامات ظاہر نہیں ہوتیں لیکن ان کے ظاہری اعمال،تقویٰ اور پرہیزگاری ان کے ولی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔جس طرح انبیاء علیہم السلام کے معجزات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتے ہیں اسی طرح کرامات بھی اللہ عزّوجل کے اختیار میں ہوتی ہیں،اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں اپنے کسی نیک بندے کے ذریعے کرامات ظاہر کر دیتے ہیں۔

کرامات کا ظہور و عدم ظہور

اولیاء اللہ کے ہاتھوں کرامات کا ظہور برحق ہے بشرطیکہ ان کی کرامات قرآن اور سنت سے نہ ٹکراتی ہوں، اگر ان کی کرامات قرآن و سنت سے ٹکرائیں تو ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ یاد رہے، بڑے سے بڑے ولی کی کرامت انبیاء علیہم السلام پر ظاہر ہونے والے معجزات سے کم مرتبہ رکھتی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: کرامات کے ظاہر ہونے کے باوجود اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم مرتبہ کے لحاظ سے انبیاء علیہم السلام سے کم ہیں۔کسی بھی ولی کی کرامت مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ

کے انبیاء علیہم السلام کے معجزات تک نہیں پہنچ سکتی۔ (النبوات، لابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

کرامت کے بارے میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ وہ خلاف عادت چیزیں ہوں ، اگر خلاف عادت نہ ہوں تو انہیں کرامت نہیں کہا جائے گا۔ یہ خلاف عادت چیز جسے اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے اس میں ولی کی شرط اس لئے ہے کہ ولیوں، جادوگروں اور شعبدہ بازوں میں فرق کیا جائے کیونکہ جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے ہاتھوں ظاہر ہونے والی چیزیں بھی خلاف عادت ہی ہوتی ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے ہاتھ سے نہیں بلکہ اللہ عزّوجل کے دشمنوں کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہیں اس لئے انہیں کرامت نہیں کہیں گے۔ اس زمانے میں ان شعبدہ بازوں سے جو اللہ کے دین سے لوگوں کو روکتے ہیں بہت سی ایسی خلاف عادت چیزیں ظاہر ہوتی ہیں جسے لوگ ان کی کرامت سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ کرامت نہیں بلکہ جادو ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ ان سے بچا جائے۔ واضح رہے کہ کرامت کا ثبوت قرآن ، حدیث اور سابقہ واقعات سے بھی ملتا ہے۔ یہ کرامات 2 چیزوں پر دلالت کرتی ہیں :

1. اللہ تبارک وتعالیٰ کی کمال قدرت پر، اس لئے کہ یہ خلاف عادت فعل اللہ عزوجل کے حکم ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔
2. کرامت میں اس ولی کی ثابت قدمی اور اس کے قابل احترام ہونے کا بیان ہوتا ہے۔

کرامات کا یہ سلسلہ قیامت تک باقی رہے گا جس کی دلیل عقلی بھی ہے اور نقلی بھی ہے۔

نقلی دلیل :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے واقعہ سے متعلق اطلاع دی ہے کہ دجال ایک نوجوان کو بلائے گا۔ وہ نوجوان آ کر دجال سے کہے گا: تو وہی مسیح الدجال ہے جس کے متعلق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ، چنانچہ دجال اسے قتل کر دے گا پھر اسے زندہ کر کے کہے گا کہ وہ دجال کی الوہیت کا اقرار کرے تو وہ کہے گا تیرے دجال ہونے کا جس قدر یقین مجھے اب ہوا ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا، پھر دجال اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اسے قتل نہ کر سکے گا۔ (اس نوجوان کو دجال کا قتل نہ کر سکنا یہ اس نوجوان کی کرامت ہوگی)۔ (بخاری، مسلم۔ عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

عقلی دلیل :

عقلی دلیل یہ ہے کہ جب کرامت کا سبب یعنی ولایت (اللہ تعالیٰ کے اولیا) کا وجود قیامت تک رہے گا تو کرامت بھی قیامت تک موجود رہے گی۔

کرامت کی قسمیں :

کرامت کی 2 بڑی قسمیں ہیں : ① حسی کرامت ② معنوی کرامت۔

حسی کرامت :

اس قِسم میں وہ ظاہری اور وقتی خلاف عادت امور آتے ہیں جنہیں ہر عام وخاص آدمی دیکھ سکتا یا محسوس کرسکتا ہے مثلاً حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے پاس بے موسم پھل آجانا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دریائے نیل کا خشک ہونا اور پھر ایسا جاری ہونا کہ جس کے بعد کبھی خشک نہ ہونا۔ (پڑھئے صفحہ نمبر 112)

معنوی کرامت :

اس قِسم میں وہ امور آتے ہیں جو اس کے برخلاف ہیں مثلاً دین و شریعت پر استقامت، توحید و اتباع سنت، اللہ کے بندوں میں مقبولیت اور ذکر خیر وغیرہ۔

نوٹ: معنوی کرامت کا درجہ حسی کرامتوں سے بڑھ کر ہے۔

کرامت کی اہمیت

سچے مسلمان حسی کرامات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معنوی کرامتوں سے نوازا ہے جو دراصل یقینی اور حقیقی کرامات ہیں مثلاً علم شریعت کی وراثت، ایمان واستقامت، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا، توحید و اتباع سنت۔ کسی بھی خلاف عادت یا حسی کرامات کو اہمیت دینے والے دراصل وہ لوگ ہیں جو اس معاملہ میں نہایت مفلس ہوتے ہیں۔ جیسے ایک بھوکا روٹی کے معمولی ٹکڑے کو اور ایک کنگال سونے کے چند سکوں کو بہت اہمیت دیتا ہے۔

کرامت کے اسباب :

کرامت ظاہر ہونے کے چند اسباب درج ذیل ہیں :

❶ **دین حق کا غلبہ :** جس وقت دین حق کی حقانیت کے ثبوت کے لئے دشمنان اسلام کے سامنے حجت (دلیل) کی ضرورت ہو، اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کے لئے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ دراصل نبی ﷺ کے معجزہ کے ضمن میں آتا ہے کیونکہ نبی کی اتباع اور اس کے دین وشریعت پر مخلصانہ استقامت کے ذریعہ یہ چیز حاصل ہوتی ہے۔

❷ **بندۂ مومن کی ضرورت :** جس وقت ایک مومن بندہ اللہ عزوجل کی خاص نصرت ومدد کا محتاج ہوتا ہے اور اس کے لئے سارے دنیاوی اسباب منقطع ہوجاتے ہیں تو اللہ کی رحمت سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے، مشکلات سے نجات ملتی اور مصائب ٹل جاتے ہیں۔

❸ **ایمان کی تقویت:** جب کسی آدمی کا ایمان کمزور ہوتا ہے تو اس کے ایمان کو قوت اور مضبوطی عطا کرنے کے لئے بھی بسا اوقات اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی جانب سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں کرامتوں کا ظہور بہت کم ہوا ہے کیونکہ وہ اپنے ایمان ویقین میں نہایت پختہ اورقوی تھے اور ایمان میں مزید اضافہ کے لئے کرامتوں کے حاجت مند نہ تھے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: کسی دینی حاجت یا اسلام اور مسلمانوں کی منفعت کی خاطر کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ رحمانی احوال ہوتے ہیں جن کا سبب اتباع رسول ہے اور جن کا نتیجہ غلبۂ حق اور شکست باطل ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف شیطانی احوال ہوتے ہیں جو اپنے سبب اور نتیجہ دونوں اعتبار سے اس کی ضد اور اس کے برعکس ہیں۔ (زاد المعاد)

خلاف عادت کی اقسام :

خلاف عادت کی بہت سی اقسام ہیں :

❶ **معجزہ:** انبیاء ورسل کو ان کی نبوت ورسالت کی صداقت کی دلیل اور نشانی کے طور پر جو آیات اور علامات اللہ عزوجل کی جانب سے عطا ہوتی ہیں انہیں معجزہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ

بوقت چیلنج مدمقابل کو عاجز کر دیتی ہیں۔

❷ **ارہاص:** نبوت سے پہلے نبی کے لئے جو خلاف عادت کام ظاہر ہوتے ہیں انہیں ارہاص کہا جاتا ہے۔ جیسے نبوت سے پہلے آپ ﷺ کو پتھروں کا سلام کرنا۔

❸ **کرامت:** دین اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے لئے یا کسی مسلمان بندے کی ضرورت کی خاطر کسی خلاف عادت کام کے ظہور کا نام کرامت ہے۔

❹ **استدراج:** کسی کافر یا فاسق کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خلاف عادت (معمول کے) کام کو استدراج (مہلت ، ڈھیل) کہا جاتا ہے۔

❺ **شیطانی فریب:** کچھ جاہل، سادہ لوح، عبادت گزار اور کتاب وسنت کے علم سے ناواقف صوفیوں کو شیطان فریب دیتا ہے اور وہ اپنی جہالت کی بنا پر ان شیطانی فریبوں کو کرامت تصور کرتے ہیں۔

❻ **جادو:** بعض لوگ شیطان کے مہرے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جادو، کہانت، شعبدہ بازیوں اور دجال کے مکر وفریب کے دیگر ہتھکنڈوں کے ذریعہ لوگوں کو خلاف عادت چیزیں دکھاتے ہیں اور انھیں گمراہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ شریعت کے واجبات و فرائض سے دور اور محرمات و ممنوعات سے بے پروا ہوتے ہیں۔ شیاطین ان کے پاس اکثر آتے جاتے رہتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

”(اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے) کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹے، سخت گنہگار (بدکار) پر اترتے ہیں۔ جو سنی سنائی باتیں (کاہنوں کو) پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔“ (الشعرآء 26: آیات 221 تا 223)

کرامت اور استدراج کا فرق:

کرامت اور استدراج ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ کرامت ان لوگوں کے ہاتھوں پر ظاہر ہوتی ہے جو مومن ومتقی، صالح اور پابند شریعت، موحد اور کتاب وسنت کی پیروی کرنے

والے ہوتے ہیں، یہی دراصل اولیاء اللہ ہیں، ان کے ہاتھوں کسی خلاف عادت کام کا ظہور ہو تو اسے کرامت کہا جائے گا۔اس کے برخلاف اگر کسی کافر ومشرک یا فاسق و فاجر شخص کے ہاتھ پر خلاف عادت (معمول) کام ظاہر ہوتو اسے استدراج کہا جاتا ہے۔

(نوٹ: یعنی کافروں اور فاسقوں کو فوراً سزا نہیں دی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں ڈھیل دیتا ہے پھران کی پکڑ کرتا ہے)

حدیث رسول ﷺ:

''جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دنیا کی ہر وہ چیز عطا کردے جسے وہ پسند کرتا ہو حالانکہ بندہ اپنی نافرمانی اور گناہ پر اڑا ہوا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت، ڈھیل ہے۔'' (مسند احمد۔عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

واضح رہے کہ نعمتوں کا حصول دلیل کرامت نہیں اور نہ ہی مصیبتوں میں مبتلا ہونا اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب کی علامت ہے کیونکہ بسا اوقات کفار کو بھی رزق میں فراخی اور فتح و غلبہ نصیب ہوتا ہے، خوب بارش ہوتی ہے، مال و اولاد میں فراوانی ہوتی ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی رسی ڈھیلی ہوتی ہے تاکہ جب وہ نعمتیں پاکر مگن ہو جائیں اوران کی کفر وسرکشی میں اضافہ ہو جائے تو اچانک دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ ان کی سخت گرفت کرے یا آخرت کا عذاب کئی گنا بڑھا دے۔

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''پس جب ان کو ہماری سزا پہنچی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ دراصل ان کے دل (تو اور زیادہ) سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوبصورت بنا کر پیش کردیا پھر جب انہوں نے وہ نصیحت بھلا دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے، یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر جو ان کو دی گئی تھیں، خوب اِترانے لگے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا پھرتو وہ بالکل ہی مایوس ہوکر رہ گئے۔''

(الانعام 6: آیات 43 تا 44)

ایسے ہی کبھی اہل ایمان وتقویٰ قحط اور خشک سالی کا شکار ہوتے ہیں، انھیں دشمنوں کا خوف ہوتا ہے، ان کے رزق میں تنگی ہو جاتی ہے تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع اور اللہ سے توبہ و عاجزی کریں اور جب وہ اللہ کی طرف پلٹیں گے تو گناہوں کی بخشش بھی ہو جائے گی اور بلائیں بھی ٹل جائیں گی۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''انسان (کا تو یہ حال ہے) کہ جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور اسے عزت ونعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے: میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا اور جب وہ اس کو آزماتا ہے، اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے: میرے رب نے میری توہین کی۔''

(الفجر 89: آیات 15 تا 16)

آیات بالا میں اس بات کا صاف اعلان ہے کہ رزق میں تنگی اور فراخی دونوں چیزیں اللہ کی جانب سے آزمائش ہیں۔ رزق میں کشادگی اور فراوانی اللہ کی طرف سے عزت وتکریم کی دلیل نہیں اور نہ ہی رزق کی تنگی اس بات کی علامت ہے کہ اللہ کی نظر میں بندہ ذلیل اور پست ہے۔ (مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیات 177 اور 214)

کرامت کی شرائط وضوابط:

خلاف عادت کام مختلف طور سے ظاہر ہوتا ہے، کبھی وہ کرامت ہوتا ہے تو کبھی استدراج، کبھی شیطانی فریب ہوتا ہے تو کبھی کہانت اور جادوگری، کبھی ہاتھوں کی صفائی ہوتی ہے تو کبھی شعبدہ بازی، لہٰذا کرامت کی شرائط وضوابط کا جاننا ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. صاحب کرامت مومن اور متقی ہو، مشرک اور بدعتی نہ ہو۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''یاد رکھو، اللہ کے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہے۔'' (یونس 10: آیات 62 تا 63)

2. صاحب کرامت اپنی ولایت کا دعویدار نہ ہو کیونکہ ولایت ایک ایسا مقام ہے جسے اللہ

تعالیٰ اپنے واجبات ومستحبات کی بجا آوری اور محرمات ومکروہات سے اجتناب پر بطور انعام ونوازش اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے اور یہ چیز انسان کے احاطۂ علم سے خارج ہے کہ اس کا عمل اللہ کی بارگاہ میں قبول بھی ہوا یا نہیں اور جب عمل کے قبول ہونے تک کا علم نہیں تو ولایت کا دعویٰ کیسے کرسکتا ہے۔ نیز ایسا کرنے میں اِدّعَاءِ تزکیہ نفس بھی ہے جس سے قرآن مجید میں روکا گیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

''تم اپنی پاکی بیان نہ کرو، وہی بہتر جانتا ہے کہ پرہیزگار کون ہے۔'' (النجم 53 : آیت 32)

❸ کرامت شریعت کے واجبات و فرائض میں سے کسی چیز کے ترک یا محرمات وممنوعات میں سے کسی چیز کے ارتکاب کا باعث نہ ہو۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جنات بعض صوفیوں کو میدان عرفات میں اٹھا لے جاتے ہیں اور انھیں بلا احرام، بلا تلبیہ اور بلا دیگر ضروری امور کی تکمیل کے حج کراتے ہیں اور پھر انہیں ان کے ملک واپس لے آتے ہیں۔ اسے جہلاء کرامت سمجھتے ہیں حالانکہ وہ کافر جنوں کا فریب ہوتا ہے۔

❹ کرامت دین کے کسی چھوٹے یا بڑے مسئلہ کے خلاف نہ ہو مثلاً کسی شخص کے خواب یا بیداری میں کوئی نبی، فرشتہ یا بزرگ کی شکل میں آکر اسلام کے حرام کردہ امور کو اس کے لئے حلال ہونے یا حلال امور کو حرام ہونے کی خبر دے تو ایسی بات قطعاً کرامت نہیں یہ شیطانی فریب ہے۔

❺ صاحب کرامت زندہ ہو، مردہ نہ ہو، کیونکہ مرنے کے بعد دنیا سے انسان کا رشتہ منقطع ہوجاتا ہے۔

❻ کرامت کوئی ضرورت پڑنے پر ظاہر ہوئی ہو کیونکہ بلا ضرورت کرامت ظاہر نہیں ہوتی۔ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور واقعہ ہے جسے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے التوسل والوسیلہ میں ذکر فرمایا ہے۔ کہتے ہیں کہ شیخ جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) ایک بار اپنی عبادت میں مشغول تھے کہ ایک نورانی عرش ظاہر ہوا اور اس میں سے آواز آئی: اے عبد القادر! میں تمہارا رب ہوں ، جو

چیزیں دوسروں پر حرام ہیں میں انہیں تمہارے لئے حلال کرتا ہوں۔ شیخ عبد القادر (رحمۃ اللہ علیہ) نے پوچھا: کیا تم وہی اللہ ہو جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ جواب میں خاموشی رہی تو شیخ عبد القادر (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: دور ہو اے اللہ کے دشمن، یہ کہنا تھا کہ سارا نور تاریکی سے بدل گیا اور پھر آواز آئی: عبدالقادر، تم اپنے علم اور دین کی سمجھ کی بنا پر بچ گئے ورنہ اس طرح میں 70 جاہل عبادت گزاروں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ شیخ عبد القادر فوراً سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ جب اس نے کہا کہ دوسروں پر حرام چیزوں کو میں آپ کے لئے حلال کرتا ہوں تو مجھے یقین ہو گیا کہ شیطان ہے کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نہ اب منسوخ ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی آ سکتی ہے۔ نیز میں نے اس سے پوچھا: کیا تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ تو وہ جواب نہیں دے سکا کیونکہ شیطان رب ہونے کا تو دعویٰ کر سکتا ہے لیکن یہ دعوی ہرگز نہیں کر سکتا کہ وہ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (تبلیس ابلیس للامام جوزی)

اولیاء اللہ (اللہ کے دوست) کون ہیں؟

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

1 ''یاد رکھو، اللہ کے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (اللہ کے ولی) وہ لوگ (ہیں) جو ایمان لائے اور (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔'' (یونس 10: آیات 62 تا 64)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: جس کے اندر ایمان و تقویٰ ہو گا وہی اللہ تعالیٰ کا ولی شمار ہو گا۔ ولایت محض دعوؤں اور تمنا سے حاصل نہیں ہوتی، اصل ولایت تو ایمان لانا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے، اس لئے ہم اگر کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو اپنے ولی ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتا تو اس کا دعویٰ اس کے منہ پر مار دیا جائے گا۔

﴾ وضاحت : مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کی 2 بڑی صفات کا ذکر کیا ہے: ① وہ پکے مومن ہوتے ہیں ② وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے ۔ دنیا کی خوشخبری سے مراد لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ، سچے خواب، اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے بہرہ ور ہونا، اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے بہترین اعمال اور اخلاق کے راستوں کو آسان کر دینا اور انہیں برے اعمال و اخلاقیات سے محفوظ رکھنا ہے اور آخرت کی کامیابی کی خوشخبریاں روح قبض ہوتے ہی انہیں ملنا شروع ہو جاتی ہیں ﴿

❷ ”اللہ ایمان والوں کا ولی (دوست) ہے۔“ (البقرہ 2: آیت 257)

❸ ”اللہ پرہیزگاروں کا دوست (ولی) ہے۔“ (الجاثیہ 45: آیت 19)

حدیث رسول ﷺ :

”ولی (اللہ تعالیٰ کے دوست) وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آجائے ۔“

(نسائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے : اللہ کا ولی (دوست) وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں میں موافقت کرتے ہوئے اس سے دوستی رکھے اور اللہ عزّوجل کے احکام کی اطاعت وفرمانبرداری کرکے اس کا قرب حاصل کرے۔ (مجموع فتاویٰ)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے : اللہ کا ولی (دوست) وہ ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فرمانبردار اور اس کی عبادت میں مخلص ہو۔ (فتح الباری)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الفرقان 25 : آیات 63 تا 64)

اللہ تعالیٰ کسے اپنا ولی (دوست) بناتے ہیں؟

فرمان الٰہی ہے :-(ترجمہ)

❶ ”(اے ایمان والو) تمہارا دوست تو (حقیقت میں خود) اللہ، اس کا رسول اور ایمان والے ہیں۔“ (المائدہ 5 : آیت 55)

❷ ”بیشک ایمان والوں کا ولی (مددگار) خود اللہ ہے۔“ (محمد 47: آیت 11)

❸ ”(اے اللہ) آپ ہی ہمارے مولیٰ (دوست) ہیں۔ کفار کے مقابلے میں ہماری مدد فرمایئے۔“ (البقرہ 2: آیت 286)

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اپنا ولی صرف ایسے لوگوں کو بناتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ دین (اسلام) اور اس کی طرف سے بھیجے گئے رسول (حضرت محمد ﷺ) کی تمام تعلیمات پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ نیک اعمال کرنے والے ہوں اور اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہ، نافرمانیوں اور برے اعمال سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوں۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے منہ پھیر لے اور اس کے بھیجے گئے رسول کی تعلیمات کو نظر انداز کر دے وہ کبھی بھی درجہ ولایت پر فائز نہیں ہوسکتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اللہ کبھی بھی ایسے بندے سے محبت نہیں کرتے جو اس کی اور اس کے رسولوں کی اطاعت نہ کرے لٰہذا قرآن و سنت سے اعراض کرنے والے آدمی کو اللہ تعالیٰ کا ولی سمجھنا قرآن و سنت کی خلاف ورزی ہے۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الاعراف 7: آیت 196 اور یوسف 12: آیت 101)

اللہ عزّوجل کن لوگوں سے محبت کرتے ہیں؟

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ”یقیناً اللہ پرہیزگاروں سے محبت کرتے ہیں۔“ (اٰل عمران 3: آیت 76)

❷ ”اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔“ (اٰل عمران 3: آیت 146)

❸ ”بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔“ (الممتحنہ 60: آیت 8)

❹ ”بیشک اللہ بھروسا رکھنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔“ (اٰل عمران 3: آیت 159)

❺ ”بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔“ (البقرہ 2: آیت 222)

❻ ”اللہ پاک و صاف رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔“ (التوبہ 9: آیت 108)

7 ''بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اس کی راہ میں صفیں باندھ کر لڑتے (جہاد کرتے) ہیں۔'' (الصّف 61: آیت 4)

8 ''اور (لوگوں پر) احسان کرو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔''

(البقرہ 2: آیت 195)

9 ''اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔'' (اٰل عمران 3: آیت 134)

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر اٰل عمران 3: آیات 134 اور 148، المآئدہ 5: آیات 13، 42 اور 93، التوبہ 9: آیات 4 اور 7)

احادیث رسول ﷺ:

1 ''ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)، میں نے اور تو کوئی تیاری نہیں کی مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔'' (بخاری، مسلم۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

2 ''اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ جب اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو (فرشتوں کے سردار) جبرائیل (علیہ السلام) کو بلا کر فرماتے ہیں: فلاں آدمی کو میں نے اپنا محبوب بنا لیا ہے (یہ سنتے ہی) جبرائیل (علیہ السلام) اس آدمی سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ فلاں آدمی سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو۔ تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر زمین میں بھی اس آدمی کو مقبول (لوگوں کا محبوب) بنا دیا جاتا ہے۔'' (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

3 ''جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو محبوب رکھتے ہیں اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا تو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے۔'' (مسلم۔ عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

❹ ''ایک آدمی نے دوسری بستی میں رہنے والے اپنے (مسلمان) بھائی کی خیریت دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں اپنے ایک فرشتہ کو (انسانی شکل وصورت دے کر) کھڑا کر دیا، فرشتے نے اس سے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک (مسلمان) بھائی رہتا ہے میں اس کی خیریت دریافت کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جو چکانے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں (اس لئے اس سے ملنے جا رہا ہوں) فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح تم اپنے اس (مسلمان) بھائی سے محبت کرتے ہو۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی (اختیار کرتے ہوئے صاف ستھرا رہنے والوں) سے محبت کرتے ہیں۔'' (مسلم۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❻ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے اسے بتایا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بتا دو۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور کہا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا: تم جس ذات (اللہ تعالیٰ) کے لئے مجھ سے محبت کر رہے ہو اسی طرح وہ بھی تم سے محبت کرے۔'' (ابوداؤد۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❼ ''اللہ عزوجل خود بھی حیادار اور پردہ پوشی کرنے والے ہیں، وہ حیا اور پردہ پوشی (کرنے والوں) کو ہی پسند فرماتے ہیں۔'' (ابوداؤد، نسائی۔عن یعلی رضی اللہ عنہ)

❽ ''اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔''

(صحیح الجامع۔عن عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ)

جس آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب اور ولی بنا لیں اس سے بڑا خوش نصیب کوئی نہیں ہے۔

مندرجہ بالا آیات اور احادیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی صفات بیان ہوئی ہیں آپ بھی ان صفات کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کے محبوب اور ولی بن سکتے ہیں۔ آج ہی سے کوشش شروع کر دیجئے یقیناً آپ بہت جلد اللہ تعالیٰ کے اولیا میں شامل ہو جائیں گے۔ ان شآء اللہ۔

اولیاء اللہ کی اللہ تعالیٰ پر ایمان کی کیفیت

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

1 ”بیشک جن لوگوں نے کہا : ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس (عقیدہ توحید) پر قائم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی خوشخبری سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔“ (حٰمٓ السّجدۃ 41 : آیت 30)

2 ”حقیقی مومن تو صرف وہ لوگ ہیں کہ جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر کانپ اٹھتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ لوگ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں، ان کے لئے ان کے رب کے ہاں بڑے درجات، مغفرت اور باعزت رزق ہے۔“

(الانفال 8 : آیات 2 تا 4)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اولیاء اللہ کی یہ صفات بیان کی ہیں: ان کے دلوں میں ایمان اور یقین بڑا مضبوط ہوتا ہے، ان کا ظاہر، تقویٰ اور پرہیز گاری والا ہوتا ہے، جتنا تقویٰ زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی ولایت اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے۔ وہ نڈر اور بے خوف ہوتے ہیں، وہ قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے محفوظ ہوتے ہیں، وہ غم اور پریشانی سے بھی محفوظ ہوتے ہیں، دنیا سے رخصت ہونے پر انہیں کوئی حسرت اور افسوس نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ اولیاء اللہ کی شکل وصورت ایسی ہوتی ہے کہ جنہیں دیکھنے سے ہی اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2 : آیات 3 تا 5 اور النسآء 4 : آیت 162)

اولیاء اللہ کا مقام ومرتبہ

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''الف ، لام ، میم۔ یہ حکمت والی کتاب (قرآن مجید) کی آیات ہیں۔ جو نیکو کار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (ان لوگوں کے لئے) جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (مکمل) یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (لقمان 31 : آیات 1 تا 5)

احادیث رسول ﷺ :

1 ''(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : جو آدمی میرے کسی بھی ولی سے دشمنی رکھے میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے اور میرا (ولی) بندہ جن جن عبادات سے میرا قرب تلاش کرتا ہے ان میں سے کوئی عبادت مجھے اس سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی (یعنی فرائض مجھے بہت پسند ہیں) اور میرا بندہ جب فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کے ذریعے میرا قرب تلاش کرتا ہے تو میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو پھر حال یہ ہوتا ہے کہ میں اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے ، میں اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے (یعنی اس کے سننے، دیکھنے اور چلنے میں میری مرضی شامل ہوتی ہے) وہ جو بھی مجھ سے مانگتا ہے میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ (دشمن یا شیطان) سے میری پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے کبھی کسی ایسے فعل سے کہ جسے مجھ کو کرنا ہو اس درجہ تردد نہیں کیا جتنا کہ اپنے اس بندے (اپنے ولی) کی روح قبض کرنے سے تردد کرتا ہوں جسے موت ناپسند ہو اور مجھے اس کو تکلیف دینا ناپسند ہے حالانکہ موت سے اسے چھٹکارا نہیں۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

2 ''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض بندے ایسے بھی ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ ہی شہید لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن ان کا مقام ومرتبہ دیکھ کر نبی اور شہید بھی

ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ ان کا آپس میں کوئی مالی لین دین ہے اور نہ کوئی رشتہ ہے۔ اللہ کی قسم، ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جب دوسرے لوگ ڈر رہے ہوں گے تو انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا اور جب دوسرے لوگ غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہیں ہوگا۔" (ابوداؤد۔ عن عمر رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولیائے کرام کا مقام و مرتبہ اتنا عظیم الشان اور بلند ہے کہ اللہ عزّوجل کی نصرت و مدد ہر وقت ان کے ساتھ ہوتی ہے، ان کے سننے، دیکھنے اور چلنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوتی ہے وہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ ضرور ان کو عطا فرماتے ہیں۔ انہیں موت کے ذریعے تکلیف دینا بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتا لیکن چونکہ موت کے بغیر چارہ نہیں ہے اس لئے انہیں موت آ کر رہتی ہے۔ ان کے مقام کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام اور شہداء رحمۃ اللہ علیہم بڑے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باوجود بھی ان کے مقام و مرتبہ کو دیکھ کر ان پر رشک کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ بندے نہ بنئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

1 "اللہ کسی بھی (حق کا) انکار کرنے والے، گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔" (البقرہ 2: آیت 276)

2 "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر یہ منہ پھیر لیں تو یقیناً اللہ کفار سے محبت نہیں کرتے۔" (آل عمران 3: آیت 32)

3 "جب وہ (آپ کے پاس سے) لوٹتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے، کھیتی برباد کرنے اور نسل (انسانی) کو ہلاک کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتے۔"

(البقرہ 2: آیت 205)

4 "بیشک اللہ کفار (دینی احکام کا انکار کرنے والوں) کو پسند نہیں کرتے۔" (الروم 30: آیت 45)

5 ”اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“ (اٰل عمران 3: آیات 57 اور 140)

6 ”بیشک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔“ (القصص 28: آیت 76)

7 ”بیشک وہ (اللہ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“ (النحل 16: آیت 23)

8 ”بیشک اللہ کسی مغرور اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔“ (لقمان 31: آیت 18)

9 ”بیشک اللہ حد سے گزر جانے والوں سے محبت نہیں کرتے۔“ (الاعراف 7: آیت 55)

10 ”بیشک اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“ (القصص 28: آیت 77)

11 ”بیشک اللہ خیانت (بدعہدی) کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“ (الانفال 8: آیت 58)

12 ”بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“ (الاعراف 7: آیت 31)

13 ”اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“ (البقرہ 2: آیت 190)

کبھی ایسا کام نہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ اس لئے کہ ایسا کام کرنے سے آپ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ بن جائیں گے اور یہ بہت بڑی بدنصیبی ہے۔ اس سے دنیا اور آخرت دونوں میں ناکامی ہی ہے۔

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر النسآء 4: آیات 36 اور 107، المآئدہ 5: آیات 64 اور 87، الانعام 6: آیت 141 الحج 22: آیت 38، الروم 30: آیت 45، الشوریٰ 42: آیت 40، الحدید 57: آیت 23)

اللہ تعالیٰ کا ولی بننے اور اس کی محبت حاصل کرنے کے طریقے

اللہ تعالیٰ کا ولی بننے اور محبت حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کام کیجئے:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے سچی محبت کیجئے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

1 ”ایمان والے اللہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔“ (البقرہ 2: آیت 165)

2 ”(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے خود محبت کرے گا۔“ (اٰل عمران 3: آیت 31)

❸ ”بلاشبہ نبی مومنوں کے لئے ان کی اپنی ذات سے بھی عزیز تر ہے۔“ (الاحزاب 33: آیت 6)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ”جس آدمی میں 3 چیزیں پائی جائیں گی وہ یقیناً ایمان کی مٹھاس کو پا لے گا: ① وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہو ② وہ لوگوں سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہو ③ وہ دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اس طرح برا سمجھتا ہو جس طرح آگ میں داخل ہونا برا سمجھا جاتا ہے۔“ (بخاری، مسلم۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ ”کوئی بھی آدمی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں (محمد ﷺ) اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اسے محبوب نہ بن جاؤں۔“ (بخاری، مسلم۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ”جس نے میری سنت سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“ (ترمذی۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرایئے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ”اے لوگو، اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔“ (البقرہ 2: آیت 21)

❷ ”بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے، جنہوں نے کہا: مسیح بن مریم (علیہما السلام) ہی اللہ ہے حالانکہ خود مسیح (علیہ السلام) نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل، اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔“ (المآئدہ 5: آیت 72)

❸ ”اللہ اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو ہرگز معاف نہیں کرتا، ہاں شرک کے علاوہ تمام گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔“ (النسآء 4: آیت 116)

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر المآئدہ 5: آیت 117، الاعراف 7: آیت 59
النسآء 4: آیت 48، الکہف 18: آیت 110 اور الحج 22: آیت 31)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو آدمی بھی اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اسے وہ عذاب نہ دیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن معاذ رضی اللہ عنہ)

❷ ''2 چیزیں ایسی ہیں جو جنت اور جہنم کو واجب کر دیتی ہیں : ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، وہ کون سی 2 چیزیں ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : جس آدمی کو اس حال میں موت آئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا ہو وہ یقیناً (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا اور جس نے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرایا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔''

(مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : شرک ایسا عمل ہے کہ جس کے ارتکاب پر جہنم واجب ہو جاتی ہے اور توحید ایسا عمل ہے جسے اپنانے پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔توحید اختیار کیجئے اور شرک سے دور رہئے یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا ولی بنا لیں گے ﴾

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (اطاعت) کرو اللہ تم سے محبت کریں گے۔''

(آل عمران 3 : آیت 31)

﴿ وضاحت: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہم اللہ عزوجل سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان کے امتحان کے لئے نازل فرمائی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرما دی ہے کہ جو بھی رسول (ﷺ) کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اسی کو اپنا ولی بنائے گا اور جو رسول (ﷺ) کی اتباع نہ کرے وہ کبھی بھی درجہ ولایت پر فائز نہیں ہوسکتا﴾

❷ ''جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔''

(النسآء 4 : آیت 80)

حدیث رسول ﷺ :

’’جس نے میری اطاعت کی اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔‘‘ (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ احکام کی پابندی کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ’’پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے، ہر حال میں، اللہ کا ذکر کرتے رہو اور جب تمہیں اطمینان (امن) حاصل ہو جائے تو پوری نماز پڑھو۔ یقیناً نماز مومنوں پر ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔‘‘ (النسآء 4: آیت 103)

﴿ وضاحت : حالت جنگ میں نماز قصر (آدھی) ہے مگر امن ہونے کے بعد پوری نماز پڑھنا ضروری ہے ﴾

❷ ’’اے ایمان والو، پہلے لوگوں کی طرح تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم پرہیز گار (گناہوں سے بچنے والے) بن جاؤ۔‘‘ (البقرہ 2: آیت 183)

❸ ’’اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘ (آل عمران 3: آیت 97)

حدیث رسول ﷺ :

’’(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : میرا قرب حاصل کرنے کے لئے سب سے زیادہ اہم وہ اعمال ہیں جو میں نے اپنے بندوں پر فرض کئے ہیں۔‘‘ (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

مندرجہ بالا فرائض کے علاوہ دیگر فرائض بھی پابندی سے ادا کیجئے بہت جلد اللہ عزّوجل آپ کو اپنا ولی اور اپنا محبوب بنا لیں گے۔

قرآن مجید میں غور و فکر اور کثرت سے تلاوت کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ’’کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔‘‘ (محمد 47: آیت 24)

❷ ’’بیشک یہ قرآن تو وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور یہ (قرآن) نیک اعمال

کرنے والے مومنوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ (آخرت میں) ان کے لئے اجر عظیم ہے۔''

(بنی اسرائیل 17 : آیت 9)

قران مجید کو رسول اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے فہم کے مطابق سمجھ کر پڑھیے۔ کثرت سے تلاوت کیجئے اگر کسی آیت کا معنٰی ومفہوم سمجھ میں نہ آئے تو کسی مستند تفسیر یا مستند عالم دین کے ذریعے اس کے معنٰی ومفہوم سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی ایک ایک سورت کو سمجھنے کے لئے کئی کئی سال صرف کیا کرتے تھے۔

احادیث رسول ﷺ :

1 ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ جب بھی نماز پڑھتے تو دوسری سورتوں کی تلاوت کے ساتھ ساتھ سورہ اخلاص (112) کی تلاوت بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی (بڑی عظیم) صفات ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتے ہیں۔'' (بخاری۔عن انس رضی اللہ عنہ)

2 ''ایک مرتبہ آپ ﷺ نے رات کی نماز (نماز تہجد) میں یہ آیت مبارکہ بار بار تلاوت فرمائی یہاں تک کہ صبح ہو گئی:

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(ترجمہ) ''(اے اللہ) اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یقیناً وہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف فرما دیں تو آپ سب پر غالب، خوب حکمت والے ہیں۔''

(المائدہ 5 : آیت 118)۔ (بخاری)

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر النسآء 4 : آیت 82 ، بنی اسرائیل 17 : آیات 41 اور 82 ، القمر 54 : آیت 32)

نوافل کا اہتمام کیجئے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

1 ''بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے

اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں (پہاڑیوں) کے درمیان سعی کرے۔ جو شخص خوشی سے کوئی نیک (نفلی) کام کرے تو اللہ بڑا ہی قدردان، سب کچھ جاننے والا ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 158)

❷ ''(یہ روزے) گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لے اور جن میں روزوں کی طاقت نہیں وہ (ہر روزہ کے بدلہ) ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا دیں۔ جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 184)

حدیث رسول ﷺ:

''(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میرا بندہ مسلسل فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔'' (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیجئے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''پس تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔'' (البقرہ 2: آیت 152)

❷ ''جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب، آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا، آپ ہر عیب سے پاک ہیں۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔''

(اٰل عمران 3: آیت 191)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا اور میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کر رہے ہوتے ہیں۔''

(بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: مُفَرَّدُونَ سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مُفَرَّدُونَ کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔'' (ترمذی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر چیز پر ترجیح دیجئے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''(اے پیغمبر ﷺ) آپ کبھی ایسے لوگ نہیں پائیں گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں (اور) وہ ان لوگوں سے دوستی (محبت) کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔خواہ وہ (مخالفت کرنے والے) ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے خاندان کے افراد ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو لکھ (کر پختہ کر) دیا ہے۔'' (المجادلہ 58 : آیت 22)

❷ ''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان، تمہارے کمائے ہوئے مال، وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، اگر یہ (سب) تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (التوبہ 9 : آیت 24)

حدیث رسول ﷺ :

''جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی پر خود ہی کافی ہو جاتے ہیں اور جو آدمی لوگوں کی رضامندی کی خاطر اللہ کو ناراض کر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو انہی لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔

(ترمذی۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی رضا کو غیر اللہ کی رضا پر ترجیح دینے کا مطلب ہے کہ آدمی وہی کام کرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو خواہ ساری مخلوق ناراض ہو جائے۔ (مدارج السالکین)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنے نفس کو نفسانی خواہشات کی تکمیل سے بچاتا رہے۔ صرف خواہش کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سزا نہیں لیکن خواہشات کے پیچھے پڑنے پر سزا ہو گی۔ اگر کوئی آدمی اپنی خواہشات پر قابو پا لیتا ہے تو اس پر بھی اس آدمی کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

(الزہد والورع والعبادۃ)

اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا صحیح علم حاصل کیجئے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

”اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں لٰہذا تم اسے انہی ناموں سے پکارا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں کے بارے میں سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بہت جلد اپنے (برے) اعمال کی سزا ملے گی۔“ (الاعراف 7: آیت 180)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

”بیشک اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں جو آدمی ان ناموں کو یاد کرے (اور ان کے مطابق اپنی زندگی بنائے) وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔“ (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان اسی آدمی کو ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اسماء و صفات کا صحیح علم رکھتا ہو۔ ایسے آدمی کے لئے اللہ تعالیٰ عبادات اور تمام معاملات آسان بنا دیتے ہیں۔ (مدارج السالکین)

اللہ تعالیٰ کی ظاہری و باطنی نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کیجئے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

1 ”پس تم میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا، میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔“

(البقرہ 2: آیت 152)

❷ ''اے ایمان والو، جو ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر تم واقعی صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' (البقرہ 2 : آیت 172)

❸ ''اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے تمہیں آگاہ کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔'' (ابراہیم 14: آیت 7)

احادیث رسول ﷺ :

❶ '' اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے بڑا خوش ہوتا ہے جو کوئی بھی غذا کا لقمہ کھانے یا پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔'' (مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ '' معراج کی رات آپ ﷺ کے سامنے شراب اور دودھ کے پیالے پیش کئے گئے۔ آپ ﷺ نے ان میں سے دودھ کے پیالے کو اٹھا لیا۔ جسے دیکھ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی فرمائی، اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکساری کا اظہار کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''ہم نے ان کی دعا قبول فرما کر انہیں یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمائے اور ان کی بیوی کو اولاد کے قابل بنا دیا۔ یہ سب لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے، ہمیں شوق اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔'' (الانبیآء 21 : آیت 90)

❷ ''یقیناً ایمان والوں نے کامیابی حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں عاجزی (خشوع اختیار) کرتے ہیں۔'' (المؤمنون 23 : آیات 1 تا 2)

❸ '' رحمٰن کے سامنے سب آوازیں دب جائیں گی۔ پس آپ قدموں کی ہلکی آہٹ کے سوا کچھ بھی نہیں سنیں گے۔'' (طٰہٰ 20: آیت 108)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ آپس میں عاجزی و انکساری اختیار کرو

اور کوئی بھی کسی پر فخر کا اظہار نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر ظلم و زیادتی کرے۔''

(مسلم۔عن عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی و انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

❶ ''اور رات کے کچھ حصہ میں اس (قرآن کی تلاوت) کے ساتھ تہجد (کی نماز) پڑھئے جو آپ کے لئے نفل (زائد) ہوگی۔عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

(بنی اسرائیل 17 : آیت 79)

❷ ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو (جہنم کے) خوف اور (جنت کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔'' (السّجدہ 32 : آیت 16)

❸ ''البتہ پرہیز گار لوگ (اس دن) باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ ان کا رب انہیں جو کچھ دے گا وہ (اسے خوشی خوشی) لے رہے ہوں گے۔ بیشک وہ لوگ اس (دن کے آنے) سے پہلے (دنیا میں) نیک اعمال کرنے والے تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور سحری کے وقت (اپنے رب سے) مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔'' (الذاریات 51: آیات 15 تا 18)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

❶ ''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں : کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے ، میں اس کی دعا قبول فرماؤں۔کون ہے جو مجھ سے سوال کرے ، میں اس کو عطا کروں۔کون ہے جو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگے ، میں اس کے گناہ معاف کروں۔'' (بخاری ،مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''رات کے قیام کو لازم پکڑو۔ یہ پہلے نیک لوگوں کا طریقہ، تمہارے رب کے نزدیک

ہونے (اور ولی بننے) کا ذریعہ، گناہوں کی معافی اور گناہوں سے بچنے کا طریقہ ہے۔"

(ترمذی۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

4 "جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ آسمان و دنیا پر تشریف لاتے اور اعلان کرتے ہیں کہ کوئی مجھ سے دعا مانگنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔" (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ والوں کی صحبت اختیار کرنا :

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

1 "اچھے اور برے ساتھی کی مثال خوشبو (بیچنے) والے اور بھٹی پھونکنے والے کی طرح ہے۔ خوشبو والے کے پاس بیٹھنے سے تو وہ خوشبو تحفتاً دیدے گا یا تم اس سے خرید لو گے، نہیں تو کم ازکم اس سے خوشبو تو آتی رہے گی اور بھٹی والے کے پاس بیٹھنے سے کپڑے جلیں گے یا کم ازکم اس سے (گرمی یا) بدبو تو آتی رہے گی۔" (بخاری، مسلم۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

2 "(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : میری محبت ان 2 آدمیوں کے لئے واجب ہو چکی ہے جو میرے ہی لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ہی مل کر بیٹھتے ہیں اور میرے لئے ہی ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور میرے لئے ہی اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔" (ترمذی۔عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

3 "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، ہر آدمی کو چاہئے کہ وہ دیکھ بھال کر دوست بنائے۔" (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

4 "جس نے اللہ کے لئے دیا اور اللہ ہی کے لئے منع کیا، اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھا، اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔" (ابوداؤد۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

کثرت سے توبہ و استغفار کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

1 "بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" (البقرہ 2 : آیت 222)

❷ ''پس میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگ لو، بلاشبہ وہ بڑا ہی معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہیں مال و دولت اور بیٹوں سے نوازے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور نہریں جاری فرما دے گا۔'' (نوح 71: آیات 10 تا 12)

❸ ''اور یہ کہ تم اپنے رب سے (اپنے گناہوں کی) بخشش مانگو پھر اسی کی طرف توبہ کرو۔ وہ تمہیں ایک مقررہ وقت (موت) تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل خیر کرنے والے کو (اس کا) زیادہ ثواب دے گا۔'' (ہود 11: آیت 3)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اے لوگو، اللہ کے حضور توبہ اور استغفار کرو، بیشک میں دن میں 100 مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔'' (مسلم۔عن اغر بن یسار رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ و استغفار پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ جو جنگل میں اپنی سواری پر سوار ہو، کھانے پینے کا سامان بھی اس کے ساتھ ہو (آرام کرنے کے لئے کہیں رکے)، اچانک اس کی سواری گم ہو جائے، کافی تلاش کے بعد وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے میں لیٹ جائے، اسی حالت میں وہ اپنی سواری اپنے سامنے پائے اور اس کی مہار پکڑ کر انتہائی خوشی کی حالت میں کہے: اے اللہ، تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں۔ یعنی وہ انتہائی خوشی سے زبان سے غلط الفاظ ادا کر بیٹھے۔'' (مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ''جو آدمی استغفار (پڑھنے کو اپنے اوپر) لازم کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات عطا فرماتے، ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ فراہم کرتے اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرماتے ہیں جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔'' (ابوداؤد۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❹ ''اے ابن آدم، اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں پھر بھی تو مجھ سے استغفار کرے تو میں تیرے گناہ معاف کر دوں گا۔'' (ترمذی۔عن انس رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر ہود 11: آیت 52، النسآء 4: آیت 106 اور مریم 19: آیت 60)

اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا رکھئے :

فرمان الٰہی ہے : ۔ (ترجمہ)

❶ ''بیشک اللہ بھروسا کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔'' (اٰل عمران 3 : آیت 159)

❷ ''اور جو شخص اللہ پر بھروسا کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔'' (الطلاق 65 : آیات 2 تا 3)

❸ ''تم اگر سچے مومن ہو تو اللہ پر ہی بھروسا رکھو۔'' (المآئدہ 5 : آیت 23)

احادیث رسول ﷺ :

❶ '' اگر تم اللہ تعالیٰ پر صحیح بھروسا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس طرح رزق دیں گے جیسا کہ وہ پرندوں کو رزق دیتے ہیں۔ پرندے صبح سویرے بھوکے (اپنے گھونسلوں سے) نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔'' (ترمذی ، ابن ماجہ۔ عن عمر رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں اونٹنی کو باندھ کر توکل (اللہ تعالیٰ پر بھروسا) کروں یا بغیر باندھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : پہلے باندھو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھو۔'' (ترمذی۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ و تفسیر اٰل عمران 3 : آیات 159 اور 173، الزمر 39: آیت 38
الانفال 8 : آیت 49 ، یوسف 12 : آیت 67، النحل 16 : آیت 99 اور التغابن 64 : آیت 13)

اعمال صالح کیجئے :

فرمان الٰہی ہے : ۔ (ترجمہ)

❶ ''اور (اے پیغمبر ﷺ) ان لوگوں کو خوشخبری دے دیجئے جو ایمان لائے اور نیک (اچھے) عمل کئے، ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔'' (البقرہ 2 : آیت 25)

❷ ''جو ایمان والا ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جو بھی نیک اعمال کرے یقیناً ایسے ہی لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہو گی۔'' (النسآء 4 : آیت 124)

❸ ''جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے اللہ انہیں ان کا پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ بھی عطا کرے گا۔'' (النسآء 4 : آیت 173)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہارے اموال کو بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''دنیا جانے والی اور آخرت آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔تم دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ اس لئے کہ تم آج دنیا میں ہو جو (نیک) عمل کرنے کا گھر ہے اور یہاں حساب نہیں ہے۔کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے اور وہاں عمل نہیں ہو گا۔'' (بیہقی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❸ ''عمل کرو اور یہ بات جان لو کہ تمہارے اعمال تمہارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کی جزا پائے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا۔'' (مسند شافعی۔عن عمرو رضی اللہ عنہ)

❹ ''اللہ تبارک وتعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو اس کے لئے خالص (نیت کے ساتھ کیا) ہو اور اس کے ذریعے اس کی رضا طلب کی گئی ہے۔'' (سنن نسائی۔عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہما)

❺ ''اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے اعمال کو خالص کر لو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے خالص عمل کو ہی قبول فرماتا ہے۔'' (دارقطنی۔عن ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ)

❻ ''اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر لو تمہارا تھوڑا عمل بھی کافی ہو جائے گا۔''

(مستدرک حاکم۔عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

صبر وتحمل سے کام لیجئے :

فرمان الٰہی ہے :-(ترجمہ)

❶ ''اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔'' (اٰل عمران 3: آیت 146)

❷ ''اے ایمان والو، صبر اور نماز کے ذریعہ (اللہ سے) مدد طلب کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 153)

❸ ''بیشک (اللہ کی راہ میں) صبر کرنے والوں کو (ان کے صبر کا) بے حساب اجر دیا جائے گا۔'' (الزمر 39: آیت 10)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جو آدمی (مصائب پر) صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جسے صبر کی توفیق مل گئی سمجھ لو کہ اس سے بہتر اور عمدہ نعمت کسی کو نہیں ملی۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❷ ''رسول اکرم ﷺ ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ عورت نے کہا: آپ اپنا کام کرو، آپ کو میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی (اس لئے آپ یہ بات کہہ رہے ہیں) عورت نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ جب اسے بتایا گیا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے۔ وہ فوراً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور معذرت کرنے لگی کہ) میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صبر تو پہلے صدمہ کے وقت ہی ہوتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ تعالیٰ موسیٰ (علیہ السلام) پر رحم فرمائے، انہیں بہت زیادہ تکالیف پہنچائی گئیں انہوں نے ان پر صبر کا مظاہرہ کیا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❹ ''تم میرے بعد (غیر مستحق افراد سے) ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ تم اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری مجھ سے ملاقات ہو جائے۔'' (بخاری، مسلم۔عن اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ)

❺ ''صبر روشنی ہے۔'' (مسلم۔عن ابی مالک رضی اللہ عنہ)

❻ ''مومن مرد اور مومنہ عورت کی جان، اولاد اور مال پر مصائب آتے رہتے ہیں (وہ ان پر صبر کرتے ہیں یہی مصائب ان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں) یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہیں تو ان کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❼ ''جو مومن لوگوں سے میل جول رکھتا اور ان کی طرف سے تکالیف پہنچنے پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے زیادہ اجر و ثواب پاتا ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر نہیں کرتا۔'' (ابن ماجہ۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❽ ''سب سے زیادہ ثواب سب سے بڑی آزمائش پر ملتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں جو آدمی آزمائش آنے پر (اللہ تعالیٰ کی

رضا پر) راضی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو ناراض ہوتا (اور بے صبری کا مظاہرہ کرتا) ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پر ناراض ہو جاتے ہیں۔'' (ابن ماجہ۔عن انس رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 249، اٰل عمران 3: آیات 17، 120، 186

الانفال 8: آیت 46، ہود 11: آیت 11 اور النحل 16: آیت 96)

نیکی کا حکم دیجئے اور برائیوں سے روکئے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دے، انہیں اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (اٰل عمران 3: آیت 104)

❷ ''(اے مسلمانو) تم بہترین امت ہو جو انسانوں (کی راہ نمائی) کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو۔'' (اٰل عمران 3: آیت 110)

❸ ''مومن مرد اور مومن عورتیں (یہ سب) آپس میں ایک دوسرے کے مدد گار ہیں، وہ نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔'' (التوبہ 9: آیت 71)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تمہارے ذریعے سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے حصول سے بھی زیادہ بہتر ہے۔''

(بخاری۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ کی حدود کے معاملے میں سستی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی پاسداری کرنے والوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو ایک ایسی کشتی میں سوار ہوں جو 2 منزلہ ہو۔ وہ قرعہ ڈال کر بعض کشتی کے اوپر کے حصے میں اور بعض نیچے کے حصہ میں بیٹھ جائیں۔ نیچے والوں کے پاس پانی موجود نہ ہو اور وہ بار بار اوپر والوں سے پانی لیتے ہوں آخرکار نیچے والے یہ سوچیں کیوں نہ ہو ہم کشتی کے نیچے سے سوراخ کر کے نیچے سے پانی حاصل کر لیں۔ اگر اس صورت میں اوپر والے نیچے والوں کو اس کام سے نہیں روکیں گے تو (کشتی ڈوبنے

سے) دونوں ہلاک ہو جائیں گے اور اگر روک لیں گے تو دونوں نجات پا لیں گے۔''

(بخاری ۔عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : برے کام سے روکنے پر نہ صرف انسان خود پریشانی سے محفوظ رہتا ہے بلکہ بہت سے لوگوں کو بھی پریشانی اور ہلاکت سے بچا سکتا ہے ﴾

3 ''تم میں سے جو آدمی بھی کوئی برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے ، اگر اس میں ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور زبان سے روکنے کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں اس برائی کو برا جانے۔ یہ (برائی کو دل میں برا جاننا) ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

(مسلم ۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

4 '' جس آدمی نے کسی کو ہدایت (اچھی بات) کی طرف دعوت دی اسے عمل کرنے والے جتنا ثواب ملے گا اور ان میں سے کسی (دعوت دینے والے یا عمل کرنے والے) کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہو گی۔'' (مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 44 اور الصّف 61: آیات 1 تا 2)

''ناخلف (برے جانشین) ہیں وہ لوگ ہیں جو ایسی بات کہتے ہیں جس پر وہ خود عمل نہیں کرتے، ایسے کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا۔ پس جو آدمی ان سے اپنے ہاتھ یا اپنی زبان یا اپنے دل سے جہاد کرے گا، وہ مومن ہے۔'' (مسلم۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

موت کو ہر وقت یاد رکھیئے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

1 ''ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔'' (آلِ عمران 3: آیت 185)

2 ''کوئی قوم اپنے وقت مقررہ سے نہ پہلے مر سکتی ہے اور نہ ہی اس (وقت) میں تاخیر ہو سکتی ہے۔'' (الحجر 15 : آیت 5)

3 ''جس (اللہ) نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرتا ہے؟'' (الملک 67 : آیت 2)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ، لوگوں میں کون زیادہ ہوشیار اور دور اندیش ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو موت کو یاد کرتا اور موت کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے۔ یہی لوگ دانشمند اور ہوشیار ہیں جنہوں نے دنیا اور آخرت میں عزت حاصل کی۔'' (ابن ماجہ۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

❷ ''لذتوں کو مٹانے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھیۓ ترجمہ وتفسیر اٰل عمران 3: آیات 143 اور 145 ، المؤمنون 23: آیات 99 تا 100)

آخرت کو یاد رکھیۓ :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو اور ہر آدمی یہ دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا (نیک کاموں کا ذخیرہ) آگے بھیجا ہے اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔'' (الحشر 59: آیت 18)

❷ ''کامیاب دراصل وہ شخص ہے جسے دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور دنیا کی زندگی (آخرت کے مقابلے میں) محض دھوکے کا سامان ہے۔'' (اٰل عمران 3: آیت 185)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔''

(مسلم۔عن مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ)

❷ ''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''جو شخص دنیا کو اپنا محبوب ومطلوب بنائے گا وہ اپنی آخرت کا ضرور نقصان کرے گا اور جو کوئی آخرت کو محبوب بنائے گا وہ اپنی دنیا کا ضرور نقصان کرے گا۔ پس فنا ہو جانے والی

دنیا کے مقابلہ میں باقی رہنے والی آخرت کو ترجیح دو۔'' (مسند احمد۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

امانت داری اور دیانت داری اختیار کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :-(ترجمہ)

❶ ''(اے مسلمانو) بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کر دو۔''

(النسآء 4: آیت 58)

❷ ''جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو اسے چاہئے کہ امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 283)

❸ ''اے ایمان والو، تم اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ ہی آپس کی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم (خیانت کی برائی) جانتے ہو۔'' (الانفال 8: آیات 27 تا 29)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

❶ ''سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔'' (ترمذی۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو تو وہ امانت مکمل ادا کرو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''اس آدمی کا ایمان ہی نہیں جس کے اندر امانت کی پاسداری نہیں۔'' (مسند احمد۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❹ ''مجھے 6 چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں : ① جب گفتگو کرو تو سچ بولو ② وعدہ کرو تو پورا کرو ③ امانت رکھوائی جائے تو پوری واپس کرو ④ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو ⑤ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو (زنا، بدکاری سے بچو) ⑥ اپنے ہاتھوں کو (دوسروں کو تکالیف پہنچانے سے) روکے رکھو۔'' (مسند احمد۔عن عبادہ رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر المؤمنون 23: آیت 8)

بڑے گناہوں سے بچئے :

فرمان الٰہی ہے :-(ترجمہ)

❶ ''اگر تم ان بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں (سختی سے) روکا گیا ہے، باز رہو گے تو ہم

ضرور تمہارے (چھوٹے) گناہ معاف فرما دیں گے اور تمہیں عزت والے گھر (جنت) میں داخل فرمائیں گے۔'' (النسآء 4: آیت 31)

❷ ''اور وہ (میرے نیک بندے) بڑے گناہوں اور بے حیائی (کی باتوں) سے بچتے ہیں۔'' (الشوریٰ 42: آیت 37)

❸ ''(اے پیغمبر ﷺ) کیا آپ نے اس آدمی کو دیکھا ہے جس نے (اللہ کی راہ سے) منہ پھیر لیا؟'' (النجم 53: آیت 33)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''پانچوں نمازیں (پابندی سے پڑھنا)، جمعہ (کی نماز پڑھنا) دوسرے جمعہ تک اور رمضان (میں عبادات کرنا) سے دوسرے رمضان تک، ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ (گناہ مٹانے کا ذریعہ) ہیں جب تک آدمی اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچائے رکھے۔'' (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو مسلمان بھی نماز کا وقت پائے اور عمدہ طریقے (سنت نبوی ﷺ) کے مطابق وضو کرے پھر بڑے خشوع وخضوع (انتہائی عاجزی) کے ساتھ (سنت نبوی ﷺ کے مطابق) نماز ادا کرے اور بڑے سکون و اطمینان سے رکوع (وسجود) کرے تو یہ نماز اس کے تمام (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ وہ بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے اور یہ سہولت اسے ہمیشہ (پوری زندگی میں) حاصل رہتی ہے۔'' (مسلم۔ عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

وعدے پورے کیجئے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، عہد و پیمان پورے کرو۔'' (المآئدہ 5: آیت 1)

❷ ''جو شخص اپنا وعدہ پورا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے۔ یقیناً اللہ پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔'' (اٰل عمران 3: آیت 76)

❸ ''وعدہ کو پورا کرو، اس لئے کہ (قیامت کے دن) وعدہ کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔'' (بنی اسرائیل 17 : آیت 34)

حدیث رسول ﷺ :

''4 باتیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک بات ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک وہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ (وہ یہ ہیں) : ① جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے ③ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے ④ جب جھگڑے تو بے ہودہ گفتگو کرے۔''

(بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2 : آیت 177 اور النحل 16 : آیت 91)

ہر ایک کے ساتھ انصاف کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، تم اللہ کی رضا کے لئے حق پر قائم ہو جاؤ اور عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو، کسی قوم کی دشمنی تمہیں خلاف عدل (کام کرنے) پر آمادہ نہ کر دے۔ انصاف کرو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو۔ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔'' (المآئدہ 5 : آیت 8)

❷ ''اگر آپ (لوگوں کے درمیان) فیصلہ کریں تو عدل و انصاف کے ساتھ کریں، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (المآئدہ 5 : آیت 42)

❸ ''بیشک اللہ عدل و احسان کرنے اور قریبی رشتہ داروں کو (مالی مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔'' (النحل 16 : آیت 90)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''بنو مخزوم قبیلہ کی عورت نے چوری کر لی۔ اس قبیلہ کے لوگوں نے حضرت اسامہ بن

زید رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، آپ اس بارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو اسی بات نے ہلاک کیا کہ جب ان کا شریف (بڑا) آدمی چوری کر لیتا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کمزور (کم حیثیت) آدمی چوری کر بیٹھتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم، اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں (عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے) اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔'' (بخاری، مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❷ ''ہر دن انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے (اور) لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''قیامت کے دن انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے اور (یہ) وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور اپنے ماتحت لوگوں میں انصاف کرتے تھے۔'' (مسلم۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

میانہ روی اختیار کیجئے:

فرمانِ الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھیں اور نہ ہی بہت آہستہ بلکہ اس کے درمیان (اعتدال) کا راستہ اختیار کریں۔'' (بنی اسرائیل 17: آیت 110)

❷ ''اور وہ (اللہ کے نیک بندے) جب خرچ کرتے ہیں نہ تو اسراف (فضول خرچی) کرتے ہیں اور نہ ہی بخیلی برتتے ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال (میانہ روی) کی راہ اختیار کرتے ہیں۔'' (الفرقان 25: آیت 67)

❸ ''اور نہ (کنجوسی کرتے ہوئے) اپنا ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ باندھا ہوا رکھو اور نہ ہی

(فضول خرچ بن کر) بالکل کھلا چھوڑ دو، ورنہ تم ملامت زدہ اور تنگدست ہو جاؤ گے۔''

(بنی اسرائیل 17 : آیت 29)

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر الانعام 6 : آیت 141 ، الاعراف 7 : آیت 31

بنی اسرائیل 17 : آیات 26 تا 27 اور لقمان 31 : آیت 19)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اعتدال (میانہ روی) اختیار کرو، تم اپنی مراد پا لو گے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''(جو چاہو) کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن فضول خرچی اور تکبر سے بچو۔'' (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❸ ''آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔'' (مسلم ۔عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''اچھی سیرت، اچھا طریقہ اور اعتدال (میانہ روی) نبوت کے 25 حصوں میں سے ایک حصہ (تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت) ہے۔'' (ابوداؤد ۔عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

لوگوں پر احسان کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''احسان کرو، بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 195)

❷ ''اے ایمان والو، اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور (غریبوں کو) تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس کی مثال اس صاف اور چکنی چٹان جیسی ہے جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہو اور اس پر زور دار بارش برسے (جس سے مٹی بہہ جائے) اور صاف چٹان باقی رہ جائے ایسے (ریا کار) لوگوں نے جو کچھ کمایا تھا اس میں سے انہیں کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔'' (البقرہ 2 : آیت 264)

❸ ''(اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) جو خوش حالی اور بدحالی میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (اٰل عمران 3 : آیت 134)

حدیث رسول ﷺ :

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن 3 قِسم کے آدمیوں سے بات نہیں کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف (رحمت کی نگاہ سے) دیکھیں گے اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک کریں گے اور ان کو سخت عذاب پہنچے گا۔ آپ ﷺ نے 3 مرتبہ یہی جملہ دہرایا تو میں (ابو ذر رضی اللہ عنہ) نے کہا: برباد ہو گئے وہ لوگ اور نقصان میں پڑے، اے اللہ کے رسول ﷺ ، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① اپنی ازار (تہبند، پاجامہ، پتلون، شلوار وغیرہ) کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا ② احسان جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کو بیچنے والا۔''

(مسلم۔عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

رشتہ داروں سے صلہ رحمی کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور رشتہ داری کو توڑنے سے بچو۔ بیشک اللہ تم سب پر نگران ہے۔'' (النسآء 4: آیت 1)

❷ ''بیشک اللہ عدل و احسان کرنے اور قریبی رشتہ داروں کو (مالی مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔'' (النحل 16: آیت 90)

❸ ''اور تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اجنبی پڑوسیوں، رشتہ دار پڑوسیوں، برابر کے دوستوں، مسافروں، اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔'' (النسآء 4: آیت 36)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں فراخی اور عمر میں تاخیر (برکت) ہو، وہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے ایسے اعمال کے متعلق پوچھا جو جہنم سے دور اور جنت میں داخل کرنے کا باعث ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی (رشتہ داروں کے

ساتھ اچھا سلوک) کرو۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)

3 ''وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو (کسی رشتہ دار کے ساتھ) احسان کے بدلے میں احسان کرتا ہے بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے، جب اس سے قطع رحمی (بد سلوکی وغیرہ) کی جائے، پھر بھی وہ صلہ رحمی (حسن سلوک) کرے۔'' (بخاری۔عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

4 ''احسان کے بدلے احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ آدمی ہے کہ جب اس سے برا سلوک کیا جائے پھر بھی وہ اچھا سلوک کرے۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

5 ''اللہ تعالیٰ جب ساری مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو رشتہ داری نے عرض کیا کہ یہ مقام قطع رحمی سے تیری پناہ مانگنے والے کا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس سے (تعلق) جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے قطع (تعلق) کروں جو تجھ سے قطع کرے (توڑے)، رشتہ داری نے عرض کیا: کیوں نہیں (ایسا ہی ہونا چاہئے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس ایسا ہی ہے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

6 ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، میرے کچھ ایسے رشتہ دار ہیں کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر واقعی یہ بات ہے جو تم کہہ رہے ہو تو تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت تک تمہارا ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا جب تک تم اسی حالت (رشتہ داروں کے برے سلوک کے باوجود ان کے ساتھ بھلائی) پر قائم رہو گے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

7 ''قطع رحمی کرنے (رشتہ داری توڑنے) والا ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(مسلم۔عن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ)

8 ''مسکین کو خیرات دینا (صرف) صدقہ (کا ثواب) ہے اور رشتہ دار کو (خیرات) دینا صدقہ اور صلہ رحمی (دونوں کا ثواب) بھی ہے۔'' (نسائی، ابن ماجہ۔عن سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ)

9 ''ظلم و زیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ اس کی سزا دنیا میں ہی دی جائے۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی بکر رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الرعد 13 : آیات 20 تا 22 اور محمد 47 : آیات 22 تا 23)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''بیشک اللہ نے مومنوں سے ان کی جان اور مال کو اس بات کے بدلے میں خرید لیا ہے کہ ان کو یقیناً جنت ملے گی۔ وہ (مومن) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں جس میں وہ (کفار کو) قتل کرتے ہیں اور (خود بھی) قتل (شہید) ہو جاتے ہیں۔ یہ (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمہ سچا وعدہ ہے تورات، انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو کون پورا کرنے والا ہے۔ لہٰذا تم اپنی اس تجارت پر خوش ہو جاؤ جو تم نے اللہ سے کی ہے اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔'' (التوبہ 9 : آیت 111)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

''آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں اس کا حصہ وہی ہے جو اس نے کھا لیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے آگے پہنچا دیا۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ انسان کے ہاتھ سے نکل کر دوسروں کے پاس جانے والا ہے۔'' (مسلم۔عن مطرف عن ابیہ رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر النسآء 4 : آیت 76)

اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

1 ''اور یقیناً آپ تو عظیم (بہت ہی عمدہ) اخلاق والے ہیں۔'' (القلم 68 : آیت 4)

2 ''(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) ، آپ اللہ کی رحمت سے ان لوگوں (مومنوں) کے لئے نرم دل (خوش اخلاق) واقع ہوئے ہیں اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ سے منتشر ہو جاتے۔'' (آل عمران 3 : آیت 159)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''بیشک مجھے تم سب میں زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہیں۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❷ ''نیکی اچھے اخلاق (کا نام) ہے۔'' (مسلم۔عن نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ)

❸ ''کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''ایمان والوں میں کامل ایمان والے اچھے اخلاق والے ہیں۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''(قیامت کے دن) میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔''

(ترمذی۔عن ابی درداء رضی اللہ عنہ)

❻ ''میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں'' (مسند احمد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ہمیشہ سچ بولئے :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، اللہ (کے عذاب) سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کا ساتھ دو۔''

(التوبہ 9: آیت 119)

❷ ''اور وہ (رسول) جو سچائی (دین حق) لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی، یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔'' (الزمر 39: آیت 33)

❸ ''اور اس کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا ذکر بھی کیجئے، بیشک وہ بھی بڑے ہی سچے نبی تھے۔'' (مریم 19: آیت 56)

❹ ''اور اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے وہ بھی بڑے ہی سچے نبی تھے۔'' (مریم 19: آیت 41)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''سچائی اختیار کرو، سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ جب آدمی مسلسل سچ بولتا اور سچائی کی تلاش میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''جب بیچنے اور خریدنے والے سچ بولیں اور بات واضح کریں تو ان کے سودے میں (اللہ تعالیٰ

کی طرف سے) برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور (عیب کو) چھپائیں تو ان کے سودے سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔" (بخاری، مسلم۔عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ)

3 "سچ بولنا نیک کاموں کی ہدایت کرتا ہے اور نیک کام جنت میں لے جاتا ہے اور انسان سچ بولتے بولتے (اللہ کے ہاں) سچ بولنے والوں میں لکھا جاتا ہے اور یقیناً جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور یقیناً انسان جھوٹ بولتے بولتے اللہ کے ہاں جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے۔" (بخاری۔عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

4 "جو آدمی سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہوا ہو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے رتبے پر فائز کریں گے۔" (مسلم۔عن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر بنی اسرائیل 17: آیت 53، مریم 19: آیت 54

الاحزاب 33: آیت 35، الزمر 39: آیت 33 اور محمد 47: آیت 21)

اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دوستی نہ رکھئے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

1 "اے ایمان والو، تم میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔" (الممتحنہ 60: آیت 1)

2 "اور اللہ کسی بھی انکار کرنے والے، گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔" (البقرہ 2: آیت 276)

3 "جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ پاؤ گے، خواہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔" (المجادلہ 58: آیت 22)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

1 "(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھی اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔" (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

2 "ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ابو بکر، اگر تم نے ان مساکین مسلمانوں (سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم) کو ناراض کر دیا تو تم نے اپنے

رب کو ناراض کر دیا۔'' (مسلم۔عن عائض بن عمرو رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 98 ، اٰل عمران 3: آیت 118 ، النسآء 4: آیت 144
الانفال 8: آیت 60 ، التوبہ 9: آیت 114 اور المجادلہ 58: آیت 22)

اللہ تعالیٰ کے دین کی ہر ممکن مدد کیجئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور جو لوگ ہمارے دین کی خاطر کوشش کرتے ہیں تو ہم یقیناً انہیں اپنی سیدھی راہوں پر ڈال دیتے ہیں اور یقیناً اللہ (تعالیٰ) نیک اعمال کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔''

(العنکبوت 29: آیت 69)

❷ ''بیشک جن لوگوں نے کہا : ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، انہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔یہی لوگ اہل جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان (نیک) اعمال کے بدلے میں جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔''

(الاحقاف 46: آیات 13 تا 14)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

''جو اللہ تعالیٰ کے دین کو بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے وہی اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔'' (بخاری۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

جھگڑے اور فساد سے اپنے آپ کو بچایئے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ '' لوگوں میں سے بعض کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ زبردست جھگڑالو ہے۔ جب وہ (آپ کے پاس سے) لوٹتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے ، کھیتی برباد کرنے اور نسل (انسانی) کو ہلاک کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔'' (البقرہ 2: آیات 204 تا 205)

❷ ''یہ (زمین میں) شر و فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو ہرگز

پسند نہیں کرتا۔" (المآئدہ 5: آیت 64)

3 "اور (کامیاب مومن وہ ہیں) جو بے ہودہ (باتوں اور کاموں) سے منہ موڑ لیتے ہیں۔"

(المؤمنون 23: آیت 3)

احادیث رسول ﷺ:

1 "اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ نا پسند وہ آدمی ہے جو جھگڑالو ہو۔" (بخاری، مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

2 "جو شخص مجھے اپنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" (بخاری۔عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ)

3 "میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، نجات کا دارومدار کس پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان پر قابو رکھو اور اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں رویا کرو۔"

(ترمذی۔عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الفرقان 25: آیت 72 اور القصص 28: آیت 77)

اللہ تعالیٰ سے محبت کے فوائد اور ثمرات

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

ایمان کی تکمیل کی سند ملتی ہے:

فرمان الٰہی ہے:-(ترجمہ)

1 "اور وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔" (البقرہ 2: آیت 165)

2 "اے ایمان والو، تم میں سے جو شخص اپنے دین سے (پھرنا چاہے تو) پھر جائے، اللہ بہت جلد ایسے لوگوں کو لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتے ہوں گے۔" (المآئدہ 5: آیت 54)

حدیث رسول ﷺ:

"جو آدمی اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے (حقیقی) ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔" (مسلم۔عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد حاصل رہتی ہے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا جو ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے۔ (مگر قوموں نے انہیں جھٹلا دیا) پھر جو لوگ مجرم تھے ہم نے ان سے انتقام لیا اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔'' (الروم 30: آیت 47)

❷ ''اور ایک دوسری نعمت بھی (عطا فرمائے گا) جسے تم پسند کرتے ہو۔ (وہ) اللہ کی مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح ہے۔ (اے پیغمبر ﷺ) مومنوں کو (یہ) خوشخبری دے دیجئے۔''

(الصف 61: آیت 13)

دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور پاکیزہ زندگی ملتی ہے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے ، وہ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں مزید عطا فرماتا ہے اور کفار کے لئے سخت عذاب ہے۔''

(الشوریٰ 42: آیت 26)

❷ ''جو شخص بھی نیک عمل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے اور یقیناً ہم انہیں ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔''

(النحل 16: آیت 97)

﴿ وضاحت : اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اس کی تمام تعلیمات پر ایمان لاتے اور نیک اعمال کرتے ہیں جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ انہیں پرسکون زندگی عطا فرماتے ہیں۔ آخرت میں بھی اس کا صلہ اتنا عمدہ ہوگا کہ ایسا صلہ دنیا میں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا نہ کسی دل پر اس کا خیال گزرا ہوگا ﴾

عمدہ رزق ملتا ہے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 212)

❷ ''جب بھی زکریا (علیہ السلام) ان کے حجرہ میں جاتے، ان کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے، ان سے پوچھتے: اے مریم، یہ (رزق) تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔''

(اٰل عمران 3: آیت 37)

❸ ''تا کہ (وہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں) اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے اور اپنے فضل (وکرم) سے مزید عطا فرمائے اور اللہ جسے چاہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔''

(النور 24: آیت 38)

غم اور خوف سے نجات ملتی ہے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

❶ ''ہم نے کہا: تم سب یہاں (جنت) سے اتر جاؤ پھر جب میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی تابعداری کریں گے تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (البقرہ 2: آیت 38)

❷ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی، عیسائی اور صابی (بے دین) ہیں۔ ان میں سے جو بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لائیں گے اور اچھے اعمال کریں گے (یعنی مسلمان ہو جائیں گے) ایسے ہی لوگوں کو ان کے رب کے ہاں اجر ملے گا، ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (البقرہ 2: آیت 62)

❸ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، نماز قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس (محفوظ) ہے۔ ان پر نہ تو کوئی خوف طاری ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (البقرہ 2: آیت 277)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الزخرف 43: آیات 67 تا 69، الاحقاف 46: آیات 13 تا 14)

گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

❶ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، ہم ضرور ان سے ان کے گناہ مٹا

دیں گے اور وہ جو (نیک) اعمال کرتے رہے، ہم ضرور انہیں ان کا بہترین بدلہ دیں گے۔''
(العنکبوت 29: آیت 7)

❷ ''اور جو لوگ ایمان لائے، نیک اعمال کئے اور اس (وحی) پر بھی ایمان لے آئے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے، وہی ان کے رب کی طرف سے حق (سچا دین) ہے۔ اللہ نے ان کے گناہ مٹا دیئے اور ان کی حالت کی اصلاح کر دی۔'' (محمد 47: آیت 2)

❸ ''پھر جن لوگوں نے (میری خاطر) ہجرت کی اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میری راہ میں تکلیف بھی دی گئی اور انہوں نے جہاد کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ میں ان کے گناہوں کو ضرور معاف کر دوں گا اور انہیں ایسی جنت میں داخل کروں گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں، اللہ کی جانب سے انہیں یہ اجر ملے گا اور اللہ ہی کے پاس بہترین اجر ہے۔'' (اٰل عمران 3: آیت 195)۔ (مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الفتح 48: آیت 5 اور التغابن 64: آیت 9)

گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''... جو لوگ (گناہ ہو جانے کے بعد) توبہ کر لیں، ایمان لائیں اور نیک کام کریں۔ ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔'' (الفرقان 25: آیت 70)

حدیث رسول ﷺ:

''سب سے آخر میں جنت میں جانے والے آدمی کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کرنے کے بعد اس سے کہا جائے گا تو نے یہ یہ گناہ کیا۔ وہ کہے گا: جی ہاں۔ وہ اپنے کسی بھی گناہ کا انکار نہیں کر سکے گا۔ وہ اپنے بڑے گناہوں کی وجہ سے ڈر رہا ہو گا کہیں وہ میرے سامنے پیش نہ کر دیئے جائیں۔ اتنے میں اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہا جائے گا: بیشک تجھے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی وہ فوراً بول اٹھے گا: اے میرے رب، میرے تو اور بھی بہت

سے (بڑے) گناہ تھے جو مجھے ابھی نظر نہیں آ رہے (وہ گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل ہوتا ہوا دیکھ کر اپنے بڑے گناہوں کو بھی سامنے لانے کی درخواست کرے گا)۔'' (مسلم۔عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

سیدھی راہ کی طرف راہنمائی ملتی ہے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''اللہ ایمان والوں کا دوست ہے جو انہیں (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر نور (ایمان) کی طرف لاتا ہے اور کفار کے دوست طاغوت (شیطان) ہیں جو انہیں (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کے) اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں ، یہی لوگ آگ میں جانے والے ہیں جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (البقرہ 2: آیت 257)

❷ ''اس (کتاب) کے ذریعہ اللہ ان لوگوں کو جو رضائے الٰہی کے طلب گار ہوں، سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور انہیں اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہ نمائی کرتا ہے۔'' (المآئدہ 5: آیت 16)

❸ ''(یعنی) ایک ایسا رسول بھیجا جو تمہیں اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔'' (الطلاق 65: آیت 11)

اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہوتی ہے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''بیشک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے۔'' (الاعراف 7: آیت 56)

❷ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی رضا کے لئے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ خوب بخشنے والا ، بے حد مہربان ہے۔''

(البقرہ 2: آیت 218)

❸ ''پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور انہوں نے اس کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیا،

وہ ضرور انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی (طرف آنے کی) سیدھی راہ پر چلائے گا۔" (النسآء 4: آیت 175)

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر الکھف 18: آیات 10، 65 اور 82)

نیک لوگوں میں شمولیت ہو جاتی ہے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

1 "اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے (قیامت کے دن) ہم ضرور انہیں اپنے نیک بندوں میں شامل کر دیں گے۔" (العنکبوت 29: آیت 9)

2 "وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں اور نیکی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہی نیک لوگوں میں سے ہیں۔" (اٰل عمران 3: آیت 114)

3 "یہ لوگ کیوں اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں گناہوں کی بخشش طلب نہیں کرتے؟ اللہ تو خوب بخشنے والا، بڑا ہی مہربان ہے۔" (المآئدہ 5: آیت 84)

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر النسآء 4: آیت 16 اور الاعراف 7: آیت 196)

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

1 "اے میرے پروردگار، مجھے توفیق عطا فرما کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو آپ نے مجھ پر اور میرے ماں باپ کو دی ہیں اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جو آپ کو پسند ہوں اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لیجئے۔" (النمل 27: آیت 19)

2 "اے میرے رب، مجھے توفیق عطا فرما کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسے نیک اعمال کروں جن سے آپ خوش ہو جائیں اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح فرما دیجئے۔ بلاشبہ میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور بیشک میں آپ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔" (الاحقاف 46: آیت 15)

3 ''(دوسری طرف ارشاد ہوگا) اے (مومنوں کی) اطمینان والی (پاکیزہ) روح۔ تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔'' (الفجر 89: آیات 27 تا 30)

جنت الفردوس کا داخلہ نصیب ہوتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''جو ایمان والا ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت جو بھی نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے ہی لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرّہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔'' (النسآء 4: آیت 124)

نیک اعمال کا خوب بڑھا چڑھا کر اجر ملتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

1 ''اللہ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں تو وہ ان کے گناہ معاف فرما دے گا اور انہیں بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔'' (المآئدہ 5: آیت 9)

2 ''بیشک اللہ کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور (پھر اسے) اپنی طرف سے (بھی) اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے۔''

(النسآء 4: آیت 40)

3 ''یہ (قرآن) نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ (آخرت میں) ان کے لئے اجرِ عظیم ہے۔'' (بنی اسرائیل 17: آیت 9)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر النسآء 4: آیت 67، حٰمٓ السّجدۃ 41: آیت 17

الطلاق 65: آیت 5 اور المزمّل 73: آیت 20)

اللہ تعالٰی کا دیدار نصیب ہوتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

(القیامۃ 75: آیات 22 تا 23)

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے راستے ہموار ہوتے ہیں :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

❶ ’’اور جو لوگ ہمارے دین کی خاطر کوشش کرتے ہیں تو ہم یقیناً انہیں اپنی سیدھی راہوں پر ڈال دیتے ہیں اور یقیناً اللہ نیک اعمال کرنے والوں کے ساتھ ہے۔‘‘ (العنکبوت 29 : آیت 69)

❷ ’’اور (نیکیوں میں) سب سے (زیادہ) سبقت کر جانے والے تو سب سے ہی آگے ہوں گے۔ یہی (اللہ کے) مقرب لوگ ہیں جو نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔‘‘

(الواقعہ 56 : آیات 10 تا 12)

مومنین کسے دوست بنائیں؟

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

❶ ’’اے ایمان والو، تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو حالانکہ جو (دین) حق تمہارے پاس آچکا ہے وہ اس کا انکار کر چکے ہیں اور وہ رسول (ﷺ) کو اور تمہیں صرف اس وجہ سے جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔‘‘ (الممتحنہ 60: آیت 1)

❷ ’’مومنوں کو چاہئے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کفار کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔‘‘ (اٰل عمران 3 : آیت 28)

❸ ’’مومن مرد اور مومن عورتیں (یہ سب) آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، وہ نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ سب پر غالب، خوب حکمت والا ہے۔‘‘ (التوبہ 9 : آیت 71)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ’’ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔‘‘ (بخاری، مسلم ۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

❷ ''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان والے نہیں بن جاتے اور اس وقت تک تم ایمان والے نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''جس آدمی میں 3 باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت پائے گا: ① اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں ② جس سے بھی محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے ③ (حالت) کفر میں پلٹنا اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر النسآء 4: آیات 89، 139، 144، المآئدہ 5: آیات 51، 57

الانفال 8، آیت 72 اور التوبہ 9: آیت 23)

اولیاء اللہ پر اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرام

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''یقیناً میرا مددگار تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور وہی نیک بندوں (اپنے اولیا) کی مدد کرتا ہے۔'' (الاعراف 7: آیت 196)

❷ ''بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے۔ رحمٰن ان کے لئے (لوگوں کے دلوں میں) محبت پیدا کر دے گا۔'' (مریم 19: آیت 96)

❸ ''نیک لوگ یقیناً (جنت میں) ایسے جام پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا۔ وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اور (جدھر چاہیں گے) اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے۔'' (الدھر 76: آیات 5 تا 7)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 257 اور یونس 10: آیات 62 تا 65)

اولیاء اللہ کی صفات

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''بیشک ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان آیات کے ذریعہ

نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ۔ ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو (جہنم کے) خوف اور (جنت کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔'' (السجدہ 32: آیات 15 تا 16)

❷ ''جو لوگ اپنے مال (رقم) کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ہی (غریب کو) تکلیف پہنچاتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس (محفوظ) ہے۔ نہ ان پر کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات (میٹھا بول) اور معافی اس صدقہ سے بہتر ہے، جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے نیاز، بڑا بردبار ہے ۔'' (البقرہ 2: آیات 262 تا 263)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے جو اس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دے کر) آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے کہ جو اس نے (مرنے کے بعد بطور وراثت) پیچھے چھوڑا۔'' (بخاری ۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''میں 3 باتوں پر قسم کھاتا ہوں اور تمہیں بھی بتا دیتا ہوں انہیں یاد کرلو: ① بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا ② معاف اور درگزر کرنے سے انسان کی عزت بڑھتی ہے ③ جو بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس کے لئے فقر و غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''

(ترمذی ۔ عن ابی کبشۃ الانماری رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 274، اٰل عمران 3: آیت 134 اور الانفال 8: آیت 3)

اولیاء اللہ کی خصوصیات

اللہ اور رسول اکرم ﷺ سے سچی محبت کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے: ۔ (ترجمہ)

❶ ''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی،

تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان اور تمہارے کمائے ہوئے مال، وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جسے تم پسند کرتے ہو اگر یہ (سب) تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (التوبہ 9: آیت 24)

❷ ''بلاشبہ نبی مومنوں کے لئے ان کی اپنی ذات سے بھی مقدم ہے اور آپ (ﷺ) کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔'' (الاحزاب 33: آیت 6)

❸ ''اہل مدینہ اور اس کے آس پاس رہنے والے دیہاتیوں کو یہ لائق نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ (ﷺ) کو چھوڑ کر (جہاد سے) پیچھے رہ جائیں اور یہ کہ اپنی جان کو نبی (ﷺ) کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں۔'' (التوبہ 9: آیت 120)

اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی مکمل پیروی کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے خود محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ خوب بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔ آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر یہ منہ پھیر لیں تو یقیناً اللہ کفار سے محبت نہیں کرتا۔'' (اٰل عمران 3: آیات 31 تا 32)

نفلی وفرضی روزوں کا اہتمام کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''اے ایمان والو، پہلے لوگوں کی طرح تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم پرہیز گار (گناہوں سے بچنے والے) بن جاؤ۔ (یہ روزے) گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لے اور جن میں روزوں کی طاقت نہیں وہ (ہر روزہ کے بدلہ) ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا دیں۔ جو شخص نیکی کو خوش دلی سے کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے اور تمہارے حق میں زیادہ بہتر روزہ رکھنا ہی ہے اگر تم (روزوں کا ثواب) جانتے ہو۔'' (البقرہ 2: آیات 183 تا 184)

صدقہ و خیرات کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے : ۔(ترجمہ)

❶ ”جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ہی (غریب کو) تکلیف پہنچاتے ہیں ، ان کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہے۔ نہ ان پر کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور معافی اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے نیاز اور بڑا بردبار ہے۔“

(البقرہ 2 : آیات 262 تا 263)

❷ ”بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد، صدقہ دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے، ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہت ہی عمدہ اجر (جنت) ہے۔“

(الحدید 57 : آیت 18)

❸ ”اور (اے لوگو) ہم نے تمہیں جو رزق دے رکھا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے (اس وقت) وہ کہنے لگے : اے میرے رب، آپ نے مجھے تھوڑی اور مہلت کیوں نہیں دی کہ میں صدقہ دے دیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔“ (المنافقون 63 : آیت 10)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2 : آیت 177 اور الحدید 57 : آیت 11)

توبہ و استغفار کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے : ۔(ترجمہ)

❶ ”(اے لوگو) تم اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جیسی ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔“ (الحدید 57 : آیت 21)

❷ ”پس (اے نبی ﷺ) آپ صبر کیجئے، بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے رہئے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد اور پاکی بیان کرتے رہئے۔“ (المؤمن 40 : آیت 55)

3 ''جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ کو خوب بخشنے والا ، بڑا ہی مہربان پائے گا۔'' (النسآء 4 : آیت 110)

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر النسآء 4 : آیت 106 ، الاعراف 7 : آیت 23 اور النور 24 : آیت 31)

احادیث رسول ﷺ :

1 ''آپ ﷺ نے فرمایا : اللہ کی قسم ، میں اللہ سے دن میں **70** مرتبہ سے زیادہ بخشش کا سوال کرتا ہوں۔'' (بخاری ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

2 ''اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتے ہیں تا کہ دن کا گناہ گار توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتے ہیں تا کہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے۔'' (مسلم ۔عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ)

3 ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ (جان کنی کی) خرخراہٹ نہ شروع ہو جائے۔'' (ترمذی ۔عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

4 ''جو شخص استغفار میں پابندی کرے گا ، اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی کو دور کر دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور اس کو روزی ایسی جگہ سے دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو گا۔''

(ابو داؤد ۔عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

1 ''(اے نبی ﷺ) جو کتاب (قرآن) آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ اس کی تلاوت کیجئے اور نماز قائم کیجئے۔ یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ بلاشبہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔'' (العنکبوت 29 : آیت 45)

2 '' اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔'' (الانفال 8 : آیت 45)

3 ''سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے اور جب ان پر ظلم ہوا تو انہوں نے صرف (ظلم کے مطابق) بدلہ لیا۔عنقریب ان ظالموں کو

معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس (برے) انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔'' (الشعرآء 26: آیت 227)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جو آدمی اللہ کا ذکر کرتا اور جو ذکر نہیں کرتا اس کی مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس میں تشریف لائے اور پوچھا: تمہیں کس بات نے یہاں (اس مجلس میں) بٹھایا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد (تعریفات) کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم پر اس کے ذریعہ احسان فرمایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں اس کے علاوہ کسی اور بات نے تو نہیں بٹھایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔'' (مسلم۔عن معاویہ رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر النساء 4: آیت 103، الاعراف 7: آیت 55

الاحزاب 33: آیات 42 تا 43، المنافقون 63: آیت 9 اور المزّمل 73: آیت 8)

اللہ تعالیٰ کی رضا کو تلاش کرنے والے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

❶ ''اور بعض (نیک) لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جان تک بیچ (قربان کر) دیتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 207)

❷ ''اور جو لوگ اپنا مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اپنے دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ جیسی ہے جو کسی اونچی جگہ پر ہو جس پر زور دار بارش ہو تو وہ دگنا پھل لائے اور اگر بارش نہ بھی برسے تو صرف شبنم (اسے کافی ہو) اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 265)

❸ ''آخر کار وہ لوگ اللہ کا فضل اور نعمت لے کر لوٹے۔ انہیں کوئی (بھی) تکلیف نہیں پہنچی اور انہیں اللہ کی رضا کی پیروی کرنے کی سعادت (بھی) حاصل ہوئی اور اللہ بہت زیادہ فضل

کرنے والا ہے۔'' (آل عمران 3 : آیت 174)

حدیث رسول ﷺ :

''جس نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی تکالیف سے کافی ہو جاتا ہے اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرنا چاہا تو اسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سپرد کر دے گا۔'' (ترمذی۔ عن عائشہ ؓ)

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے : ۔ (ترجمہ)

1 ''(اے لوگو) تم اپنے رب کی طرف دوڑ کر آؤ۔ بیشک میں (محمد ﷺ) تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔'' (الذاریٰت 51 : آیت 50)

2 ''اور آپ اپنے رب کا ذکر کرتے رہیئے اور یکسو ہو کر صرف اسی کی طرف متوجہ ہو جایئے۔'' (المزمل 73 : آیت 8)

3 ''اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کیجئے۔'' (الم نشرح 94 : آیت 8)

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر الشوریٰ 42 : آیت 13)

خوف الٰہی رکھنے والے :

فرمان الٰہی ہے : ۔ (ترجمہ)

1 ''اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کے لئے 2 جنتیں (باغ) ہیں۔'' (الرحمٰن 55 : آیت 46)

2 ''بلاشبہ جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں، ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا ثواب ہے۔'' (الملک 67 : آیت 12)

3 ''یہ شیطان ہی تو ہے جو تمہیں اپنے دوستوں (کفار) سے ڈراتا ہے تم ان سے نہ ڈرو، صرف مجھ (اللہ) ہی سے ڈرو، اگر تم (سچے) مومن ہو۔'' (آل عمران 3 : آیت 175)

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر الاعراف 7 : آیت 128 ، الانبیآء 21 : آیت 49

یٰسین 36 : آیت 11 اور النّٰزعٰت 79 : آیات 40 تا 41)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ”جو آدمی (رات کے وقت حملے سے) ڈرتا ہے وہ رات کے پہلے حصے میں ہی چل پڑتا ہے اور جو رات کے پہلے حصے میں چل پڑا وہ یقیناً منزل مقصود تک پہنچ گیا۔“ (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : جس طرح کسی بھی چیز سے خطرہ محسوس کرنے والا سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً خطرے کی جگہ سے نکل کر منزل پا لیتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا خوف رکھنے والا اصل منزل (جنت) کو پا لیتا ہے ﴾

❷ ”وہ آدمی ہرگز (جہنم کی) آگ میں داخل نہیں ہو گا جو (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا ہو گا۔ یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس لوٹ جائے۔“ (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : جس طرح تھنوں سے نکلا ہوا دودھ واپس تھنوں میں لوٹایا نہیں جا سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہانے والا انسان جہنم کی آگ میں نہیں جا سکتا ﴾

عمل صالح کثرت سے کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے : ۔ (ترجمہ)

❶ ”بیشک انسان سراسر نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو حق کی بھی نصیحت کی۔“

(العصر 103 : آیات 2 تا 3)

❷ ”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے یقیناً اللہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ بیشک اللہ جو ارادہ کرتا ہے اسے کر گزرتا ہے۔“ (الحج 22 : آیت 14)

❸ ”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے۔ یہ (اعزاز) ان کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں۔“ (البیّنۃ 98 : آیات 7 تا 8)

اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہونے والے :

فرمان الٰہی ہے : ۔ (ترجمہ)

❶ ”اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں ان کے

نفسوں سے غافل کر دیا۔ یہی لوگ نافرمان ہیں۔'' (الحشر 59: آیت 19)

❷ ''اے ایمان والو، کہیں تمہارے مال اور اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارہ پانے والے ہیں۔'' (المنافقون 63: آیت 9)

دکھاوے کے اعمال سے بچنے والے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور (غریبوں کو) تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ اس کی مثال اس صاف اور چکنی چٹان جیسی ہے جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہو اور اس پر زور دار بارش برسے (جس سے مٹی بہہ جائے) اور صاف چٹان باقی رہ جائے۔ ایسے (ریاکار) لوگوں نے جو کچھ کمایا تھا اس میں سے انہیں کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا اور اللہ کفار کو ہدایت نہیں دیتا اور جو لوگ اپنا مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اپنے دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس باغ جیسی ہے جو کسی اونچی جگہ پر ہو جس پر زور دار بارش ہو تو وہ دگنا پھل لائے اور اگر بارش نہ بھی برسے تو صرف شبنم (اسے کافی ہو) اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔''

(البقرہ 2: آیات 264 تا 265)

❷ ''ایسے لوگ (اللہ کو پسند نہیں) جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ (سچ یہ ہے کہ) جس شخص کا ساتھی (رفیق) شیطان ہو تو یہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔'' (النسآء 4: آیت 38)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''3 قِسم کے لوگوں کے درمیان قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا:

① وہ مجاہد جو اپنے آپ کو دنیا میں بہادر کہلانے کے لئے لڑا ② وہ عالم دین جس نے اپنے آپ کو بڑا عالم اور قاری کہلانے کی نیت سے علم سیکھا اور سکھایا ③ وہ مالدار جس نے اپنے

آپ کو سخی کہلانے کے لئے لوگوں میں مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے کہ انہیں منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''جُبُّ الْحُزْنِ'' سے پناہ مانگا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ جُبُّ الْحُزْنِ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی ہر روز 4 سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اس میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو کہ نیکی محض لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ شرک اصغر کا ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریا کاری (دکھاوے کے اعمال) کرنا۔'' (مسند احمد۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ)

برے کاموں سے بچنے والے:

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''آپ فرما دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں، (اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے) وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ہم تمہیں بھی اور ان (تمہاری اولاد) کو بھی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ اور کسی ایسے نفس کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر جس کا قتل کرنا برحق ہو۔ ان تمام باتوں کی اللہ نے تمہیں تاکید کی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔'' (الانعام 6: آیت 151)

❷ ''آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ میرے رب نے ظاہری اور خفیہ (ہر قسم کی) بے حیائی، ہر گناہ کی بات، کسی پر ناحق ظلم اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جس کی کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی اور بغیر علم کے اللہ کے بارے میں کوئی بات کہنے کو حرام قرار دیا ہے۔''

(الاعراف 7: آیت 33)

3 ''اور تم کھلے اور چھپے (تمام) گناہ چھوڑ دو۔ بیشک جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو ان کے کئے ہوئے (برے) اعمال کی عنقریب سزا ملے گی۔'' (الانعام 6: آیت 120)

خیر خواہی اور بھلائی کرنے والے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

1 ''(ہود علیہ السلام نے کہا) میں تو تمہیں اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا امانت دار اور خیر خواہ ہوں۔'' (الاعراف 7: آیت 68)

2 ''(نوح علیہ السلام نے کہا) میں تمہیں اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں۔'' (الاعراف 7: آیت 62)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

1 ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس کے لئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مسلم حکمران اور عام مسلمانوں کے لئے۔''

(مسلم ۔عن تمیم الداری رضی اللہ عنہ)

2 ''جب تم سے کوئی نصیحت و خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو۔''

(مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

3 ''مسلمان کا مسلمان پر یہ حق ہے کہ اس کے ساتھ خیر خواہی کرے، خواہ وہ سامنے موجود ہو یا نہ ہو۔'' (ترمذی ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

شکر گزاری کرنے والے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

1 ''پس تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا، میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرنا۔''

(البقرہ 2: آیت 152)

2 ''اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ (نعمتیں) دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو، میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔'' (ابراہیم 14: آیت 7)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتا۔''

(ترمذی۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے تو وہ بھلائی کرنے والے سے کہے : جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے) تو وہ تعریف کرنے والوں میں ہو گیا۔''

(ترمذی۔عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما)

نماز کی پابندی کرنے والے :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

''(اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (البقرہ 2 : آیت 3)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''بندے اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔'' (مسلم۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❷ ''ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان جو عہد (فرق) ہے، وہ نماز ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا، اس نے کفر کیا۔'' (ابو داؤد، نسائی، ترمذی۔عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

شرک سے بچنے والے :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

''آپ ان سے فرما دیجئے کہ اے نادانو، کیا تم مجھے یہ مشورہ دیتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کروں۔ حالانکہ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں (انبیاء علیہم السلام) کی طرف بھی یہ وحی کی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ (اے نبی ﷺ) تم (سب) اللہ ہی کی عبادت کرو اور اسی کے شکر گزار بن کر رہو اور ان لوگوں (مشرکین) نے اللہ کی (ایسی)

قدرنہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے اور قیامت کے دن ساری زمین اس (اللہ) کی مٹھی میں اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ پاک اور بلند و بالا ہے، ہر اس چیز سے جسے یہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔'' (الزمر 39: آیات 64 تا 68)

حدیث رسول ﷺ :

''رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی عالم آیا اور اس نے کہا کہ ہم اللہ کی بابت (اپنی کتابوں میں) یہ بات پاتے ہیں کہ وہ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور تری کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ آپ ﷺ نے مسکرا کر اس کی تصدیق فرمائی اور آیت (الزمر 39: آیت 67) تلاوت فرمائی۔'' (بخاری۔عن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

قرآن کریم کی سمجھ کر تلاوت کرنے والے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

1 ''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت اسی طرح کرتے ہیں جس طرح اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے، یہی لوگ درحقیقت اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ اس (کتاب) کا انکار کرتے ہیں تو ایسے ہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔'' (البقرہ 2: آیت 121)

2 ''اے لوگو، یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی نصیحت آ گئی ہے جو دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ کے انعام اور (اس کی) رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ (قرآن) ان (سب) چیزوں سے بہت ہی بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' (یونس 10: آیات 57 تا 58)

احادیث رسول ﷺ :

1 ''نبی کریم ﷺ جب بھی کوئی رحمت کے ذکر والی آیت پڑھتے تو ٹھہر کر اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کرتے اور جب کوئی عذاب والی آیت تلاوت فرماتے تو رک کر اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرماتے۔'' (مسلم۔عن عمر رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو شخص دین کا علم سیکھنے کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جب لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب (قرآن) کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے (قرآن کریم) کو آپس میں ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو ان پر سکون نازل ہوتا ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے میں لے لیتے ہیں اور ایسے لوگوں کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: جنت کے ذکر کے وقت جنت کا سوال کیا جائے اور جہنم کے ذکر کے وقت اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے یہی تلاوت کا حق ہے۔'' (تفسیر الطبری)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: حلال وحرام کو جاننا، کلمات کو ان کی جگہ پر رکھنا، تغیر و تبدل سے پرہیز کرنا ہی تلاوت کا حق ہے۔'' (تفسیر الطبری)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: کھلی اور واضح آیات پر عمل کرنا، متشابہ آیات پر ایمان لانا، متشبہات کو علمائے دین کے سامنے پیش کرنا ہی تلاوت کرنے کا حق ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ رب العزت کی خالص عبادت کرنے والے:

فرمان الٰہی ہے: ۔(ترجمہ)

❶ ''کسی بشر (انسان) کو یہ لائق نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب، حکم اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم اللہ والے بن جاؤ (جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے) کیونکہ تم (اللہ کی) کتاب دوسروں کو سکھاتے اور خود بھی اسے پڑھتے ہو۔'' (اٰل عمران 3: آیت 79)

❷ ''آپ کہہ دیجئے کہ مجھے ان (باطل معبودوں) کی عبادت سے روک دیا گیا ہے جنہیں تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا کیونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور سیدھی راہ پر چلنے والوں میں سے نہ رہوں گا۔'' (الانعام 6: آیت 56)

باوضو رہنے والے:

حدیث رسول ﷺ:

''رسول اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے بلال تم مجھ سے جنت میں سبقت کیسے لے گئے؟ گزشتہ رات میں نے تمہارے قدموں کی آواز جنت میں اپنے آگے آگے سنی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں جب اذان دیتا ہوں تو 2 رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں فوراً وضو کر لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ ہے۔'' (ترمذی۔عن عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ)

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے:

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی رضا کے لئے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔'' (البقرہ 2: آیت 218)

❷ ''جن لوگوں نے (میری خاطر) ہجرت کی اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میری راہ میں تکلیف بھی دی گئی اور انہوں نے جہاد کیا اور وہ شہید بھی ہو گئے۔ میں ان کے گناہوں کو ضرور معاف کر دوں گا اور انہیں ایسی جنت میں داخل کروں گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں، اللہ کی جانب سے انہیں یہ اجر ملے گا۔'' (اٰل عمران 3: آیت 195)

❸ ''جو بھی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں (پناہ لینے کے لئے) بہت سی قیام کی جگہ پائے گا اور (بسر اوقات کے لئے) بڑی کشادگی بھی اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف ہجرت کے لئے نکلے پھر راستے میں ہی اسے موت آ جائے تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہو گیا۔'' (النسآء 4: آیت 100)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر النحل 16: آیات 41 تا 42 اور الحج 22: آیت 58)

خوف الٰہی سے رونے والے:

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''اور (کچھ اہل کتاب ایسے بھی ہیں) جب وہ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (محمد ﷺ)

پر اتارا گیا ہے تو تم ان کی آنکھوں سے حق پہچان جانے کی وجہ سے آنسو گرتے ہوئے دیکھو گے۔ وہ کہتے ہیں : اے ہمارے رب ، ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے ۔'' (المآئدہ 5 : آیت 83)

❷ ''ان کے سامنے جب رحمان کی آیات کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے ہوئے گر جاتے تھے۔'' (مریم 19 : آیت 58)

❸ ''وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع و خضوع کو بڑھا دیتا ہے۔'' (بنی اسرائیل 17 : آیت 109)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''7 قِسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا جس دن سوائے اس کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہوگا جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور (اس کے خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ کو 2 قطروں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں : ① آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے گرے ② خون کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہے۔''

(ترمذی۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''2 آنکھیں ایسی ہیں کہ انہیں (جہنم کی) آگ نہیں چھو سکتی: ① جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی ② جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دی۔''

(ترمذی۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

غصہ پی جانے اور درگزر سے کام لینے والے :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

''اور اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیز گاروں کے لئے تیاری کی گئی ہے۔ (پرہیز گار وہ لوگ ہیں) جو خوشحالی اور بدحالی میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے

والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“ (آل عمران 3: آیات 133 تا 134)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ”پہلوان وہ نہیں جو اپنے مدمقابل کو پچھاڑ دے بلکہ حقیقی پہلوان وہ ہے کہ جب اسے غصہ آئے تو اپنے آپ پر قابو پالے۔“ (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ”ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے کوئی وصیت کر دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کرو، پھر اس نے کئی بار یہی سوال دہرایا اور آپ ﷺ ہر بار یہی جواب دیتے رہے، تم غصہ نہ کرو۔“ (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ”2 ایسی عادتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں: ① بردباری ② سنجیدگی۔“ (مسلم۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❹ ”ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ اس پر عمل کرلوں تو مجھے جنت مل جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کرو، تمہیں جنت میں داخلہ مل جائے گا۔“ (طبرانی۔ عن ابی داؤد رضی اللہ عنہ)

❺ ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پی جانے سے زیادہ اجر والا کوئی اور گھونٹ پینا نہیں ہے۔“ (ابن ماجہ۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❻ ”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔“

(ابو داؤد۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

❼ ”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔“ (مسند احمد۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

مساجد کو آباد کرنے والے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ”اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا تو صرف ان کے حصہ میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں، انہی سے یہ امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں گے۔“ (التوبہ 9: آیت 18)

❷ ''اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی مساجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکتا ہے اور ان کی ویرانی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کو مساجد میں ڈرتے ہوئے ہی داخل ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

(البقرہ 2: آیت 114)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جو شخص مسجد بنائے اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔'' (بخاری، مسلم۔عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ کو مسجدیں بہت زیادہ محبوب ہیں۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''محلّوں میں مسجدیں بناؤ (یعنی، جہاں نیا محلہ آباد ہو وہاں مسجد بھی بناؤ) اور انہیں پاک و صاف رکھو اور خوشبو لگاؤ۔'' (ابوداؤد۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❹ ''جب تم کسی شخص کو مسجد کی خبر گیری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔''

(ترمذی۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ کو پکارنے والے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''(اے نبی ﷺ) جب آپ سے میرے بندے میرے بارے سوال کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں (اپنے بندوں کے) بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔ اس لئے لوگوں کو بھی صرف مجھ ہی سے دعائیں مانگنی چاہئے اور مجھ ہی پر ایمان لانا چاہئے تاکہ وہ ہدایت پاسکیں۔'' (البقرہ 2: آیت 186)

❷ ''آپ کے رب نے فرما دیا ہے کہ تم (سب) مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بیشک جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' (المومن 40: آیت 60)

❸ ''(اے نبی ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ (اللہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، تم جس نام سے بھی پکارو اس کے سب نام ہی عمدہ ہیں۔'' (بنی اسرائیل 17: آیت 110)

اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور اس کے دیدار کا شوق رکھنے والے :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

1 ''اے انسان تو اپنے رب کی طرف جانے تک (عمل میں) محنت کر رہا ہے آخر کار تو اسے جا ملے گا۔'' (الانشقاق 84 : آیت 6)

2 ''اس دن بہت سے چہرے ترو تازہ ہوں گے۔اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔'' (القیامہ 75 : آیات 22 تا 23)

3 ''اللہ وہ ذات ہے جس نے ستونوں کے بغیر آسمانوں کو کھڑا کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگایا، ہر ایک اپنے مقررہ وقت کے لئے چل رہا ہے۔ وہ ہر کام کا انتظام فرماتا ہے اور (اپنی) نشانیاں کھول کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرلو۔'' (الرعد 13 : آیت 2)

حدیث رسول ﷺ :

''لوگوں نے پوچھا : اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اگر چودھویں کا چاند طلوع ہو اور اس کے آگے کوئی بادل وغیرہ نہ ہوں تو آپ کو اسے دیکھنے میں کوئی مشکل ہوتی ہے ؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا : اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھو گے۔'' (بخاری ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اولیاء اللہ پر اللہ کے انعامات

اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں سے راضی ہو جاتے ہیں تو انہیں اپنا دوست بنا لیتے ہیں اور انہیں مختلف قسم کے انعامات عطا فرماتے ہیں۔ چند مندرجہ ذیل ہیں :

عزت والا عالی مقام :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

1 ''کفار کے لئے دنیا کی زندگی (انتہائی) خوبصورت بنا دی گئی ہے، وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے اعلیٰ (مرتبہ پر فائز)

ہوں گے۔" (البقرہ 2: آیت 212)

❷ "جو لوگ اپنے رب (کے عذاب) سے ڈرتے (ہوئے زندگی بسر کرتے) رہے ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کی مہمان نوازی ہوگی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔" (اٰل عمران 3: آیت 198)

اچھی جزا اور ثواب کا وعدہ:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ "اللہ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں تو وہ ان کے گناہ معاف فرما دیں گے اور انہیں بہت زیادہ ثواب عطا فرمائیں گے۔" (المآئدہ 5: آیت 9)

❷ "بلاشبہ جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں، ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا ثواب ہے۔" (الملک 67: آیت 12)

❸ "کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے (نیک) اعمال کے بدلہ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کون سی نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔" (السجدہ 32: آیت 17)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر اٰل عمران 3: آیت 57، النسآء 4: آیت 57 اور الحج 22: آیت 50)

بخشش کا وعدہ:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ "... جو لوگ (مصائب پر) صبر کرتے اور نیک کام کرتے ہیں، انہی کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔" (ہود 11: آیت 11)

❷ "(قیامت اس لئے آئے گی) تا کہ وہ (اللہ) ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ یہی (وہ) لوگ ہیں جن کے لئے (گناہوں کی) بخشش اور عزت کا رزق ہے۔" (السبا 34: آیت 4)

❸ "اللہ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں تو وہ ان کے گناہ

معاف فرما دیں گے اور انہیں بہت زیادہ ثواب عطا فرمائیں گے۔'' (المآئدہ 5 : آیت 9)

خطاؤں کا مٹا دیا جانا :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''جو اللہ پر ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا وہ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' (التغابن 64 : آیت 9)

❷ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ہم ضرور ان سے ان کے گناہوں کو مٹا دیں گے اور وہ جو (نیک) اعمال کرتے رہے، ہم ضرور انہیں ان کا بہترین بدلہ دیں گے۔'' (العنکبوت 29 : آیت 7)

❸ ''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے (حساب سے) چھوٹے چھوٹے گناہ مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والا مقام عطا کریں گے۔'' (النسآء 4 : آیت 31)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر ہود 11 : آیت 114)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔ عن حمران رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس نے دن میں 100 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ (پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ) پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

عزت کی روزی نصیب ہونا :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے

گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے ایسے شخص کے لئے بہترین رزق تیار کر رکھا ہے۔'' (الطلاق 65 : آیت 11)

❷ ''(قیامت اس لئے آئے گی) تا کہ وہ (اللہ) ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ یہی (وہ) لوگ ہیں جن کے لئے (گناہوں کی) بخشش ہے اور عزت کا رزق ہے۔'' (سبا 34 : آیت 4)

❸ ''پس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے، ان کے لئے بخشش بھی ہے اور عزت والی روزی بھی۔'' (الحج 22 : آیت 50)

خوف اور غم سے نجات :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''یاد رکھو، اللہ کے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔''

(یونس 10: آیت 62)

❷ ''جو لوگ میری ہدایت کی تابعداری کریں گے تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (البقرہ 2 : آیت 38)

❸ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، نماز قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس (محفوظ) ہے۔ ان پر نہ تو کوئی خوف طاری ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (البقرہ 2 : آیت 277)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیات 112، 262، 274، الاعراف 7 : آیات 35، 49

حٰمٓ السّجدۃ 41 : آیت 30 اور الاحقاف 46 : آیت 13)

دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ سب ختم ہو جانے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے،

وہی (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے اور صبر کرنے والوں کو ہم ضرور ان کے اعمال کا بہترین اجر عطا فرمائیں گے۔ جو شخص بھی نیک عمل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم ضرور پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے اور یقیناً ہم انہیں ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔'' (النحل 16: آیات 96 تا 97)

❷ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے، وہ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں مزید عطا فرماتا ہے اور کفار کے لئے سخت عذاب ہے۔''

(الشوریٰ 42: آیت 26)

❸ ''اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم نے جس (غلط) بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس وجہ سے تمہیں بہت بڑا عذاب آ لیتا''

(النور 24: آیت 14)

اللہ کی رحمت کا سایہ نصیب ہو گا:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''بیشک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے۔'' (الاعراف 7: آیت 56)

❷ ''بیشک تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (الحجرات 49: آیت 10)

حدیث رسول ﷺ:

''7 قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا: ① عدل و انصاف کرنے والا حاکم ② وہ نوجوان جس نے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے پرورش پائی ③ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہو ④ وہ 2 آدمی جنہوں نے صرف اللہ کی رضا کے لئے دوستی کی، جمع ہوئے تو اللہ کی رضا کے لئے اور جدا ہوئے تو بھی اللہ کی رضا کے لئے ⑤ وہ آدمی جسے خوبصورت اور منصب و جمال والی

عورت زنا کی دعوت دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جو چھپا کر صدقہ کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

دیدار الٰہی کا شرف حاصل ہوگا:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے۔ وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

(القیامۃ 75: آیات 22 تا 23)

احادیث رسول ﷺ:

1 ''اے لوگو، تم اپنے رب کا (جنت میں) ایسے دیدار کرو گے جیسے چاند کو بغیر کسی مشقت کے دیکھتے ہو۔'' (بخاری۔عن جریر رضی اللہ عنہ)

2 ''اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا جو انہیں جنت کی دیگر تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہوگا۔'' (مسلم۔عن صہیب رضی اللہ عنہ)

رضائے الٰہی کا ملنا:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

1 ''(سلیمان علیہ السلام) اس (چیونٹی) کی اس بات پر مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا کرنے لگے: اے میرے پروردگار، مجھے توفیق عطا فرما کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو آپ نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہیں اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جو آپ کو پسند ہوں اور اپنی رحمت سے مجھے نیک بندوں میں شامل فرما لیجیئے۔'' (النمل 27: آیت 19)

2 ''اے (مومن کی) اطمینان والی (پاکیزہ) روح تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔'' (الفجر 89: آیات 27 تا 30)

جنت میں داخلہ:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور جو شخص مومن بن کر آئے گا اور اس نے نیک اعمال بھی کئے ہوں گے، ایسے ہی لوگوں کے لئے بلند و بالا درجات ہیں۔ ہمیشگی والی جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور جو گناہوں سے پاک ہوتا ہے اسے ایسا ہی بدلہ ملتا ہے۔'' (طٰہٰ 20: آیات 75 تا 76)

❷ ''جو ایمان والا ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت جو بھی نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے ہی لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرّہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہو گی۔'' (النسآء 4: آیت 124)

❸ ''جس جنت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، اس کی شان یہ ہے کہ اس میں کبھی خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں، دودھ کی نہریں جس کا مزہ کبھی نہ بدلے گا، شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لئے بڑی لذیذ ہوں گی اور خالص شہد کی بھی نہریں ہیں۔ نیز ان کے لئے اس میں ہر طرح کے پھل ہوں گے اور انہیں اپنے رب کی مغفرت بھی ملے گی۔''

(محمد 47: آیت 15)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 82، النسآء 4: آیت 122، ابراہیم 14: آیت 23، الکہف 18: آیت 107 الحج 22: آیت 56، العنکبوت 29: آیات 58 تا 59، الطلاق 65: آیت 11 اور البروج 85: آیت 11)

حدیث رسول ﷺ:

''جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا بہترین حصہ ہے اور جنت کا اعلیٰ مقام ہے اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے جس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

صدیقین، شہداء اور صالحین کا ساتھ ملنا:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، وہی اپنے رب کے نزدیک

صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے (اعمال کے مطابق) اجر بھی ہے اور نور بھی اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ، یہی لوگ جہنمی ہیں۔'' (الحدید 57: آیت 19)

❷ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے (قیامت کے دن) ہم ضرور انہیں اپنے نیک بندوں میں شامل کر دیں گے۔'' (العنکبوت 29: آیت 9)

❸ ''اور جو بھی اللہ اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا جیسے نبی ، صدیق، شہید اور نیک لوگ۔ یہ بہترین رفیق ہیں (جو کسی کو میسر آئیں)۔'' (النسآء 4: آیت 69)

قیامت کے دن نور کا نصیب ہونا :

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''پس (قیامت کے) دن تم مومن مَردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا (اور انہیں کہا جائے گا) آج تمہارے لئے ایسی جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔'' (الحدید 57: آیت 12)

❷ ''اے ایمان والو ، اللہ سے خالص (سچے دل سے) توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف فرما دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اس دن اللہ نبی اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رُسوا نہیں کرے گا۔ ان (مومنوں) کا نور ان کے آگے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہو گا۔ وہ یہ دعا کریں گے : اے ہمارے رب، ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہماری مغفرت فرما، یقیناً آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔'' (التحریم 66: آیت 8)

حدیث رسول ﷺ :

''رسول اکرم ﷺ نے اندھیروں میں بار بار مسجد جانے والوں کو خوشخبری دی کہ قیامت کے دن ان کے لئے مکمل نور ہو گا۔'' (ابو داؤد ۔عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

سونے کے کنگنوں، موتیوں اور ریشم کے لباس سے آراستہ کیا جانا:

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

1 ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال (بھی) کیئے، اللہ یقیناً انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی (کے زیور) پہنائے جائیں گے۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم کا ہوگا۔'' (الحج 22: آیت 23)

2 ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے تو یقیناً ہم کسی بھی نیک عمل کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ انہی لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہاں (جنت میں) انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ نرم و ملائم باریک اور موٹے ریشم کے سبز لباس پہنیں گے۔ وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا بدلہ اور کتنی عمدہ آرام گاہ ہوگی۔'' (الکھف 18: آیات 30 تا 31)

3 ''ان (اہل جنت کے جسموں) پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں (نہایت) پاکیزہ شراب پلائے گا۔'' (الدہر 76: آیت 21)

حدیث رسول ﷺ:

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا اور کبھی کوئی دکھ نہیں دیکھے گا۔ اس کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا اور اس کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔'' (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر الفاطر 35: آیت 33)

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے ولی ہیں

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے دوست ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر وحی نازل فرماتے ہیں، ان سے ہم کلام ہوتے ہیں، ان کی مدد فرماتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''یقیناً ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔'' (المومن 40 : آیت 51)

❷ ''یہ وہ انبیاء (علیہم السلام) ہیں جن پر اللہ نے اپنا خاص انعام فرمایا جو اولاد آدم (علیہ السلام) میں سے ہیں اور ان لوگوں (کی نسل) سے ہیں جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کر لیا تھا اور جو ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کی اولاد اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت عطا کی تھی اور جنہیں ہم نے چن لیا تھا۔ جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات تلاوت کی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے تھے۔'' (مریم 19 : آیت 58)

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر الاعراف 7 : آیت 143 اور الشوریٰ 42 : آیت 51)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے ولی ہیں

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے محبوب اور مقرب بندے تھے۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور (اسلام قبول کرنے میں) سبقت کرنے والے مہاجرین، انصار اور وہ لوگ جنہوں نے نیک اعمال میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔'' (التوبہ 9 : آیت 100)

❷ ''(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کبھی ایسے لوگ نہیں پائیں گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں (اور) وہ ان لوگوں سے دوستی (محبت) کریں جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں۔ خواہ وہ (مخالفت کرنے والے) ان کے باپ ہوں

یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے خاندان کے افراد۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو لکھ (کر پختہ کر) دیا ہے اور اپنی طرف سے روح (جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعے ان کی خاص مدد کی ہے اور (قیامت کے دن) وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ خوب جان لو، بیشک اللہ ہی کی جماعت کے لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (المجادلہ 58: آیت 22)

3 ''یقیناً اللہ (ان) مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں کا حال اسے (اللہ کو) معلوم تھا (اس لئے) اس نے ان پر اطمینان نازل فرمایا اور بدلہ میں انہیں ایک قریبی فتح سے نوازا۔'' (الفتح 48: آیت 18)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

1 ''بہترین لوگ میرے زمانے کے (صحابہ رضی اللہ عنہم) ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔'' (بخاری۔ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

2 ''میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالیاں نہ دو، میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالیاں نہ دو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے، وہ ان کے ایک مد بلکہ نصف (آدھا) مد کے (درجہ کو بھی) نہیں پا سکتا۔''

(مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الفتح 48: آیت 29)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

1 ''اور (اسلام قبول کرنے میں) سبقت کرنے والے مہاجرین، انصار (صحابہ رضی اللہ عنہم) اور وہ

لوگ جنہوں نے نیک اعمال میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔''

(التوبہ 9: آیت 100)

❷ ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کفار پر بڑے سخت، آپس میں بڑے رحم دل ہیں۔ آپ انہیں رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ وہ اللہ کا فضل اور (اس کی) رضا تلاش کرتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں (پیشانیوں پر) سجدوں کا اثر ہے۔ ان کی یہی صفات تورات میں یوں بیان ہوئی ہیں اور یہی انجیل میں (بھی) ہیں، جیسے ایک کھیتی ہو جس نے (پہلے) اپنی کونپل نکالی پھر اسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی اور اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ وہ کسانوں کو خوش کرتی ہے (اللہ نے چاہا) کہ وہ کفار کو ان (مسلمانوں) کے ذریعہ غضبناک بنائے۔ ان میں سے جو بھی ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔'' (الفتح 48: آیت 29)

﴿ وضاحت: مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے اپنے راضی ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے انہیں ہمیشہ کی جنتوں اور اجر عظیم کی خوشخبری دی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کے محبوب، ولی اور مقرب بندے تھے۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے کی کوشش کیجئے ﴾

حدیث رسول ﷺ:

''سب سے بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) ہیں، ان کے بعد وہ لوگ (تابعین رحمۃ اللہ علیہم) جو ان کے بعد دنیا میں آئیں گے پھر وہ لوگ (تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم) جو ان کے بعد آئیں گے۔'' (بخاری۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

آپ ﷺ سے پہلے کے زمانے کے نیک لوگوں کی کرامات

اصحاب کہف کی کرامت

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

''کیا آپ غار اور رقیم (بستی) والوں (اصحاب کہف) کو ہماری نشانیوں میں سے بہت عجیب نشانی خیال کر رہے ہیں ؟ جب (چند) نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تو یہ دعا مانگی : اے ہمارے رب، ہمیں اپنی خاص رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں بھلائی کو ہمارے لئے آسان بنا دے۔'' (الکہف 18 : آیات 9 تا 10)

اصحاب کہف چند توحید پرست نوجوان تھے۔ان کے دور میں معاشرہ میں بت پرستی عام ہو چکی تھی اور اس وقت کا رومی بادشاہ دقیانوس خود بھی بت پرست اور مشرک تھا اور لوگوں کو بھی بت پرستی پر مجبور کرتا تھا۔ان نوجوانوں نے جب یہ دیکھا کہ توحید والوں کو زبردستی شرک کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے تو انہوں نے اپنا ایمان بچانے کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ لوگوں کی نظروں سے روپوش ہو جائیں چنانچہ انہوں نے اپنا گھر بار چھوڑ کر پہاڑ کی ایک غار میں روپوشی اختیار کر لی اور یہ طے کر لیا کہ ہم میں سے باری باری ایک شخص اپنا بھیس بدل کر شہر جایا کرے گا، وہاں سے کچھ کھانے کو لے کر آئے گا اور موجودہ صورت حال سے بھی باقی لوگوں کو آگاہ کیا کرے گا اور ساتھ ساتھ وہ اللہ عزوجل سے اپنے لئے ثابت قدمی، رحمت الٰہی اور صحیح راہ نمائی کے سامان کی دعا بھی مانگ رہے تھے۔اصحاب کہف نے غار میں داخل ہونے سے پہلے جو دعا مانگی تھی، اللہ رب العزت نے وہ قبول فرمالی، لہٰذا جب وہ غار میں داخل ہوئے تو اللہ عزوجل نے ایک لمبی مدت کے لئے ان پر نیند طاری کر دی، چنانچہ وہ 309 سال تک نیند کی حالت میں پڑے رہے اور اللہ عزوجل نے انہیں لمبی مدت تک سلا کر ظالم حکمرانوں کے ظلم وستم سے نجات عطا فرمائی۔اس حالت میں سوئے ہوئے جب انہیں کئی صدیاں گزر گئیں اور حالات تبدیل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیدار کر دیا۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الکہف 18 : آیات 11 تا 22)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور کے ایک نیک آدمی کی کرامت

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

”(سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا : اے سردارو، تم میں سے کون ہے جو ان کے مسلمان ہو کر پہنچنے سے پہلے اس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لے آئے؟ جنوں میں سے ایک دیو ہیکل (طاقتور جن) نے کہا : میں آپ کو وہ (شاہی تخت) لا دیتا ہوں، اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں ، بلاشبہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور میں امانت دار بھی ہوں۔ ایک آدمی نے کہا : جس کے پاس (اللہ کی) کتاب کا علم تھا : آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے ہی میں وہ تخت آپ کو لا کر دے سکتا ہوں۔ پھر جب آپ (علیہ السلام) نے اس تخت کو اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے : یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر ادا کرتا ہے تو اس کا شکر درحقیقت اس کے اپنے لئے ہی مفید ہے اور جو ناشکری کرے ، بلاشبہ میرا رب بڑا بے نیاز ، بہت ہی عزت والا ہے۔“ (النمل 27 : آیات 38 تا 40)

﴿ وضاحت : حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں ایک نیک آدمی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے آنکھ جھپکتے ہی ملکہ بلقیس کا تخت ان کے سامنے پیش کر دیا جو اس نیک آدمی کی کرامت تھی جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی رغبت دلائی ﴾

حضرت جریج رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

”جریج بنی اسرائیل میں ایک نیک انسان تھے۔ وہ (نفل) نماز میں مشغول تھے کہ اتنے میں ان کی والدہ نے انہیں بلایا۔ وہ (دل ہی دل میں) کہنے لگے کہ میں نماز میں مصروف رہوں یا اپنی والدہ کو جواب دوں ؟ (نماز کو مقدم کرتے ہوئے انہوں نے والدہ کو کوئی جواب نہیں دیا) والدہ نے (ناراض ہوکر) بددعا دی : اے اللہ، اس وقت تک اسے (جریج کو) موت نہ دینا جب تک یہ کسی بدکار عورت کا چہرہ نہ دیکھ لے پھر ایسا ہی ہوا۔ جریج اپنے عبادت خانے

میں مصروف تھے۔ ایک بدکارعورت نے آ کر جریج سے بدکاری کروانا چاہی لیکن جریج نے انکار کر دیا، وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے برائی کی پھر اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ لوگوں نے پوچھا: یہ لڑکا کہاں سے لائی ہو؟ اس نے کہا: یہ جریج کا بیٹا ہے۔ لوگ یہ سن کر غصے میں آ گئے کہ ایک بہت بڑا عابد ہو کر اس نے بدکاری کی ہے۔ لہٰذا انہوں نے (بغیر تحقیق) جریج کا عبادت خانہ گرا ڈالا اور انہیں عبادت خانہ سے نیچے اتار کر برا بھلا کہنے لگے۔ جریج (سمجھ گئے اور فوراً جا کر اپنی والدہ سے معافی مانگی پھر انہوں) نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس بچے کے پاس آئے (جو ان کی طرف منسوب کیا جا رہا تھا) اس سے پوچھا: اے بچے، بتاؤ تمہارا باپ کون ہے؟ اس بچے نے جواب دیا: میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے: اے جریج، ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں، جیسے پہلے مٹی کا بنا ہوا تھا ویسے ہی بنا دو۔''

(بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: حضرت جریج رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ایک ولی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسوائی اور ذلت سے بچانے کے لئے ایک چھوٹے بچے کو قوت گویائی عطا فرمائی اور اس نے بول کر بتایا کہ میرا باپ جریج نہیں بلکہ فلاں آدمی ہے۔ یہ حضرت جریج رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے کرامات اولیاء اللہ کا ثبوت ملتا ہے ۔ جو شخص اللہ کے ساتھ اپنا معاملہ سچا رکھے اسے فتنے نقصان نہیں پہنچا سکتے، اللہ تعالیٰ آزمائش اور مصیبت کے اوقات میں اپنے اولیا کے لئے ان سے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دیتا ہے۔ (فتح الباری)

بنی اسرائیل کے 3 افراد کی کرامت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''3 آدمی سفر کر رہے تھے کہ اچانک بارش برسنے لگی اور انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لے لی۔ پہاڑ کی ایک چٹان گری جس سے اس غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے آپس میں کہا تم اپنے ان اعمال کو اللہ تعالیٰ کے حضور (بطور وسیلہ) پیش کر

کے دعا مانگو جو تم نے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کئے ہیں شاید کہ اللہ تعالیٰ ان اعمال کی وجہ سے اس مصیبت سے نجات دیدے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: ”اے اللہ، میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں ان کے لئے بکریاں چراتا تھا اور واپس آکر دودھ نکال کر اپنے بیوی بچوں سے بھی پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن چارے کی تلاش میں بہت دور نکل گیا اور رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا اور دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں نے انہیں نیند سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور والدین سے پہلے بچوں کو دودھ پلانا بھی گوارا نہ کیا۔ بچے بھوک کے مارے میرے قدموں میں روتے رہے اسی حالت میں صبح ہوگئی۔ اے اللہ، اگر میرا یہ عمل آپ کے علم کے مطابق آپ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا تو ہمارے لئے اس چٹان کو تھوڑا سا ہٹا دیجئے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے (اس کی دعا قبول فرماتے ہوئے) ان کے لئے اتنی چٹان ہٹا دی کہ وہ آسمان کو دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے آدمی نے کہا: ”اے اللہ، میرے چچا کی ایک بیٹی تھی، میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا جیسے ایک مرد عورت سے کرتا ہے۔ میں نے اس سے اپنی خواہش کی تکمیل کا مطالبہ کیا جسے اس نے رد کر دیا اور وہ اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے کوشش کر کے ایک سو دینار جمع کئے اور اسے پیش کئے پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے، اللہ تعالیٰ سے ڈر اور پردۂ بکارت کو مت توڑ مگر اس کے حق (نکاح) کے ساتھ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا (اور زنا سے باز رہا)۔ اے اللہ، اگر میرا یہ عمل آپ کے علم کے مطابق آپ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کیا تھا تو ہمارے لئے اس چٹان کو تھوڑا سا ہٹا دیجئے۔ وہ چٹان تھوڑی سی ہٹ گئی۔ تیسرے آدمی نے کہا: ”اے اللہ، میں نے ایک مزدور کو مزدوری پر رکھا، اس نے اپنا کام پورا کرنے کے بعد کہا: مجھے میری مزدوری دو۔ میں نے اسے اس کی مزدوری دے دی لیکن وہ (اسے کم سمجھ کر) چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو کھیتی باڑی پر لگایا اور اس

(کے منافع) سے گائیں اور چرواہا خرید لیا (کچھ عرصے کے بعد اس نے آ کر کہا: اللہ سے ڈرو اور میرا حق (مزدوری) نہ مارو۔ میں نے کہا: یہ گائیں اور اس کا چرواہا سب لے جاؤ۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا (یہ گائیں اور چرواہا تمہاری امانت ہے لہٰذا اسے لے جاؤ۔ وہ گائیں اور چرواہا لے کر (خوشی خوشی) چلا گیا۔ اے اللہ، اگر میرا یہ عمل آپ کے علم کے مطابق آپ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کیا تھا تو ہمارے لئے اس چٹان کو تھوڑا سا ہٹا دیجئے۔ وہ چٹان غار کے منہ سے ہٹ گئی اور وہ غار سے نکل کر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ (بخاری، مسلم۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت: بنی اسرائیل کے یہ 3 اشخاص اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے جب یہ ایسی مشکل میں پھنس گئے جہاں سے نکلنا ان کے لئے ناممکن تھا انہوں نے اپنے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ عزوجل نے ان کی کرامت کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں اس مشکل سے نجات دے دی﴾

ایک نیک کسان کی کرامت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی صحرا میں سفر کر رہا تھا کہ اس نے بادل سے ایک آواز سنی: فلاں کے باغ کو سیراب کر دو۔ اسی وقت بادل نے ایک طرف ہٹ کر بارش برسانا شروع کر دی۔ اس بارش کا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر ایک طرف چلنے لگا وہ آدمی بھی نالے کے ساتھ ساتھ چلنے لگا (تاکہ وہ یہ دیکھے کہ یہ پانی کس کے باغ کو سیراب کرتا ہے) کچھ فاصلے پر باغ میں کھڑا ایک کسان کدال سے پانی (ضرورت کی جگہوں کی طرف) موڑ رہا تھا۔ اس آدمی نے اس کسان سے اس کا نام پوچھا: اس نے اپنا نام بتا کر کہا: تم میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس آدمی نے کہا: جس بادل کا یہ پانی ہے میں نے اس بادل سے ایک آواز سنی تھی جس میں تمہارا نام لے کر کہا گیا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر دو، تمہارا کون سا عمل ہے؟ (جو اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آیا کہ تمہارے باغ میں بارش کا پانی پہنچا دیا)

کسان نے کہا: اس باغ میں سے جتنی بھی آمدنی ہوتی ہے (میں اس کے 3 حصے کرتا ہوں پھر) اس میں سے ایک تہائی میں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) صدقہ کر دیتا ہوں، دوسرا تہائی اپنے اہل وعیال کے لئے رکھ لیتا ہوں اورتیسرا تہائی اس باغ میں دوبارہ لگا دیتا ہوں۔

(مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: نیک کسان کی کرامت تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایسے باغ کو جہاں پانی پہنچنا مشکل نظر آتا تھا بادلوں سے بارش برسا کر سیراب کر دیا ﴾

بنی اسرائیل کے ایک امانت دار شخص کی کرامت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ایک آدمی سے ایک ہزار دینار ادھار مانگے۔ اس نے کہا کہ اپنا کوئی گواہ لاؤ۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی اپنا کفیل لاؤ۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بطور کفیل کافی ہے۔ اس نے اس پر یقین کرتے ہوئے ایک ہزار دینار ادھار دے دیئے۔ اس نے اپنی ضرورت پوری کی جب واپسی کا وقت آیا، مقروض نے ایک ہزار دینار جمع کئے اور ادھار واپس کرنے کے لئے دریا کے کنارے پر آیا لیکن اسے کوئی سواری نہیں ملی۔ اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کر کے ایک ہزار دینار اور ایک خط سوراخ میں ڈال کر سوراخ بند کر کے لکڑی کو دریا میں یہ کہتے ہوئے بہا دیا کہ اے اللہ، میں نے جب اس آدمی سے قرض لیا تھا تو اس نے گواہ طلب کیا۔ میں نے آپ کو بطور گواہ پیش کیا جسے اس نے قبول کیا۔ اس نے کفیل طلب کیا تو میں نے آپ کو بطور کفیل پیش کیا جسے اس نے قبول کیا۔ اب میں نے سواری کی بہت کوشش کی لیکن مجھے سواری نہیں ملی۔ اب یہ آپ کے سپرد ہے (کہ آپ اسے اصل مالک تک پہنچا دیں)۔ ادھر مقررہ وقت پر ادھار دینے والا آدمی دریا کے کنارے آیا کہ شاید قرض دار کسی سواری پر سوار ہو کر واپسی کے لئے آ رہا ہو۔ اس نے دریا میں تیرتی ہوئی ایک لکڑی کو دیکھا تو اس نے اس نیت سے اٹھا لیا کہ یہ گھر میں جلانے کے کام آئے گی۔ جب اس نے جلانے کے لئے

لکڑی کو کاٹا تو اس میں سے ایک ہزار دینار اور خط برآمد ہوا۔ دوسری طرف مقروض آدمی نے دوسری مرتبہ ایک ہزار دینار جمع کیئے اور سواری پر سوار ہو کر اس آدمی کے پاس پہنچا۔ اس نے پوچھا کہ کیا آپ نے پہلے مجھے کوئی چیز بھیجی۔ اس نے کہا کہ مجھے سواری نہیں ملی تو میں نے ایک ہزار دینا لکڑی میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کے حوالے کیئے کہ وہ آپ تک پہنچا دیں۔ اب اگر وہ آپ تک نہیں پہنچے تو میں ایک ہزار دینار لے کر آیا ہوں۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے وہ دینار مجھ تک پہنچا دیئے (الحمد للہ) پھر وہ آدمی اپنے ایک ہزار دینار لے کر واپس چلا گیا۔

(بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: بنی اسرائیل کے امانت دار شخص کی کرامت یہ تھی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو بطور گواہ بنا کر قرض لیا تھا لیکن سواری دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے وہ قرض واپس کرنے نہ جا سکا اور اللہ کے بھروسے پر اپنا قرض لکڑی میں ڈال کر دریا کے سپرد کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے حقیقی مالک تک پہنچا دیا ﴾

اصحاب الاخدود کی کرامت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ کے پاس جادوگر تھا، جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: ایک لڑکا میرے پاس بھیجو تا کہ میں اسے جادو کا علم سکھا دوں۔ بادشاہ نے ایک لڑکے کو جادوگر کے پاس بھیجنا شروع کر دیا۔ لڑکے کے راستے میں ایک راہب (اللہ کے دین کی تبلیغ کرنے والا) بھی رہتا تھا، جب بھی وہ جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کے پاس (تھوڑی دیر کے لئے) بیٹھ جاتا، اسے راہب کی باتیں اچھی لگتی تھیں۔ ایک دن لڑکے نے اپنے راستہ میں ایک بہت بڑا جانور دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ لڑکے نے دل میں سوچا کہ آج پتہ چل جائے گا کہ جادوگر سچا ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر پکڑ کر کہا: اے اللہ، اگر راہب کا معاملہ آپ کے نزدیک جادوگر سے زیادہ پسندیدہ ہے تو جانور کو اس پتھر کے ذریعے سے ہلاک کر دے۔ یہ دعا مانگ کر اس نے جانور کو پتھر مارا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ لڑکا راہب کے پاس گیا اور یہ واقعہ بیان کیا۔

راہب نے کہا: بیٹے، آج تم مجھ سے افضل ہو، عنقریب تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے، جب آزمائش کا مرحلہ آئے تو لوگوں سے میرا ذکر مت کرنا۔ یہ لڑکا مادر زاد اندھے، کوڑھی اور بیماروں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست کر دیتا تھا۔ بادشاہ کا ایک نابینا درباری بہت سے تحائف لے کر لڑکے کے پاس تندرست ہونے کے لئے آیا۔ لڑکے نے کہا: شفا صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، اگر تم ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا وہ تمہیں شفا عطا فرما دیں گے۔ وہ ایمان لے آیا، اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرما دی۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تمہاری بینائی کس نے واپس کی؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے علاوہ تمہارا رب کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا اور تمہارا رب صرف ایک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر کے سزا دی تو اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا۔ بادشاہ نے لڑکے کو گرفتار کر کے کہا: کیا تمہارے جادو کا کمال اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تم مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتے ہو؟ لڑکے نے جواب دیا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اسے بھی گرفتار کر لیا اور سزا دیتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا۔ راہب کو گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس لایا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: تم اپنا دین چھوڑ دو (ورنہ تمہیں سخت سزا دی جائے گی)۔ راہب کے انکار کرنے پر بادشاہ نے آرے (لکڑی کاٹنے والا تیز دھار آلہ) سے اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے درباری کو لایا گیا، بادشاہ نے اس سے بھی کہا کہ تم اپنا دین چھوڑ دو۔ درباری کے انکار کرنے پر بادشاہ نے اس کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے پھر لڑکے کو اپنا دین چھوڑنے کو کہا، اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے چند خاص درباریوں کو بلا کر کہا: اس لڑکے کو پہاڑ کے اوپر لے جاؤ وہاں اس سے دین چھوڑنے کا کہنا، اگر یہ نہ مانے تو پہاڑ سے نیچے پھینک دو۔ درباری لڑکے کو پہاڑ کے اوپر لے گئے۔ لڑکے نے دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ (ترجمہ) ”اے اللہ، آپ ان کے مقابلہ میں مجھے کافی ہو جایئے۔“ فوراً پہاڑ لرزنے لگا، سب نیچے گر گئے اور سوائے لڑکے کے سب ہلاک ہو گئے۔ لڑکا بادشاہ کے پاس پہنچا۔ لڑکے کو دیکھ

کر بادشاہ نے پوچھا: میرے درباریوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا: ان کے مقابلے میں مجھے اللہ کافی ہو گیا۔ بادشاہ نے دوبارہ چند خاص درباریوں کو بلا کر لڑکے کو ان کے حوالے کیا اور کہا: لڑکے کو کشتی میں سوار کرا کر سمندر کے درمیان دین چھوڑنے کا معلوم کرو، اگر یہ انکار کرے تو سمندر میں پھینک دو۔ لڑکے نے کشتی میں بیٹھ کر دعا مانگی: اے اللہ، آپ ان کے مقابلہ میں مجھے کافی ہو جائیے۔ اچانک کشتی الٹ گئی، سوائے لڑکے کے تمام درباری سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس پہنچا۔ لڑکے کو دیکھ کر بادشاہ نے پوچھا: میرے درباریوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا: ان کے مقابلے میں مجھے اللہ کافی ہو گیا۔ اگر تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو تو کھلے میدان میں مجھے سولی دینے کے لئے لکڑی کے ایک تختے پر لٹکا کر میرے کمان سے تیر لے کر یہ الفاظ پڑھ کر ''اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔'' تیر چلاؤ۔ بادشاہ نے میدان میں لوگوں کو جمع کیا۔ لڑکے کو سولی دینے کے لئے لکڑی کے ایک تختے پر لٹکا کر کمان سے تیر نکالا اور یہ الفاظ پڑھ کر تیر چلا دیا: اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔ تیر لڑکے کے جسم پر لگا اور وہ شہید ہو گیا۔ میدان میں موجود لوگوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو (رب کائنات کی حقیقت اور ایک اللہ کی توحید ان کی سمجھ میں آ گئی وہ بے اختیار) پکار اٹھے: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ درباریوں نے بادشاہ سے کہا: آپ جس چیز سے ڈرتے تھے وہ خطرہ آپ کے سامنے آ گیا، سب لوگ اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ بادشاہ نے اپنے درباریوں کو حکم دیا کہ شہر کے کنارے خندقیں کھود کر اس میں آگ بھڑکائی جائے، جو اپنا دین چھوڑنے سے انکار کرے اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ درباریوں نے حکم کی تعمیل کی یہاں تک کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ تھا، وہ آگ میں جانے کے لئے جھجکی تو بچے نے کہا: ماں، صبر کرو، یقیناً تم حق پر ہو۔''

(مسلم۔عن صہیب رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکے اور اصحاب الاخدود کی کرامت کا اظہار فرماتے ہوئے قرآن کریم کی سورۃ البروج میں ان کا ذکر فرمایا ہے ﴾

حضرت سارہ علیہا السلام کی کرامت

''حضرت ابراہیم علیہ السلام جب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک ملک (مصر) میں داخل ہوئے جہاں ایک ظالم بادشاہ (حکمران) تھا۔ (وہ جب کسی خوبصورت عورت کے ساتھ اس کے خاوند کو دیکھتا تو خاوند کو قتل کروا کر عورت کو اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتا، اگر عورت کے ساتھ باپ یا بھائی ہوتا انہیں قتل تو نہ کرواتا لیکن عورت کو پھر بھی اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتا تھا) اسے یہ اطلاع دی گئی کہ ابراہیم (علیہ السلام) ایک انتہائی خوبصورت عورت کے ساتھ آئے ہیں۔ بادشاہ نے فوراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا: تمہارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: یہ میری بہن ہے۔ بادشاہ نے کہا: اسے میرے پاس بھیج دو۔ آپ علیہ السلام نے حضرت سارہ علیہا السلام کو اس کے پاس بھیجنے سے پہلے یہ سمجھا دیا کہ میرے اور آپ کے علاوہ یہاں کوئی مومن نہیں ہے (اور مسلمان آپس میں اسلامی بھائی بہن ہیں)۔ میں نے تمہیں (ظالم بادشاہ کے سامنے اسلامی) بہن کہا ہے، اگر وہ تم سے پوچھے تو تم بھی اپنے آپ کو میری بہن ہی کہنا، مجھے جھوٹا ظاہر نہ کرنا (ورنہ وہ مجھے قتل کر دے گا) پھر ظالم بادشاہ نے بری نیت کے ساتھ حضرت سارہ علیہا السلام کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو انہوں نے (تھوڑی دیر اجازت چاہی اور) فوراً وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور عرض کیا: اے اللہ، میں آپ اور آپ کے نبی علیہ السلام پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنے جسم کو اپنے شوہر کے علاوہ ہر ایک سے محفوظ رکھا ہے۔ پس اب اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ (حضرت سارہ علیہا السلام کے دعا مانگتے ہی) بادشاہ زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا اور (سارہ علیہا السلام سے) التجائیں کرنے لگا کہ اب میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا میرے لئے اس مصیبت سے چھٹکارے کی دعا کر دیں۔ حضرت سارہ علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ پہلی حالت پر آ گیا لیکن ٹھیک ہونے کے بعد اس نے دوبارہ وہی حرکت کی جو پہلے کی تھی۔ تیسری مرتبہ ٹھیک ہونے کے بعد اس نے اپنے کارندوں کو بلا کر کہا: تم میرے سامنے عورت نہیں بلکہ کسی شیطان کو لائے ہو۔ اسے (سارہ علیہا السلام کو) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور بطور خادمہ ہاجرہ (علیہا السلام) بھی اسے دے

دو۔ حضرت سارہ علیہا السلام جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ وہ کھڑے (نفل) نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے (دوران نماز ہی) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا: کیا معاملہ پیش آیا؟ حضرت سارہ علیہا السلام نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے کافر کی چال ناکام بنا دی اور ایک خادمہ (حضرت ہاجرہ علیہا السلام) بھی دلوا دی۔" (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: حضرت سارہ علیہا السلام اللہ تعالیٰ کی ولیہ تھیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک جابر اور ظالم بادشاہ کے شر سے نہ صرف انہیں محفوظ رکھا بلکہ وہ آپ علیہا السلام سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنی بیٹی ہاجرہ علیہا السلام کو انہیں بطور خادمہ دے دیا۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی کرامت

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

"اے ہمارے رب، میں نے اپنی کچھ اولاد آپ کے عزت والے گھر (کعبہ) کے پاس ایسے میدان میں بسائی ہے جہاں کھیتی نہیں۔ اے ہمارے رب، (یہ میں نے اس لئے کیا ہے) تاکہ وہ (یہاں) نماز قائم کریں پھر آپ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیں اور انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دیں تاکہ وہ شکر ادا کریں۔" (ابراہیم 14: آیت 37)

حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے نومولود بیٹے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ انہیں میرے گھر (بیت اللہ) کے پاس چھوڑ آئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر اس مقام پر گئے جہاں اس وقت آب زم زم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک تھیلا کھجور اور ایک مشکیزہ پانی دے کر واپس ملک شام چلے گئے۔ پیچھے سے حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا: اے ابراہیم، ہمیں بیابان جنگل میں جہاں نہ پانی ہے اور نہ کوئی انسان، چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (جواب دینا تو درکنار) پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا کہ کیا اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ یقیناً ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چلتے چلتے ایک پہاڑی پر پہنچے اور بیت اللہ کی طرف رخ

کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی : (ترجمہ) ''اے ہمارے رب، میں نے اپنی کچھ اولاد آپ کے عزت والے گھر (کعبہ) کے پاس ایسے میدان میں بسائی ہے جہاں کھیتی نہیں۔'' (ابراہیم 14 : آیت 37) حضرت ہاجرہ علیہا السلام اپنے بچے کو دودھ اور مشکیزہ سے پانی پلاتی رہیں یہاں تک کہ پانی بالکل ختم ہو گیا۔ بچے کو خوب پیاس لگی پیاس کے مارے وہ تڑپنے لگا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام صفا پہاڑی پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی دکھائی نہ دیا پھر دوڑتے ہوئے مروہ پہاڑی پر آئیں وہاں بھی کوئی دکھائی نہ دیا اس طرح انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔ ساتویں چکر میں جب وہ مروہ پر چڑھیں تو ایک آواز سنی اس وقت وہ بول اٹھیں : اے اللہ کے بندے، تو ہماری کچھ مدد کر سکتا ہے؟ پھر اس جگہ کی طرف نظر پڑی جہاں اسماعیل علیہ السلام پیاس کی وجہ سے تڑپ رہے تھے وہاں اللہ کے فرشتہ نے اپنا پَر مار کر زمین کھودی جس سے پانی نکل آیا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اس پانی کے گرد منڈیر بنانے لگیں اور خود اس سے پانی لے کر مشک میں بھرنے لگیں، جوں جوں وہ پانی لیتیں وہ چشمہ اور جوش مارتا انہوں نے منڈیر بناتے وقت زم زم (رک جا، رک جا) کہنا شروع کیا جس سے وہ چشمہ پھیلنے سے رک گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر وہ زم زم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو یہ ایک بہتا ہوا چشمہ بن جاتا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے خود بھی پانی پیا اور اپنے بچہ کو بھی پلایا۔ اللہ کے فرشتہ نے کہا: تم ڈرو نہیں یہاں اللہ کا ایک گھر ہے جسے یہ بچہ اور اس کا باپ دونوں مل کر بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے اہل (ولیوں) کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ (بخاری۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

❁ وضاحت: اللہ تعالیٰ نے اپنی نیک بندی اور ولیہ کے ہاتھوں ایسی کرامت ظاہر کی کہ اس وقت سے لے کر آج تک زم زم کے کنویں سے اربوں لوگ پانی پیتے اور اپنے علاقوں میں لے جاتے ہیں وہ چشمہ آج تک خشک نہیں ہوا نہ ہی اس کا رنگ بدلا نہ ہی ذائقہ۔ اسے جس نیت سے پیا جائے وہ اللہ تعالیٰ پوری فرما دیتے ہیں وہ پانی غذا اور دوا کا کام بھی دیتا ہے ❁

حضرت آسیہ علیہا السلام کی کرامات

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''اور اللہ نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے۔ جب اس نے دعا مانگی: اے میرے رب، میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے (برے) اعمال سے نجات عطا فرما اور مجھے ظالم قوم سے نجات دیدے۔''

(التحریم 66: آیت 11)

❷ '' اور فرعون جو میخوں والا تھا۔ ان (پہلی نافرمان قوموں اور فرعون) سب نے شہروں میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور ان (شہروں) میں بہت فساد پھیلا رکھا تھا۔ آخر کار، آپ کے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا۔'' (الفجر 89: آیات 10 تا 13)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آسیہ علیہا السلام کو جنت میں ان کے محل کا دیدار کروا دیا تھا۔'' (مستدرک حاکم)

❷ '' فرعون کے ظالم اہلکار جب حضرت آسیہ علیہا السلام کے جسم میں میخیں ٹھونکنے کے بعد تپتی دھوپ میں پھینک کر چلے جاتے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے حضرت آسیہ علیہا السلام پر اپنے پَروں کا سایہ کر دیتے اور حضرت آسیہ علیہا السلام نے جنت میں اپنا محل دیکھ لیا۔'' (شعب الایمان للبیہقی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت آسیہ علیہا السلام ایک جابر اور ظالم حکمران فرعون کی بیوی تھیں جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر لیا۔ فرعون نے اسے اللہ تعالیٰ کی توحید سے پھیرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی، انہیں زمین پر لٹا کر ان کے ہاتھ اور پاؤں پر میخیں ٹھونکی گئیں اس کے باوجود بھی ان کے ایمان اور توحید میں کوئی کمی نہ آ سکی۔ آخر کار انہوں نے دنیاوی مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی: اے اللہ، میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیجئے اور مجھے فرعون اور اس کے ظلم وستم سے نجات دیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور انہیں دنیا میں ہی جنت کا نظارہ کروا کر انہیں تسلی دی۔

﴾ وضاحت : حضرت آسیہ علیہا السلام کی دعا کا فوراً قبول ہونا اور اللہ تعالیٰ کا انہیں جنت کا دیدار کروانا ان کی ایک کرامت تھی جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے فرمایا ﴿

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی کرامات

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو پھر جب تجھے (اس کے قتل کا) خطرہ (محسوس) ہو تو اسے دریا (نیل) میں ڈال دینا اور خوف اور غم نہ کرنا۔ یقیناً ہم اسے تیری طرف لوٹا دیں گے اور اسے اپنے رسولوں میں سے بنائیں گے۔''

(القصص 28 : آیت 7)

❷ ''جب ہم نے آپ کی والدہ کو وہ الہام کیا جس کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ تم اس (بچہ) کو صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈال دو پھر دریا اس (صندوق) کو ساحل پر پہنچا دے گا، اسے میرا اور اس (موسیٰ) کا دشمن لے لے گا اور میں نے اپنی طرف سے (آپ علیہ السلام کے لئے لوگوں میں) خاص محبت پیدا کر دی تاکہ آپ (موسیٰ علیہ السلام) کی پرورش میری نگرانی میں ہو۔'' (طٰہٰ 20 : آیات 38 تا 39)

﴾ وضاحت : جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کے لئے ان کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اپنے بچے کے لئے ایک صندوق بنا لو اور جب تمہیں یہ خطرہ ہو کہ فرعون کے کارندے آ کر اس بچے کو قتل کر دیں گے تو اسے اس صندوق میں ڈال کر دریائے نیل میں بہا دینا۔ ہمارا آپ سے وعدہ ہے کہ ہم اس بچے کو واپس آپ کے پاس لوٹا دیں گے اور اسے اپنا رسول منتخب فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کی والدہ نے اسی طرح کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا الہام کرنا ان کی ایک کرامت تھی ﴿

حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

”پھر ان کے رب نے اسے بخوشی قبول فرما لیا اور اس کو بہترین طریقہ سے پروان چڑھایا۔ زکریا (علیہ السلام) کو اس کا سرپرست بنایا، جب بھی زکریا (علیہ السلام) ان کے حجرہ میں جاتے، ان کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے تو ان سے پوچھتے: اے مریم ، یہ (رزق) تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔“ (اٰل عمران 3 : آیت 37)

وضاحت : حضرت مریم علیہا السلام بہت نیک اور پاکدامن عورت تھیں جن کی کفالت کی ذمہ داری حضرت زکریا علیہ السلام نے قبول کی تھی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے لئے ایک کمرہ متعین فرمایا جہاں وہ عبادت میں مصروف رہتی تھیں وہیں ان کے خورد ونوش کا انتظام کیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت زکریا علیہ السلام ان کے کمرے میں جیسے ہی داخل ہوئے تو ان کے پاس پہلے ہی سے کھانے پینے کا سامان موجود پایا جبکہ حضرت زکریا علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی ان کے کمرے میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ وہ اس بات پر بڑے حیران ہوئے کہ میرے بغیر یہاں کوئی آتا نہیں ہے اور مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم پھل بھی موجود ہیں اسی حیرانی کے عالم میں انہوں نے پوچھا: اے مریم (علیہا السلام) ، یہ بتاؤ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ حضرت مریم علیہا السلام نے جواب دیا: یہ اللہ کے پاس سے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ بے موسم پھل اور رزق کا ایسے کمرے میں مہیا ہونا جو ہر طرف سے بند تھا۔ یہ حضرت مریم علیہا السلام کی ایک کرامت تھی جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے فرمایا

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اس کتاب میں مریم (علیہا السلام) کا واقعہ (بھی) بیان کیجئے۔ جب وہ اپنے گھر والوں سے علیٰحدہ ہو کر مشرقی جانب آئی۔ پھر لوگوں کی طرف سے اپنے لئے ایک پردہ بنا لیا۔ ہم نے اس کے پاس اپنا خاص فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) کو بھیجا جو ایک پورے انسان کی شکل

میں مریم (علیہا السلام) کے سامنے آئے۔ (مریم 19: آیات 16 تا 17)

حضرت مریم علیہا السلام حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے اور ایک دیندار شریف گھرانہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ علیہا السلام بڑی عابدہ زاہدہ اور دیندار تھیں۔ جب اللہ عزّوجل نے آپ کے بطن مبارک سے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرنا چاہا تو آپ بیت المقدس سے ذرا ہٹ کر مشرقی جانب چلی گئیں۔ وہاں ان کے سامنے اللہ عزّوجل کے حکم سے جبریل علیہ السلام ایک مکمل انسان کی شکل میں آ گئے۔ جب جبریل علیہ السلام ایک انسان کی شکل میں اچانک مریم علیہا السلام کے سامنے نمودار ہوئے تو مریم علیہا السلام انہیں دیکھ کر خوف زدہ ہو گئیں، کیونکہ یہ ان کے لئے ایک نازک وقت تھا۔ وہ خود بھی نوجوان تھیں اور سامنے بھی نوجوان موجود تھا، تنہائی تھی، کوئی دوسرا پاس موجود نہ تھا۔ آپ علیہا السلام کو ڈر ہوا کہ کہیں یہ شخص برے ارادہ سے نہ آیا ہو، اس لئے آپ علیہا السلام فوراً کہنے لگیں کہ اگر تمہیں اللہ عزّوجل کا خوف ہے، تو میں اسی رحمان کے ذریعہ سے پناہ مانگتی ہوں۔ تم میرے قریب نہ آؤ۔ یہ سن کر جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے دل سے خوف دور کرنے کے لئے کہا کہ میں تو آپ کے رب کا قاصد ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کو ایک پاکیزہ بچہ عطا کرنے آیا ہوں۔ اس کے لئے میں صرف آپ کے گریبان میں پھونک ماروں گا اور اللہ عزوجل کے حکم سے آپ امید سے ہو جائیں گی۔ مریم علیہا السلام نے جب اپنے ہاں بیٹا پیدا ہونے کی خبر سنی تو تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا، جبکہ نہ میرا کوئی شوہر ہے اور نہ ہی میں کوئی بدکار عورت ہوں۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: ایسا ہو کر رہے گا، اگرچہ تمہارا کوئی شوہر بھی نہیں ہے اور نہ ہی تم بدکار عورت ہو۔ یہ اس لئے ہو گا کہ آپ کا رب یہ فیصلہ کر چکا ہے۔ آپ کا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اس نے یہ اعلان فرما دیا ہے کہ یہ میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ میں اس سے پہلے جب انسان کا وجود تک بھی نہیں تھا، آدم علیہ السلام کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کر چکا ہوں اور ان کی بیوی حوا علیہا السلام کو صرف مرد سے پیدا کر چکا ہوں، لہٰذا اب باپ کے بغیر بچہ پیدا کرنا میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ جب جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کو اللہ عزّوجل کا فیصلہ سنا دیا تو آپ علیہا السلام اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی

ہوگئیں اور اطمینان محسوس کرنے لگیں۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام نے آپ علیہا السلام کے قریب آ کر آپ علیہا السلام کے گریبان میں پھونک ماری جس کا اثر رحم تک پہنچ گیا،جس سے آپ علیہا السلام کو اللہ عزّوجل کے حکم سے حمل ٹھہر گیا۔جب آپ علیہا السلام کو حمل ٹھہر گیا تو آپ علیہا السلام لوگوں کی باتوں کے ڈر سے اپنی قوم سے دور ایک مقام بیت اللحم جو کہ بیت المقدس سے تقریباً آٹھ کلو میٹر دور تھا، تشریف لے گئیں۔جہاں وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوگئیں تا کہ لوگوں کی باتوں سے محفوظ رہ سکیں۔ آخر کار بیٹے کی ولادت کا وقت قریب آگیااور درد کی شدت بڑھ گئی تو آپ علیہا السلام کھجور کے ایک درخت کے پاس چلی گئیں تا کہ بچہ کی ولادت کے وقت اس کا سہارا لے سکیں۔ پھر جب آپ علیہا السلام کو لوگوں کے طعنوں کا خیال آیا تو بشری تقاضے کے مطابق آپ علیہا السلام کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔ اس بدنامی سے تو بہتر یہ تھا کہ اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرچکی ہوتی اورلوگ مجھے بھول چکے ہوتے۔چونکہ آپ علیہا السلام اس وقت ایک ٹیلہ پر تھیں اور جبریل علیہ السلام اس ٹیلہ کے نیچے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے نیچے سے آواز دی کہ اے مریم،غم نہ کرو،اللہ تعالیٰ نے آپ علیہا السلام کو ایک ایسا بچہ عطا فرمایا ہے،جوقوم کا سردار، صاحب عزت وشرف اور بلند مرتبہ والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاؤں کے نیچے ایک چشمہ بھی جاری کر دیا ہے۔ لہٰذا کھجور کے درخت کے تنے کو ہلاؤ، اس سے تمہارے لئے تازہ کھجوریں گریں گی۔ کھجوریں کھاؤ،چشمہ کا تازہ پانی پیو اور اپنے پیارے بچہ کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو اور اگرتم کسی شخص کو دیکھو جوتم سے بچہ کے بارے میں سوال کرے تو اسے اشارہ سے کہہ دینا کہ میں نے اللہ عزّوجل کے لئے خاموش رہنے کی نذر مانی ہے، اس لئے آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ مریم علیہا السلام کو خاموش رہنے کا حکم اس لئے دیا گیا تا کہ نادان لوگوں سے بات کرنے کی نوبت ہی نہ آئے اور عیسیٰ علیہ السلام بچپن میں خود جواب دیں تا کہ آپ علیہ السلام کی وہ گفتگو مریم علیہا السلام کی پاکدامنی کی مضبوط ترین دلیل بن جائے۔

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الانبیآء 21: آیت 91 اور التحریم 66 : آیت 12)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی کرامات

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کرامات

1 ''ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ (مسجد نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دینی تعلیم حاصل کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے 3 صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے گھر میں کھانا کھلانے کے لئے لے گئے۔ ان افراد کو گھر میں چھوڑ کر آپ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ دیر کے لئے رک گئے۔ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے پوچھا: کیا تم نے ابھی تک مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے جواب دیا: مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ اللہ کی قسم، میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ یہ سن کر ان کی بیوی اور مہمانوں نے بھی کہا کہ ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی قسم توڑ کر کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا تناول فرمایا۔ جب وہ کوئی لقمہ اٹھاتے اور نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا: اے فراس کی بہن، یہ کیا (عجیب معاملہ) ہے؟ اس نے جواب دیا: اب تو یہ کھانا پہلے سے 3 گنا زیادہ ہو چکا ہے۔ سب نے کھانا کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی اس کھانے میں سے بھیجا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس 12 افراد اور بھی آئے ہوئے تھے جن کے ساتھ ان کی قوم کے اور بھی افراد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا ان کی طرف بھی بھیجا سب نے اس کھانے میں سے کھایا۔

(بخاری، مسلم۔ عن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت: کھانے میں اضافہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت تھی
جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ظاہر فرمایا﴾

2 ''حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا فانی سے کس دن انتقال فرمایا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: پیر کے دن۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک رات کے بعد میں بھی اسی چیز (دنیا فانی سے رخصت ہونے) کا

امیدوار ہوں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منگل کی رات میں وفات پائی اور صبح ہونے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔'' (بخاری)

﴿ وضاحت : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی موت کا الہام کر دیا کہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے اس کے ایک دن بعد آپ رضی اللہ عنہ اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔ یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت تھی ﴾

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کرامات

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

1 ''پہلی امتوں میں ایسے لوگ تھے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باتیں القاء کی جاتی تھیں، یعنی الہام ہوتا تھا اور میری امت میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہونا ان کی ایک کرامت تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے ظاہر فرمایا تھا ﴾

2 ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے : غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے میری موافقت فرمائی (اور یہ آیات نازل فرمائیں) : (ترجمہ) ''کسی نبی کے لئے لائق نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں قبل اس کے کہ وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے۔ (اے مسلمانو) تم دنیا کے فوائد چاہتے ہو اور اللہ (تمہاری) آخرت چاہتا ہے اور اللہ زبردست، خوب حکمت والا ہے۔ اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے (یہ) بات لکھی ہوئی نہ ہوتی تو تم (مسلمانوں) نے (بدر کے قیدیوں سے) جو (فدیہ) لیا، اس کے بدلہ میں تمہیں بڑی سزا ملتی۔'' (الانفال 8 : آیات 67 تا 68)۔ (بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : مندرجہ بالا حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں وہ بات الہام کر دی جو اللہ تعالیٰ کو پسند تھی اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ذکر فرما دیا ﴾

3 ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: 3 باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی:

① میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اگر ہم مقام ابراہیم کے قریب (طواف کی 2رکعت) نماز پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: (ترجمہ) ''تم مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرو۔'' (البقرہ 2: آیت 125)

② میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تشریف فرما ہوتی ہیں اور آپ کے پاس اچھے اور برے سبھی لوگ آتے ہیں اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم دیں تو بہتر ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیات نازل فرمائیں۔ (ترجمہ) ''اور جب تمہیں ان (نبی کی بیویوں) سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔''

(الاحزاب 33: آیت 53)

③ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن غیرت کے معاملہ میں اکٹھی ہوگئیں۔ میں نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے کہا: اگر اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: (ترجمہ) ''اگر وہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں طلاق دے دیں تو کچھ بعید نہیں کہ ان کا رب انہیں، تمہارے بدلہ تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے جو مسلمان، مومنہ، اطاعت گزار، توبہ کرنے والی، عبادت کرنے والی، روزہ رکھنے والی، شادی شدہ (بیوہ یا مطلقہ) اور کنواریاں ہوں۔''

(التحریم 66: آیت 5)۔ (بخاری۔عن انس رضی اللہ عنہ)

4 ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: اے عمر (رضی اللہ عنہ)، جس راستے سے تم جاتے ہو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

5 ''میں نے دیکھا کہ جنوں اور انسانوں میں سے شیاطین حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے (ڈر کر) بھاگے جا رہے ہیں۔'' (ترمذی۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت: جنوں اور انسانوں میں سے شیاطین کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ڈر کر بھاگنا اور

دوسری راہ اختیار کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کا رعب شیاطین پر بٹھا دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ان سے گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں پر شیطان کو کوئی قوت اور طاقت عطا نہیں کی۔ (پڑھیے ترجمہ وتفسیر الحجر 15: آیت 42، النحل 16: آیات 99 تا 100 اور بنی اسرائیل 17: آیت 65)

6 ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہاد کے لئے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نامی آدمی کو بنایا اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے 3 مرتبہ فرمایا: اے ساریہ، پہاڑ کی طرف دیکھو۔ پھر جب یہ لشکر کامیاب ہو کر واپس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کے حالات دریافت کئے تو حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں شکست ہو رہی تھی اتنے میں ایک آواز سنائی دی کہ اے ساریہ، پہاڑ کی طرف دیکھو۔ ہم نے جب اس کی طرف دیکھا تو دشمن پیچھے سے حملہ آور ہو رہا تھا۔ ہم نے فوراً مڑ کر ان سے جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔'' (بیہقی۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

وضاحت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں الہام کیا جس کی بنا پر انہوں نے آواز لگائی اور ان کی آواز کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ تک پہنچا دیا

7 ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ذریعے مصر فتح ہوا۔ اہل مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر، ہمارا یہ دریائے نیل ہر سال ایک تدبیر کے ساتھ چلتا ہے۔ وہ یہ کہ ہر سال ہم ایک نوجوان لڑکی والدین سے لے کر اسے اچھا لباس اور زیورات پہنا کر دریا میں ڈالتے ہیں (اس طرح پورا سال دریا جاری رہتا ہے) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور اسلام سابقہ تمام باطل رسومات کا خاتمہ کرتا ہے۔ لوگ لڑکی کو دریا میں ڈالنے سے باز رہے یہاں تک کہ دریا خشک ہو گیا اور پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے جلاوطنی کا ارادہ کر لیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط کے ذریعہ صورتحال سے آگاہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحیح کام کیا ہے، اب میں ایک خط آپ کو بھیج رہا ہوں آپ اسے دریائے

نیل میں ڈال دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خط میں یہ لکھا: اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے اہل مصر کے دریائے نیل کی طرف۔ حمد و ثنا کے بعد اے دریا اگر تو اپنی مرضی سے جاری ہوتا ہے تو ہمیں تیرے جاری ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر تو اللہ واحد قہار کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خط دریائے نیل میں ڈال دیا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رات کے اندر اندر دریا کو اس طرح جاری فرمایا کہ آج تک خشک نہیں ہوا۔''

(البدایۃ والنہایۃ۔ عن قیس بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ)

﴿ وضاحت: حدیث قدسی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں بندوں کے گمان کے مطابق ان کا معاملہ کرتا ہوں۔'' (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔ جب اہل مصر کا یہ گمان تھا کہ دریا نوجوان لڑکی ڈالنے سے جاری ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے دریا کو اسی طرح بنا دیا جب ان کا گمان یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی دریا کو چلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل ایسا چلایا کہ آج تک خشک نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اچھا گمان رکھئے، اللہ تعالیٰ آپ کے تمام معاملات کو سنوار دیں گے۔ اس واقعہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت کا اظہار بھی ہو رہا ہے ﴾

8 حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) ''اے اللہ، مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں موت دے۔'' (بخاری۔ عن اسلم رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول فرما کر آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں شہادت نصیب فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت کا اظہار ہوتا ہے ﴾

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کرامات

1 ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب (جنت البقیع سے متصل) باغ کوکب کے پاس سے گزرتے تو فرمایا کرتے تھے: یہاں عنقریب ایک نیک آدمی کو دفنایا جائے گا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ شہید

ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو باغ کوکب میں دفن کیا گیا۔" (مؤطا امام مالک)

﴿ وضاحت : اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو دنیا میں ایسے الہامات کرتے ہیں کہ بعد میں وہ بالکل سچ ثابت ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ انہیں باغ کوکب میں دفن کیا جائے گا اور وہ وہیں دفن کیئے گئے جو ان کی ایک کرامت تھی ﴾

2 "حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا جب باغیوں نے محاصرہ کر لیا تو ایک رات آپ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: اے عثمان ، آج جمعہ کے دن کا روزہ ہمارے پاس کھولنا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن روزہ کی حالت میں ہی شہید کیا گیا۔"

(مستدرک حاکم۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعہ کے دن روزے کی حالت میں ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا خواب اللہ تعالیٰ نے سچا کر دکھایا جو آپ رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت تھی ﴾

حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی کرامات

1 "ایک مرتبہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات کے وقت سورہ بقرہ کی تلاوت فرما رہے تھے اور ان کے قریب ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ گھوڑے نے اچانک اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے تلاوت روک دی تو گھوڑے نے بھی اچھلنا کودنا بند کر دیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے پھر تلاوت شروع کی، گھوڑے نے پھر اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے تلاوت روک دی تو گھوڑا بھی رک گیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی سو رہا تھا انہیں خطرہ لاحق ہوا کہ گھوڑا اچھلتے کودتے ہوئے اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ جب حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا تو بادلوں کی طرح ایک چیز کو دیکھا جس میں چراغ روشن تھے۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے صبح یہ تمام واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حضیر کے بیٹے، تم تلاوت کرتے رہتے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ، گھوڑے کے قریب ہی میرا بیٹا یحییٰ سویا ہوا تھا میں اس بات سے ڈرا کہ

گھوڑا کہیں بچے کو روند نہ دے پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو ایک بادل نما چیز تھی جس میں چراغ روشن تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تھے جو تمہاری قرآن کی تلاوت سننے کے لئے آئے تھے اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو صبح تک وہ فرشتے موجود رہتے اور لوگ بھی انہیں دیکھ لیتے اور وہ لوگوں سے نہ چھپتے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اس حدیث میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کے لئے فرشتوں کا آنا ان کی ایک کرامت تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے ظاہر فرمایا ﴾

2 ''حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما اپنے کسی کام کے سلسلے میں آپ ﷺ سے گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور وہ رات بھی بڑی تاریک تھی۔ جب وہ دونوں اپنے گھروں کی طرف جانے لگے ان کے ہاتھ میں ایک ایک لاٹھی تھی ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی سے (ٹارچ کی طرح) روشنی نکلنے لگی۔ وہ دونوں اس روشنی میں چلتے رہے۔ جب ان دونوں کا راستہ الگ ہوا تو دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کی لاٹھی سے بھی روشنی نکلنے لگی اس طرح وہ اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنے گھروں تک جا پہنچے۔''

(بخاری۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی لاٹھی کا روشنی فراہم کرنا ان دونوں کی کرامات کا اظہار ہے ﴾

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کرامات

1 ''حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کا عرش (خوشی سے) جھوم اٹھا۔'' (بخاری، مسلم۔ عن جابر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے عرش کا جھومنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت تھی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جب جنازہ اٹھایا گیا تو وہ بہت

ہلکا تھا منافقین ان کے جنازے کو ہلکا دیکھ کر آپس میں باتیں کرنے لگے کہ نیک آدمی کے اعمال کا وزن ہوتا ہے ان کا تو کوئی وزن ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے جب منافقین کی یہ باتیں سنیں تو فرمایا: تم کہہ رہے ہو کہ ان کا کوئی وزن نہیں ان کا جنازہ تو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے جس کی وجہ سے تمہیں ان کا وزن محسوس نہیں ہو رہا۔ (ترمذی۔عن انس رضی اللہ عنہ) ﴾

❷ ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غزوہ خندق کے دوران ایک تیر لگا جس سے ان کا خون جاری ہو گیا۔ آپ ﷺ نے خون نکلنے کی جگہ کو داغ دیا تو خون رک گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا اس بیماری کے دوران مسجد نبوی میں ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس دوران اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی: اے اللہ، آپ خوب جانتے ہیں کہ کن لوگوں نے آپ کے رسول حضرت محمد ﷺ کو جھٹلایا اور مکہ مکرمہ سے جلا وطن کیا، مجھے ان سے جہاد کرنا بہت زیادہ محبوب ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمارے اور ان کے درمیان جنگ نہیں ہو گی اگر میرا یہ خیال غلط ہے اور قریش مکہ کے ساتھ کوئی مزید معرکہ ہونا باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں اور اگر ہمارے اور ان کے درمیان کوئی مزید معرکہ ہونے کا امکان نہیں ہے تو میرے زخم کے خون کو جاری فرما دے اور اسی میں مجھے (شہادت کی) موت دیدے۔ چنانچہ اسی رات ان کی خون کی رگ کا منہ کھلا اور اسی میں انہوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔“ (بخاری، مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے عظیم ولی تھے ان کی زبان سے نکلنے والی دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشتے ہوئے انہیں شہادت کے مرتبہ پر فائز فرمایا ﴾

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی کرامت

”حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دوران جام شہادت نوش فرما گئے۔ جب شہداء کی نعشوں کو جمع کیا گیا تو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی نعش نظر نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے انہیں غسل دے رہے ہیں۔ ان کی بیوی سے پوچھو کہ ان پر غسل فرض تو نہیں تھا؟ جب ان کی بیوی سے

پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ان پر غسل فرض تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی غسل فرشتوں نے انہیں دیا ہے۔'' (مستدرک حاکم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : شہداء کو بغیر غسل دیئے دفن کیا جاتا ہے لیکن حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت ہے کہ ان پر غسل فرض ہونے کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعے غسل دلوایا اور اپنے نبی مکرم حضرت محمد ﷺ کے ذریعے غسیل الملائکہ کا لقب عطا فرمایا جو یقیناً ان کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے ﴾

حضرت عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کی کرامت

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کی رات میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور کہا کہ مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میرا شمار ان شہداء میں ہوگا جو اس غزوہ میں مقام شہادت سے سب سے پہلے سرفراز ہوں گے اور میں اپنے پیچھے کسی ایسے فرد کو چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو، سوائے رسول اللہ ﷺ کے، وہ مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہیں۔ اے میرے بیٹے، مجھ پر کچھ قرض ہے جو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے بارے میں میری وصیت کا خیال رکھنا اور ان سے حسن سلوک کرنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب صبح ہوئی تو وہ (اپنی پیشن گوئی کے مطابق) سب سے پہلے شہید ہوئے۔'' (بخاری۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : یہ حضرت عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی کہ انہیں شہادت کا رتبہ ملنے سے پہلے ہی شہادت کی خبر دے دی گئی ﴾

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی کرامت

''ایک مرتبہ ایک عورت عروہ بنت اوس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف مروان (والی مدینہ) کے پاس یہ مقدمہ دائر کیا کہ انہوں نے اس کی زمین کے کچھ حصہ پر ناحق قبضہ کر رکھا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ جب مروان کے سامنے پیش ہوئے تو کہا: میں اس عورت کی زمین پر ناحق قبضہ کیسے کر سکتا ہوں جبکہ میں نے آپ ﷺ سے یہ حدیث سن رکھی ہے: جو آدمی کسی کی ایک بالشت زمین پر ناحق قبضہ کرے گا قیامت کے دن اس کی گردن میں سات زمینوں

کا طوق ڈالا جائے گا۔ مروان نے جب یہ سنا تو کہا اس دلیل کے بعد میں آپ سے کسی اور دلیل کا مطالبہ ہرگز نہیں کروں گا پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ اے اللہ، اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے نابینا کر دے اور اسے اسی زمین (جس پر اس نے دعویٰ کر رکھا ہے) میں موت دے۔ راوی کہتے ہیں کہ مرنے سے پہلے وہ عورت نابینا ہوگئی اور وہ اسی زمین پر چل رہی تھی کہ اچانک ایک گڑھے میں گر کر مر گئی۔''

(بخاری، مسلم۔ عن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا جو ان کی ایک کرامت کا اظہار ہے ﴾

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی کرامت

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اپنے دور خلافت میں کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ اہل کوفہ نے ان کی شکایات کیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک وفد کوفہ بھیجا تاکہ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے شکایات کی تحقیق کریں۔ اس وفد نے ہر مسجد میں جا کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا، سب نے ان کی تعریف کی سوائے بنو عبس کی ایک مسجد کے جہاں ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: سعد جہادی لشکر کے ساتھ نہیں جاتے، مال غنیمت کو برابر تقسیم نہیں کرتے، فیصلوں میں انصاف نہیں کرتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جب اس کی یہ باتیں پہنچیں تو انہوں نے کہا: میں بھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے 3 دعائیں مانگتا ہوں: اے اللہ، اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے، ریاکاری اور شہرت کی غرض سے کھڑا (ہو کر میری شکایات کر رہا) ہے تو: ① اس کی عمر کو لمبا فرما دے ② اس کے فقر و فاقہ کو طویل کر دے ③ اسے فتنوں میں مبتلا کر دے۔ (اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں دعائیں فوراً قبول فرما لیں) وہ آدمی فتنوں میں مبتلا ہوگیا اور خود کہا کرتا تھا کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص کی دعائیں لگ گئی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا، اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر لٹک چکی تھیں اس کے باوجود وہ راستوں میں عورتوں کو آنکھوں سے اشارے کرتا تھا۔'' (بخاری۔ عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلنے والی دعاؤں کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت پانا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کی دعاؤں کو رد نہیں فرماتے بلکہ انہیں شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کی قبولیت کی 3 صورتیں ہیں : ① جو دعا مانگی جاتی ہے وہ فوراً شرف قبولیت پا لیتی ہے اور اس کا نتیجہ دنیا میں فوراً ظاہر ہو جاتا ہے ② یا اس دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ اجر بنا دیا جاتا ہے ③ یا اس دعا کے بدلہ میں کسی مصیبت کو ٹال دیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کے بارے میں جب یہ حدیث سنی تو عرض کیا (دعا تو کسی صورت فائدے سے خالی نہیں ہے) ہم تو بہت زیادہ دعائیں مانگیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے خزانے بڑے وسیع ہیں۔ (مسند احمد۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ) ﴾

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کرامت

''حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ سناتے ہیں کہ مکہ میں آنے کے بعد 30 دن اور رات مجھ پر ایسے گزرے کہ میرے پاس سوائے آب زمزم کے کوئی کھانا موجود نہ تھا۔ میں وہ پیتا رہا اس سے میں اتنا موٹا تازہ ہو گیا کہ میرے پیٹ میں سلوٹیں پڑنے لگیں اور بھوک نے میرے جگر کا کوئی فعل بھی خراب نہیں کیا۔ جب میری ملاقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے کے بارے میں پوچھا۔ میں نے آب زمزم پینے والا پورا واقعہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آب زمزم بڑا بابرکت پانی ہے، جو (نہ صرف پانی بلکہ) کھانے کی کمی بھی پوری کرتا ہے۔'' (مسلم۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ایک ماہ تک کھانے کے بغیر صرف آب زمزم پر اکتفا کرنا اور اس سے ان کے جسم کی تمام ضروریات پوری ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا جسم موٹا تازہ ہونا ان کی ایک کرامت تھی ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کرامت

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے 10 سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر) ان کے حق میں دعا فرمائی ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جو سال میں (ایک مرتبہ کے بجائے) 2 مرتبہ پھل دیا کرتا تھا اور اس باغ میں ریحان کا ایک درخت تھا جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔'' (ترمذی۔عن ابی العالیہ رضی اللہ عنہ)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی کرامت

''مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا: میں ایک کشتی میں سوار تھا ، کشتی دریا میں ڈوب گئی اس کے ایک تختے پر میں بیٹھ گیا وہ تختہ تیرتے ہوئے مجھے دریا کے کنارے پر لایا جیسے ہی میں کنارے پر اترا تو ایک شیر تیزی سے میری طرف آیا۔ میں نے کہا : اے ابو الحارث (تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ میں عام آدمی نہیں بلکہ) میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ جیسے ہی شیر نے یہ سنا اپنے پنجے سے مجھے تھپکی دی پھر مجھے ساتھ لے کر چل پڑا اور سیدھی راہ پر لگا کر اپنی دم کو ہلاتے ہوئے واپس چل دیا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے رخصت کر رہا ہو۔'' (بیہقی، طبرانی۔عن محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ)

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی کرامت

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 10 صحابہ رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا ہذیل قبیلے کی ایک شاخ بنولحیان کے دو سو تیر اندازوں نے انہیں گھیر لیا۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک پہاڑ پر چڑھ گئے۔ کفار نے انہیں کہا : تم نیچے اتر کر اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم اقرار کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اللہ کی قسم، میں تو کفار کی امان پر نیچے نہیں اتروں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی: اے اللہ، ہمارے اس واقعہ کی اطلاع اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیجئے۔ کفار نے تیر اندازی کرتے ہوئے حضرت عاصم اور ان کے چند ساتھیوں کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرماتے ہوئے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے واقعہ بیان فرمایا۔ چونکہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کفار قریش میں سے ایک بڑے سردار کو غزوہ بدر کے دوران قتل کیا تھا، کفار کو جب اس بات کا علم ہوا کہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے انہوں نے اپنے چند افراد کو بھیجا کہ عاصم رضی اللہ عنہ کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر لاؤ تاکہ ہمیں پہچان ہو سکے کہ واقعی یہ وہی عاصم ہے جس نے ہمارے سردار کو قتل کیا تھا۔ جب وہ افراد حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے جسم کا حصہ کاٹنے کے لئے آئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی نعش کی حفاظت کے لئے بڑی تعداد میں مکھیوں کو بھیج دیا وہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے جسم کا کوئی بھی حصہ کاٹنے کی جرأت نہ کر سکے۔ (اس طرح وہ نامراد و ناکام ہو کر واپس لوٹ گئے)۔ (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اولیا میں سے ایک ولی تھے جن کی دعا کو شرف بخشتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان کی شہادت کی نہ صرف اطلاع دی بلکہ دشمنوں نے ان کی نعش کی بے حرمتی کا جو منصوبہ بنایا تھا اسے بھی ناکام بنا دیا جو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی کرامت کا اظہار ہے ﴾

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی کرامت

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے **10** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل سریہ روانہ کیا ان میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت **7** صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے اور جو **3** افراد باقی رہے وہ کفار کے وعدے پر اعتماد کرتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ کفار ان میں سے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں باندھنے لگے تو انہوں نے کہا: یہ تمہارا پہلا دھوکا ہے ان کی مزاحمت پر کفار نے انہیں بھی شہید کر ڈالا اور حضرت خبیب اور حضرت وسعنہ رضی اللہ عنہما کو مکہ لے جا کر کفار کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا جسے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے دوران قتل کیا تھا۔ انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قید کر دیا۔ حارث کی بیٹی زینب کا یہ کہنا ہے کہ میں نے خبیب جیسا

کوئی نیک قیدی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم، میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور انگوروں کا خوشہ ان کے ہاتھ میں ہے اور اس سے وہ انگور کھا رہے ہیں حالانکہ ان دنوں مکہ میں انگور کا کوئی موسم نہیں تھا۔ میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو بطور رزق یہ انگور فراہم فرمائے تھے۔ (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قید کے دوران بے موسم پھلوں کی دستیابی ان کی ایک کرامت تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ظاہر فرمائی ﴾

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی کرامت

''حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی بہن اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی رُبَیِّع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا، انہوں نے اس لڑکی کے ورثاء سے معافی کا مطالبہ کیا جسے انہوں نے رد کر دیا۔ انہوں نے دیت دینے کی پیشکش کی وہ بھی انہوں نے رد کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصاص کا مطالبہ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قرآن کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرما دیا۔ یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کیا میری پھوپھی کا بطور قصاص دانت توڑا جائے گا، اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے ان کا دانت ہرگز نہیں توڑا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے۔ آخرکار (اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کے ورثاء کے دل میں نرمی پیدا کر دی اور) انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کو معاف کر دیا اور دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے (ولی) ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو بھی پورا فرما دیتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اللہ تعالیٰ کے ولی جب اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے کوئی قسم بھی کھا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتے ہیں جیسا کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی قسم کو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کرامت

''رسول اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مامور کیا۔ ایک آدمی آیا اور وہ لپ بھر بھر کر اس سے لینے لگا۔ میں نے اسے (چور سمجھ کر) پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے رسول اکرم ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے (خوب منت وسماجت کرتے ہوئے) کہا: میں محتاج ہوں، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میں بہت ضرورت مند ہوں۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے اپنے قیدی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ دو مرتبہ ایسے ہی ہوا۔ آخر تیسری مرتبہ میں نے اسے کہا: اس مرتبہ تو میں ضرور تجھے آپ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ تو بار بار کہتا ہے: میں دوبارہ نہیں آؤں گا پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا: میں آپ کو بڑی مفید چیز بتاتا ہوں۔ جب بھی تم سونے کے لئے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو اس سے پوری رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نگران مقرر کر دیا جائے گا اور کوئی بھی شیطان صبح تک آپ کے پاس نہیں آ سکے گا۔ میں نے یہ سن کر اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے پورا واقعہ سنا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ خود تو جھوٹا ہے لیکن اس نے بات صحیح بتائی ہے۔ اے ابو ہریرہ، کیا تم جانتے ہو تین راتوں تک کون تمہارے پاس آتا رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں جانتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔'' (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❁ وضاحت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ شیطان کو گرفتار کیا اور پھر اس کا عذر پیش کرنے پر اسے چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوتے ہیں شیطان انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکہ وہ شیطان پر غالب رہتے ہیں۔ (پڑھئے ترجمہ و تفسیر الحجر 15: آیت 42، النحل 16: آیات 98 تا 100 اور بنی اسرائیل 17: آیات 64 تا 65) ❁

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی کرامت

''حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ جہاد کے لئے روانہ ہوئے جب وہ مقام دارین پہنچے تو آگے سمندر تھا انہوں نے وہاں رک کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی: اے علیم، اے حلیم، اے علی، اے عظیم، ہم تیرے ہی بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمنوں سے جہاد کے لئے نکلے ہیں، اے اللہ ہمیں ان تک پہنچنے کا راستہ فراہم فرما دیجئے۔ پس سمندر نے ہمیں راستہ دے دیا اور سمندر کا پانی ہمارے گھوڑوں کے سینوں تک بھی نہ پہنچا۔ اس طرح ہم دشمن تک پہنچ گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بادشاہ کسریٰ کے عامل نے انہیں اس طرح دریا پار کرتے دیکھا تو اپنے کمانڈروں سے کہا: ہم ان مجاہدین کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتے، وہ ایک سواری میں سوار ہو کر فارس چلا گیا (اور اس کی فوج بغیر لڑائی کے بھاگ گئی)۔''

(حلیۃ الاولیا۔ عن قدامہ بن حماظہ رحمۃ اللہ علیہ)

غزوہ بدر کے دوران صحابہ رضی اللہ عنہم کی کرامت

''غزوہ بدر کے دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدد کے لئے اپنے فرشتوں کو نازل فرمایا۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ایک مشرک کے پیچھے بھاگ رہے تھے تاکہ اسے قتل کریں اتنے میں انہوں نے ایک کوڑے اور گھوڑا سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا: اے حیزوم، آگے بڑھ۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اس مشرک کو دیکھا تو وہ قتل ہو کر نیچے گرا پڑا تھا اس کی ناک اور چہرہ کوڑا لگنے کی وجہ سے زخمی ہو چکے تھے۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سچ کہہ رہے ہو یہ تیسرے آسمان کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کے لئے بھیجا تھا۔'' (بخاری۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت: اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کی ہر ممکن مدد فرماتے ہیں غزوہ بدر میں بھی اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدد فرمائی اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے کفار کو گرا ہوا دکھایا جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں قتل نہیں کیا تھا وہ پہلے ہی سے قتل ہو چکے تھے۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی کرامت تھی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

”بیشک جن (منافق) لوگوں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا پر) تہمت لگائی ہے، یہ بھی تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔تم اس (واقعہ) کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ہاں جس آدمی نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ کمایا اور ان میں سے جو اس (تہمت) کے بڑے حصہ کا ذمہ دار (سرغنہ) بنا ، اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ جب تم نے اسے (بہتان کو) سنا تو مومن مَردوں اورعورتوں نے اپنے دل میں نیک خیال کیوں نہ کیا اور یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو واضح بہتان ہے۔ پھر وہ (تہمت لگانے والے) اس پر 4 گواہ کیوں نہ لائے ؟ اور جب وہ گواہ نہیں لائے تو یہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم نے جس (غلط) بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے، اس وجہ سے تمہیں بہت بڑا عذاب آ لیتا۔ جبکہ تم اسے اپنی زبانوں سے اس (بہتان) کونقل درنقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے وہ بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کوئی علم (بھی) نہیں تھا اورتم اسے معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک ایک بہت بڑی بات تھی۔ اورتم نے ایسی (جھوٹی) بات کو سنتے ہی کیوں نہ یہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ (اے اللہ) آپ پاک ہیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ایسا کام آئندہ کبھی بھی نہ کرنا اگرتم مومن ہو۔ اور اللہ تمہارے سامنے اپنی آیات کھول کر بیان فرما رہا ہے اور اللہ خوب علم وحکمت والا ہے۔ بیشک جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب (تیار) ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہے اورتم کچھ بھی نہیں جانتے۔ اور اگرتم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ بڑی شفقت کرنے والا، بے حد مہربان ہے (تو تہمت لگانے والوں پر فوراً عذاب نازل ہو جاتا)۔“ (النور 24 : آیات 11 تا 20)

❶ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب کسی سفر پر جاتے تو اپنی بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے۔ جس بیوی کے نام قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ ایک غزوہ (بنو مصطلق) میں قرعہ میرے نام نکلا۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوگئی۔ میں اپنی سواری پر ایک ہودج میں سوار رہتی، جب مجھے اترنے کی ضرورت پیش آتی تو ہودج سمیت مجھے اتار لیا جاتا۔ جب آپ ﷺ اس غزوہ میں کامیابی سے ہمکنار ہوکر واپس مدینہ کے نزدیک پہنچے تو ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ میں قضائے حاجت کے لئے لشکر سے دور نکل گئی۔ میں قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس آرہی تھی کہ میں نے اپنے گلے کی طرف ہاتھ لے جا کر دیکھا تو ہار گم پایا اسے ڈھونڈنے میں مجھے کافی دیر لگ گئی۔ لوگوں نے ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا وہ یہ سمجھے کہ میں ہودج میں موجود ہوں اور لشکر روانہ ہوگیا۔ لشکر روانہ ہونے کے بعد مجھے میرا ہار مل گیا، میں واپس آئی تو دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ میں اسی جگہ اس خیال سے بیٹھ گئی کہ جب لوگ مجھے ہودج میں نہیں پائیں گے تو وہ اسی جگہ تلاش کرنے آئیں گے۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ لشکر کے پیچھے گری پڑی چیزیں اٹھانے پر مامور صحابی حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں وہاں پہنچے انہوں نے دور سے مجھے پہچان لیا اس لئے کہ انہوں نے پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھا ہوا تھا اور زبان سے پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ میں یہ سنتے ہوئے بیدار ہوگئی اور اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم، انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور اپنی سواری بٹھائی میں اس پر سوار ہوگئی۔ وہ سواری کے آگے پیدل چلتے رہے یہاں تک کہ ہم لشکر سے جا ملے۔ منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو موقع مل گیا اور اس نے مجھ پر (حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ برائی کی) تہمت لگا دی۔ اس تہمت کے اندر تین مزید صحابہ حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش بھی شریک ہو گئے۔ مدینہ پہنچنے کے بعد میں بیمار ہوگئی اور ایک مہینہ تک بیماری میں مبتلا رہی۔ اس دوران تہمت لگانے والوں نے اس بات کو خوب پھیلایا جس سے آپ ﷺ بھی پریشان ہو گئے لیکن مجھے اس کی خبر تک نہ ہوئی۔ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور طبیعت معلوم کر

کے واپس چلے جاتے۔ میں آپ ﷺ کے بارے میں مختلف خیالات سے دوچار رہتی لیکن مجھے اس برائی کا کوئی تصور تک بھی نہیں تھا۔ ایک دن میں اُم مسطح کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے نکلی ان کا چادر میں پاؤں پھسلا ان کی زبان سے نکلا: مسطح تو ہلاک ہو جائے۔ میں نے کہا: آپ مسطح کے بارے یہ کیوں کہہ رہی ہیں وہ تو وہ صحابی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اس نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا کہ مسطح نے تم پر کیا تہمت لگائی ہے؟ میں نے کہا: مجھے کوئی علم نہیں۔ انہوں نے یہ تہمت والا واقعہ مجھے بتایا۔ واپس آنے کے بعد میری بیماری میں اور اضافہ ہو گیا۔ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ میں نے کہا: مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آ گئی اور اپنی امی سے کہا: لوگ میرے متعلق کیسی فضول باتیں کر رہے ہیں۔ میری امی نے جواب دیا: اے بیٹی، غم نہ کرو اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی مرد کی کوئی خوبصورت بیوی ہو اور وہ اس سے محبت رکھتا ہو تو سوکنیں اس طرح کی بہت سی باتیں کرتی ہیں۔ میں یہ سن کر پوری رات روتی رہی اور مجھے نیند نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے اس دوران اپنے بعض صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم سے میرے متعلق مشورہ بھی کیا۔ سب نے مثبت مشورہ دیا۔ میں نے دو دن روتے روتے گزار دیئے پھر ایک دن آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے مجھے سلام کیا اور میرے قریب بیٹھ گئے اور فرمایا: اے عائشہ، مجھے آپ کے بارے میں اس اس طرح کی کچھ باتیں پہنچی ہیں اگر آپ پاک ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی برأت نازل فرمائے گا اور اگر واقعی تم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو بیشک جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر کے معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جیسے ہی اپنی گفتگو مکمل کی میرے آنسو رک گئے۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میری طرف سے آپ ﷺ کو مطمئن کیجئے انہوں نے کہا کہ ہم کیسے مطمئن کریں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم، جو بات آپ نے لوگوں سے سنی ہے وہ آپ کے دل میں جم گئی ہے اگر میں گناہ کا انکار کروں تو آپ لوگ مجھے جھوٹا

سمجھیں گے اور اگر میں اقرار کروں جبکہ میں اس گناہ سے پاک ہوں تو آپ مجھے سچا سمجھیں گے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ میں پاک ہوں۔ میری مثال تو یوسف علیہ السلام کے باپ جیسی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کی (جھوٹی) بات سن کر صبر جمیل ہی کیا۔ یہ کہہ کر میں نے دوسری طرف رخ پھیر لیا۔ مجھے یقین تھا کہ میں پاک ہوں اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت نازل فرمائیں گے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہاں سے ہلے بھی نہیں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی سے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے عائشہ (تمہیں مبارک ہو) اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل فرما دی۔ میری والدہ نے مجھے کہا: اٹھو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گی جس نے مہربانی فرماتے ہوئے میری برأت نازل فرمائی اور میرے بارے میں 10 آیات (النور 24 : آیات 11 تا 20) نازل فرمائیں۔" (بخاری۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کی ولیہ تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی پاک دامنی کے لئے اپنے کلام پاک میں دس آیات نازل فرمائیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کرامت کا اظہار کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : مجھے امید نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ قرآنی وحی کے ذریعہ میرے متعلق کلام کرے گا لیکن مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرمائیں گے۔ (بخاری) ﴾

2 " (اے لوگو) تم عائشہ رضی اللہ عنہا سے برا سلوک کر کے مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اللہ کی قسم، عائشہ (رضی اللہ عنہا) تو وہ ہیں کہ جن کے پاس لیٹنے کی حالت میں ہی مجھ پر وحی نازل ہونا شروع ہو جاتی تھی۔ ان کے علاوہ کسی اور بیوی کے ہاں مجھ پر وحی کا نزول اس طرح نہیں ہوتا تھا۔"

(بخاری۔عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ کرامت تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں موجود ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لیٹنے کی حالت میں بھی وحی نازل فرماتے۔ یہ اعزاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی اور کو حاصل نہیں ہوا ﴾

3 ''ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)، جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے ہیں جو آپ کو سلام پیش کر رہے ہیں۔ میں نے جواب میں کہا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔'' (مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے انہیں سلام بھیجا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کی محبوب بندی اور اس کے رسول ﷺ کی محبوب ترین بیوی تھیں ﴾

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی کرامت

فرمان الٰہی ہے: -(ترجمہ)

''(اور اے نبی ﷺ یاد کیجئے) جب آپ اس شخص (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے اور آپ (ﷺ) نے احسان کیا تھا کہ اپنی بیوی (زینب رضی اللہ عنہا) کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو اور (اس وقت) آپ وہ بات دل میں چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کر لی (طلاق دے دی) تو ہم نے اس (مطلقہ) کا نکاح آپ سے کر دیا تا کہ مومنوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے بارے) میں کوئی تنگی نہ رہے، جب وہ ان سے اپنی غرض پوری کر (طلاق دے) چکے ہوں اور اللہ کا یہ حکم تو (پورا) ہو کر ہی رہنے والا تھا۔'' (الاحزاب 33: آیت 37)

احادیث رسول ﷺ :

1 '' حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو بطور فخر یہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح (اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے) تمہارے ورثاء نے کیا جبکہ میرا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر کیا۔'' (بخاری۔عن انس رضی اللہ عنہ)

2 ''حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت زید رضی اللہ عنہ تھے جو رسول اکرم ﷺ کے منہ

بولے بیٹے تھے۔آپ ﷺ نے اپنی سگی پھوپھی کی بیٹی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے نکاح کا پیغام بھجوایا جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سمیت ان کے والدین نے قبول فرمایا، یہ نکاح ایک سال تک برقرار رہا لیکن اس میں پائیداری نہ آئی۔ اس لئے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت خوبصورت تھیں ، ان کا خاندان بھی اونچا تھا جس کی وجہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے دبے دبے رہتے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بار بار آپ ﷺ کے سامنے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا شکوہ کرتے کہ بحیثیت خاوند مجھے وہ احترام نہ مل سکا جو میں چاہتا تھا۔آپ ﷺ انہیں صبر کی تلقین فرماتے۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ملا کہ زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے نکاح میں آنے والی ہیں۔ آپ ﷺ کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ اگر زید رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی اور مجھے نکاح کرنا پڑا تو لوگ اعتراض کریں گے کہ محمد (ﷺ) نے اپنی مطلقہ بہو (منہ بولے بیٹے کی بیوی) سے شادی کر لی۔ آخرکار حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام پہنچایا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرلوں۔ یہ کہہ کر وہ نماز پڑھنے لگیں۔ جیسے ہی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نماز کے لئے کھڑی ہوئیں آپ ﷺ پر بذریعہ وحی قرآن کریم کی یہ آیات (الاحزاب **33** : آیات **37** تا **40**) نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا نکاح عرش پر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے بعد آپ ﷺ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگاہ فرمایا۔ اس طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں شامل ہوگئیں۔''

(مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ وتفسیر ابن کثیر)

❁ وضاحت : آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا وہ واحد ہیں جن کا نکاح اللہ تعالیٰ نے خود آسمانوں پر کیا جو ان کی ایک کرامت اور اللہ تعالیٰ کی محبوب بندی ہونے کا اظہار ہے ❁

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی بھی مصیبت پہنچنے پر یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلہ بہتر چیز عطا فرماتے ہیں :

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

(ترجمہ) ''بلاشبہ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اے اللہ، مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور جو مجھ سے چھن گیا ہے اس سے بہتر عطا فرما۔''

میرے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو میں نے سوچا کہ مجھے ان سے بہتر شوہر کیسے مل سکتا ہے؟ میں نے مذکورہ دعا پڑھنا شروع کر دی (جیسے ہی میری عدت مکمل ہوئی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس اپنے نکاح کا پیغام دے کر بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی بہتر شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عطا فرمایا۔

(مسلم۔عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کی نیک بندی تھیں ان کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ وہ اتنے بڑے مقام پر فائز ہوں گی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعا کو پڑھا اللہ تعالیٰ نے کرامت کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں اُم المومنین (مومنوں کی ماں) ہونے کا شرف عطا فرمایا ﴾

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

''حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خیبر کے ایک یہودی سردار حی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے والدین نے ان کی شادی ایک یہودی کنانہ بن ابی الحقیق سے کروا دی۔ شادی کے چند دنوں بعد ہی مسلمانوں نے یہودیوں کی وعدہ خلافی کی وجہ سے خیبر پر چڑھائی کر دی۔ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور بہت سا مال غنیمت اور باندیاں بھی ملیں۔ ان باندیوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں جن کا شوہر جنگ میں مارا گیا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

پتہ چلا کہ صفیہ ایک یہودی سردار کی بیٹی ہیں تو آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی جسے انہوں نے فوراً قبول کرلیا اور مسلمان ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو غلامی سے آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا۔ نکاح کے بعد آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر نشان دیکھا تو پوچھا: صفیہ (رضی اللہ عنہا) یہ نشان کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مسلمانوں کی خیبر پر پیش قدمی سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ چاند اپنی جگہ سے ہٹ کر میری گود میں آ گیا ہے۔ میں نے اپنا خواب اپنے شوہر (کنانہ بن ابی الحقیق) کو سنایا، اس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا اور کہنے لگا: تم اس بادشاہ کی (بیوی بننے کی) تمنا کر رہی ہو جو مدینہ میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی تھا جو ہو کر رہا۔'' (الرحیق المختوم۔ تاریخ ابن ہشام)

﴿ وضاحت: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا خواب میں چاند کا گود میں آتے ہوئے دیکھنا اور اس کی تعبیر میں آپ ﷺ سے نکاح ہونا، ان کی ایک کرامت تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے پوری فرمائی ﴾

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

''ایک مرتبہ حضرت جبرائیل نے مجھے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، یہ آپ کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں جب وہ آپ کے قریب پہنچیں تو انہیں سلام پیش کیجئے اور یہ کہئے کہ یہ سلام اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔ آپ کے لئے خوشخبری یہ ہے کہ جنت میں آپ کا ایسا مکان تیار ہے جو موتیوں سے بنا ہے جہاں کوئی شور وغل نہیں اور نہ ہی کوئی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کا سلام بھیجنا ان کی عظمت اور کرامت کا اظہار ہے ﴾

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

''ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایسی بیماری میں مبتلا ہوئیں کہ پھر اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اسی بیماری کے دوران انہیں ایک دن صبح کے وقت اپنی بیماری میں کچھ افاقہ نظر آیا انہوں نے مجھے

کہا: اے امی جان، میں غسل کرنا چاہتی ہوں، میرے لئے پانی رکھ دیں۔ میں نے پانی رکھ دیا وہ اس پانی سے ایسی نہائیں جیسے تندرستی میں نہاتی تھیں پھر انہوں نے کپڑے طلب کئے، میں نے انہیں نئے کپڑے دیئے جو انہوں نے پہن لئے پھر انہوں نے کہا کہ گھر کے بیچ میں میرا بستر بچھا دیجئے، میں نے بستر بچھا دیا۔ وہ بستر پر جا کر اپنا ایک ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رخ لیٹ گئیں اور کہا: اے امی جان، میں بالکل پاک صاف ہوں اور اب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے جا رہی ہوں، مجھے کوئی بھی جگائے نہیں۔ اسی دوران ان کی روح پرواز کر گئی۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے سارا واقعہ ان سے بیان کر دیا۔''

(اسد الغابۃ۔ عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ کرامت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے موت سے پہلے ہی انہیں اپنی ملاقات سے متعلق الہام کر دیا تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے غسل کیا، نئے کپڑے پہنے اور پھر بستر پر قبلہ رخ لیٹ گئیں، اسی دوران ان کی موت واقع ہو گئی ﴾

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی کرامت

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیوی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ مدینہ کے بنو نضیر قبیلہ کے محلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو رہائش کے لئے جگہ عنایت فرمائی۔ میرے شوہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں تشریف لے گئے اس دوران ہمارے پڑوسی یہودی نے بکری ذبح کی اور ہنڈیا چولہے پر چڑھا دی۔ ہنڈیا کی خوشبو سے میرے دماغ میں بہت سے خیالات آنے لگے مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں آگ لینے کے بہانے اس پڑوسی یہودی عورت کے گھر گئی کہ شاید وہ مجھے کھانے کی دعوت دے۔ اس نے مجھے آگ دے دی لیکن کھانے کی دعوت نہ دی۔ آگ کی مجھے ضرورت نہیں تھی میں نے اس آگ کو بجھا دیا، دوبارہ آگ لینے کے بہانے اس کے گھر گئی کہ شاید وہ اس مرتبہ مجھے کھانے کی دعوت دیدے مگر اس نے مجھے کھانے کی دعوت نہ دی۔

تیسری بار پھر میں آگ کے بہانے اس کے گھر گئی لیکن پھر بھی میری مراد پوری نہ ہوئی۔ میں گھر میں بیٹھ کر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگی (کہ اے اللہ، میری گوشت کھانے کی چاہت آج پوری نہیں ہوئی) آخر کار اس یہودی عورت کا شوہر گھر میں آیا اس نے اپنی بیوی سے پوچھا: کوئی گھر میں آیا تھا؟ اس نے بتایا کہ ہماری پڑوسن عربی عورت (اسماء رضی اللہ عنہا) آئی تھی۔ اس نے کہا: اس کے گھر میں کھانا بھیجو۔ اگر تم نے اس کے گھر میں کھانا نہیں بھیجا تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ یہودی عورت نے ایک بڑا برتن (گوشت کے سالن سے) بھر کر ہمارے گھر میں بھیج دیا۔ اس وقت مجھے اس کھانے سے بڑھ کر کوئی کھانا بھی محبوب نہیں تھا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے میری مراد کو پورا کر دیا)۔" (الاصابہ۔طبرانی)

﴾ وضاحت: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی کرامت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے یہودی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے گھر میں کھانا بھیجو۔ اس طرح حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور اپنے بچوں کو بھی کھلایا﴿

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو گئی۔ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا: تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح (حرام) ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ الفاظ کہنے سے ایسی طلاق سمجھی جاتی تھی جس کے بعد رجوع کی کوئی صورت باقی نہ رہتی تھی۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور اپنا واقعہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم اس پر حرام ہو گئی ہو (کیونکہ ابھی تک اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا)۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، میں نے جوانی ان کے ساتھ گزار دی اب بڑھاپا (اپنے شوہر کے بغیر) کس طرح گزاروں گی، میری اولاد کا کیا ہو گا؟ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں اور ساتھ ساتھ یہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے کوئی بہتر صورت بتائیے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی بے بسی اور پریشانی کو حل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ

وحی قرآن کی یہ آیات نازل فرمائیں :

فرمان الٰہی ہے : ۔(ترجمہ)

''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملہ میں آپ (ﷺ) سے بحث کر رہی تھی اور اللہ سے (اپنی حالت کا) شکوہ کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بیشک اللہ ہر ایک کی سننے والا، ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر (ماں کہہ) بیٹھتے ہیں، وہ (بیویاں) ان کی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان کی مائیں تو صرف وہی (عورتیں) ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے۔ بلاشبہ یہ لوگ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ خوب معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرلیں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے انہیں ایک غلام آزاد کرنا ہوگا، (اے مومنو) تمہیں اس بات کی نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو بھی عمل کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے اور جو شخص (غلام) نہ پائے تو وہ **2** ماہ لگاتار روزے رکھے۔قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جو اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ **60** مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ (حکم) اس لئے ہے تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور انکار کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (المجادلہ **58** : آیات **1** تا **4**)

آپ ﷺ نے قرآنی آیات نازل ہونے کے بعد حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے شوہر سے کہئے کہ وہ (بطور فدیہ) ایک غلام آزاد کرے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ان کے پاس غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے کہئے کہ **2** ماہ کے لگاتار روزے رکھے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ، وہ تو بوڑھے آدمی ہیں روزوں کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر انہیں کہئے کہ **60** مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ، ان کے پاس اتنی بھی طاقت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اس معاملہ میں ان کی مدد کرتے ہوئے

کھجوروں کا ایک ٹوکرا انہیں دیں گے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مزید ایک ٹوکرا میں انہیں دے دوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کھجوروں کو (60) مساکین میں تقسیم کر دو اور اپنے چچا کے بیٹے (اپنے شوہر) کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (مسند احمد۔ عن خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی یہ کرامت ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے چپکے جو باتیں کر رہی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی گھر میں موجود ہونے کے باوجود وہ باتیں نہ سن پائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نہ صرف ان کی باتوں کو سنا بلکہ ان کے مسئلہ کا حل بھی پیش کر دیا ﴾

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی کرامت

فرمان الٰہی ہے: ۔ (ترجمہ)

"اور (یہ مال فے ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جنہوں نے (مہاجرین مکہ کی آمد سے) پہلے ہی ایمان لاکر یہاں (مدینہ میں) رہائش اختیار کر رکھی تھی۔ یہ لوگ (انصار) اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ انہیں (مہاجرین کو) دیا جائے، وہ اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتے اور وہ (مہاجرین کو) اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود محتاج ہوں اور جو لوگ اپنے نفس کی بخیلی سے بچا لئے گئے، وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔" (الحشر 59: آیت 9)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

"ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، میں بہت بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں میں معلوم کروایا لیکن وہاں کھانے کے لئے کچھ نہ ملا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا: تم میں سے کون ہے جو آج رات اس شخص کو اپنا مہمان بنائے، اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، میں ان کی مہمان نوازی کروں گا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، گھر میں جو بھی کھانے کی چیز میسر ہو انہیں کھلاؤ، ہمیں کھانے کو کچھ ملے نہ ملے یہ

بھوکے نہ رہیں۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم، صرف بچوں کا کھانا موجود ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بچوں کو بہلا کر سلا دینا اور ہم دونوں بھی بھوکے سو جائیں گے۔ جب مہمان کھانا کھانے لگے تو تم چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے سے بجھا دینا (میں خالی ہاتھ برتن اور منہ کی طرف لے جاتا رہوں گا اور مہمان یہ سمجھے گا کہ میں اس کے ساتھ کھانا کھا رہا ہوں اس طرح وہ خوب سیر ہو کر کھانا کھا لے گا) حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے بچوں کو سلا کر مہمان کے سامنے کھانا لگا دیا اور چراغ (ٹھیک کرنے کے بہانے سے) بجھا دیا۔ صبح جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوطلحہ تم اور تمہاری بیوی نے آج رات جو عمل کیا (مہمان نوازی کی) اس پر اللہ تعالیٰ خوش ہو کر مسکرا دیئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (الحشر 59 : آیت 9) نازل فرما دی ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی مہمان کی ضیافت کرنے کے انداز پر اللہ تعالیٰ کا خوش ہو کر مسکرا دینا ان کی ایک کرامت کا اظہار ہے کہ انہوں نے کتنے پیارے انداز میں مہمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، اپنے بچوں اور خود کو بھوک کی حالت میں سلا کر اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے کا بہترین نمونہ پیش کیا جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیت نازل فرمائی

حضرت اُم مالک رضی اللہ عنہا کی کرامت

''حضرت اُم مالک رضی اللہ عنہا کے پاس گھی کا ایک برتن تھا جس میں سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ گھی بھیجا کرتی تھیں۔ اُم مالک رضی اللہ عنہا کے بیٹوں کو جب بھی کھانے کی طلب ہوتی تو وہ اسی گھی کے برتن میں سے انہیں گھی نکال کر کھلا دیتیں۔ ایک دن اُم مالک رضی اللہ عنہا برتن کا سارا گھی نچوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ نے گھی کو نچوڑ لیا ہے؟ اُم مالک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم برتن کو اس کے حال پر چھوڑ دیتیں (گھی نہ نچوڑتیں) تو ہمیشہ کے لئے اس برتن میں گھی موجود رہتا۔'' (مسلم۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : حضرت اُم مالک رضی اللہ عنہا ایک غریب عورت تھیں، وہ غربت کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بطورِ تحفہ گھی بھیجا کرتی تھیں۔ ان کے پاس موجود برتن میں دوسروں کو دینے کے باوجود بھی گھی کا ہر وقت موجود رہنا ان کی کرامت تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے دکھائی ۞

حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

''جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے روانہ ہونے لگے تو اُم ورقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد میں جانے کی اجازت دیجئے، میں وہاں زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کا مرتبہ عطا فرما دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر میں ہی رہو، اللہ تعالیٰ آپ کو شہادت کی موت عطا فرمائیں گے۔ اس کے بعد لوگ انہیں شہیدہ کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک غلام اور ایک باندی تھی، حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ کہہ رکھا تھا کہ میری وفات کے بعد تم دونوں آزاد ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان دونوں (غلام اور باندی) نے حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کو سوتے وقت منہ میں کپڑا ٹھونس کر شہید کر دیا اور بھاگ گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو گرفتار کر کے بطورِ قصاص سولی پر لٹکانے کا حکم دیا۔'' (ابوداؤد۔ عن اُم ورقہ رضی اللہ عنہا)

۞ وضاحت: حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی یہ کرامت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی چاہت کو پورا کرتے ہوئے انہیں شہادت کی موت سے سرفراز فرمایا ۞

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

''ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوگئی ہوں، میں نے دھمک کی آواز سنی کہ جنت بھی لرز گئی پھر میں نے دیکھا کہ 12 افراد جنت میں داخل ہوئے جنہوں نے ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا پھر ایک آواز آئی: انہیں

نہر سدخ یا نہر بیدج پر لے جاؤ۔ نہر سے غوطے لگانے کے بعد ان سب کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے تھے۔ ان کے لئے سونے کی کرسیاں لائی گئیں جن پر وہ بیٹھ گئے پھر ان کے سامنے کھجوروں اور پھلوں سے بھرا ہوا ایک تھال لایا گیا، ان 12 افراد اور میں نے وہ پھل اور کھجوریں کھائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں مجاہدین کا ایک دستہ جہاد کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ کچھ دنوں بعد مجاہدین کے دستے میں سے ایک شخص نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہی 12 افراد کے شہید ہونے کی خبر دی جس کی صحابیہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں بشارت دی گئی تھی۔'' (مسند احمد۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی کرامات

حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

''ایک تابعی حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے۔ راستے میں رات ہوگئی، وہ وہیں جنگل میں درختوں کے بیچ میں وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ایک شیر دانت نکالے حضرت صلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے بالکل بھی نہ گھبرائے اور اپنی نماز میں مصروف رہے۔ شیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارد گرد چکر لگاتا رہا۔ حضرت اشیم رحمۃ اللہ علیہ نے 2 رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور شیر سے کہا: تجھے اگر مجھے مارنے کا حکم دیا گیا ہے تو مجھے مار کر کھا لو، اگر تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے رب سے سرگوشی کر سکوں۔ شیر نے یہ سنتے ہی اپنی دم نیچے کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہیں اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے کے لئے چھوڑ کر چلا گیا۔'' (لاتحزن۔ تالیف: ڈاکٹر عائض القرنی)

﴿ وضاحت: ایک خونخوار درندے کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کے لئے چھوڑ کر چلے جانا ان کی ایک کرامت کا اظہار ہے ﴾

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

''یمن سے ایک اویس نامی شخص تمہارے پاس آئے گا جو اپنی والدہ کے سوا اپنے کسی عزیز کو یمن میں چھوڑ کر نہیں آئے گا، اس کے جسم پر سفیدی (برص) کے داغ ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم سے سفیدی کے داغ ایک دینار یا درہم کی جگہ کے سوا سب ختم کر دیں گے۔ تم میں سے جو بھی اس سے ملے، اسے چاہئے کہ وہ اس سے اپنے لئے گناہوں کی مغفرت کی درخواست کرے (اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرمائیں گے)۔'' (مسلم۔عن عمر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ وہ تابعی ہیں کہ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر اپنی والدہ کی خدمت میں مصروفیت کی وجہ سے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر صحابیت کا شرف نہیں پا سکے۔اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ فضیلت اور کرامت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تابعین سے زیادہ مرتبہ رکھنے کے باوجود اس تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کروانے کی رغبت دلائی ہے جو اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک کرامت اور بہت بڑا اعزاز ہے

مجنون (پاگل) اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہوسکتا

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

''یاد رکھو، اللہ کے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہے۔'' (یونس 10: آیات 62 تا 63)

وضاحت : اللہ تعالیٰ نے اپنا ولی بنانے کے لئے ایمان اور پرہیز گاری کی شرط لگائی ہے جبکہ مجنون کا ایمان وتقویٰ معتبر نہیں اور نہ ہی وہ فرائض ونوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہے جو ایک ولی کے لئے بہت ضروری ہے

حدیث رسول ﷺ :

''3 قِسم کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے): ① سویا ہوا جب تک بیدار نہ ہو جائے ② بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے ③ مجنون جب تک صحت یاب نہ ہو جائے۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔عن علی رضی اللہ عنہ)

کرامات کا انکار کرنے والوں کی تردید

کرامت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک عزت افزائی ہے، کرامت مکمل طور پر اللہ کی نوازش ہے، کرامت کے اظہار میں ولی کا اپنا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا کہ جب چاہے دعویٰ ولایت کرے اور بطور دلیل کرامت پیش کردے۔ صالح بندے کی حاجت کے وقت کرامت ظاہر ہوتی ہے، یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص کرامت ظاہر ہونے کے بعد دعویٰ نبوت کردے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو کبھی کرامت سے نہیں نوازتا جو کرامت کے اظہار سے ناجائز دعوے کرے۔

منکرین کرامت کی 2 قسمیں ہیں : ایک قِسم ان لوگوں کی ہے جو سرے سے دین و ایمان کے منکر، نہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر۔ ایسے لوگوں کے لئے کرامت (جو ایمان وعقیدے کا ایک حصہ ہے) کا انکار ایک معمولی بات ہے۔ دوسری قِسم ان لوگوں کی ہے جو کلمہ تو پڑھتے ہیں لیکن نصوص شریعت پر اپنی عقل اور رائے کو مقدم رکھتے ہیں۔ یہ اہل بدعت کا ایک گروہ ہے ان کی تردید کرتے ہوئے صاحب شرح عقیدہ طحاویہ لکھتے ہیں: کرامت کے انکار میں معتزلہ کے قول کا باطل ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ اس کا انکار محسوسات کے انکار کی طرح ہے۔ جہاں تک ان کے اس شبہ کا تعلق ہے کہ اگر کرامت کو صحیح مان لیا جائے تو نبی اور ولی میں فرق کرنا دشوار ہو جائے گا اور ایسا جائز نہیں۔ معتزلہ کا یہ دعویٰ اس وقت درست کہا جا سکتا تھا کہ اگر ولی کرامت پیش کرتے ہوئے دعویٰ نبوت بھی کرے اور ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اگر وہ نبوت کا

دعویٰ کر دے تو ولی نہیں بلکہ جھوٹا مدعی نبوت ہو جائے گا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کرامت تو اللہ کی جانب سے ایک عزت افزائی اور ایک نوازش ہے۔ کرامت کے اظہار میں ولی کا اپنا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا کہ جب چاہے دعویٰ ولایت کرے اور بطور دلیل کرامت پیش کر دے۔ نیک آدمی کی حاجت کے وقت کرامت ظاہر ہوتی ہے، یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص کرامت ظاہر ہونے کے بعد دعویٰ نبوت کر دے۔ اللہ عزوجل ایسے شخص کو کبھی کرامت سے نہیں نوازتا۔ (شرح عقیدہ طحاویۃ)

کرامات کے اثبات میں افراط وتفریط

کرامت کے اثبات میں بعض لوگ افراط (زیادتی) اور بعض تفریط (کمی) کا شکار ہیں۔ قرآن وسنت کی صحیح سمجھ رکھنے والے افراط وتفریط سے محفوظ اور صراط مستقیم پر قائم ہیں۔ جبکہ کچھ لوگوں نے کرامت کا بالکل انکار کر دیا اور صوفیوں کی جماعت نے کرامت کے اثبات میں بے انتہا غلو اور افراط سے کام لیا۔ مثلاً بعض صوفی اپنے ملک میں بیٹھے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ کعبہ کا طواف، صفا ومروہ کی سعی اور دیگر ارکان عمرہ وحج ادا کر کے آئے ہیں۔ اگر ایسا ہوسکتا تو آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حدیبیہ مقام پر موجود تھے آپ ﷺ نے جگہ کے قریب ترین مقام پر بھی یہ نہ کہا کہ کعبہ ہمارے پاس آیا ہے یا ہم نے عمرہ کر لیا ہے۔ جب قریب جگہ پر کعبہ نہیں آ سکتا وہ بھی اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کے لئے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے تو عام ولی کے لئے کیسے آ سکتا ہے؟ اس طرح کی کرامات کے دعوے جھوٹے سمجھے جائیں گے۔

ولایت کے جھوٹے دعویداروں کے دوست اور مددگار

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

1 ”اور جس دن اللہ تمام مخلوق کو جمع کرے گا (تو فرمائے گا) اے جنات کی جماعت، بلاشبہ

تم نے تو بہت سے انسانوں کو اپنا بنا لیا (گمراہ کیا) اور انسانوں میں سے ان (جنات) کے دوست کہیں گے: اے ہمارے رب، ہم نے ایک دوسرے سے خوب فائدہ حاصل کیا اور (آج) ہم اپنی اس میعاد تک آ پہنچے جو آپ نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی۔ اللہ فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہو گے۔ ہاں اگر اللہ ہی کو (ان کو بچانا) منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا، خوب جاننے والا ہے اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا دوست بنا دیتے ہیں، ان (برے) اعمال کی وجہ سے جو وہ کرتے رہے۔" (الانعام 6: آیات 128 تا 129)

2 "اور ہم (جنات) نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت پہرے داروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ ہم (باتیں) سننے کے لئے اس (آسمان) میں جگہ جگہ بیٹھا کرتے تھے مگر اب جو بھی (سننے کے لئے) کان لگاتا ہے تو وہ اپنے لئے گھات لگائے ہوئے شعلہ کو تیار پاتا ہے اور بلاشبہ ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لئے کسی برے معاملہ کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔" (الجن 72: آیات 8 تا 10)

احادیث رسول ﷺ:

1 "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ ﷺ اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے، ان دنوں جنات کو آسمان کی خبریں ملنا بند ہو چکی تھیں اور جنات جب بھی آسمانی خبریں سننے کی کوشش کرتے تو ان پر ستاروں کو انگاروں کی صورت میں پھینکا جاتا تھا۔ جنات نے سوچا کہ ضرور کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم پر آسمان کی خبریں سننے کی پابندی لگ گئی ہے۔ تم زمین کے مشرق و مغرب کی طرف جا کر دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ پیش آیا ہے؟ ان میں سے کچھ جنات تہامہ (حجاز) کی طرف آئے۔ اس وقت آپ ﷺ وادی نخلہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔

ان جنات نے جب قرآن سنا تو کہنے لگے کہ یہ تو وہی چیز ہے جس کی وجہ سے ہم پر آسمان کی خبریں سننے پر پابندی لگا دی گئی ہے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس گئے اور کہنے لگے: اے ہماری قوم، ہم نے بڑا عجیب قرآن سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کی آپس کی گفتگو کو بذریعہ وحی آپ ﷺ تک پہنچاتے ہوئے سورہ جن (72) نازل فرمائی۔'' (بخاری)

❷ ''کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے کاہنوں کے حوالے سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، بسا اوقات کاہن لوگ ایک بات کہتے ہیں جو سچ ثابت ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہی سچا کلمہ ہوتا ہے جسے (جھوٹے ولیوں کا دوست) جن چرا کر لاتا ہے اور پھر اپنے دوست (جھوٹے ولی) کے کان میں بتاتا ہے پھر وہ اس میں مزید سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو بتا دیتا ہے (اس طرح اس جھوٹے ولی کی کوئی بات سچی بھی ہو جاتی ہے)۔ (بخاری، مسلم۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❸ ''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم صادر فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پروں کو جھکا لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے نازل ہوتے وقت ایسی آواز آتی ہے جیسی زنجیر پتھر پر مارنے کی آواز ہوتی ہے پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے جواب دیتے ہیں: (جو بھی فرمایا) سچ فرمایا ہے اور اللہ بلند و بالا اور بڑائی والا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آسمانی باتوں کو چرانے والے جنات ایک کے اوپر ایک آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور کوئی نہ کوئی آسمانی بات چرا لیتے ہیں۔ اوپر والا جن بسا اوقات نیچے والے جن کو جلدی سے خبر پہنچا دیتا ہے (اور آگے والا آگے والے کو پہنچا دیتا ہے) بسا اوقات اس کے خبر پہنچانے سے پہلے ہی شعلہ اس کو پا لیتا ہے اور جو بات نیچے والوں کو پہنچی ہوتی ہے وہ کاہن یا جادوگر کو پہنچا دیتے ہیں اور وہ اس میں سو جھوٹ ملا کر آگے بیان کرتا ہے۔ اس (جھوٹے ولی) کی جو بات سچ ثابت ہوتی ہے یہ وہی بات ہوتی ہے جو آسمان سے سنی ہوئی ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

گھر بیٹھے اسلام سیکھئے

❶ بذریعہ خط وکتابت کورس (انگلش یا اردو) ❷ قرآن کریم عربی (چھوٹا، بڑا سائز) ❸ قرآن کریم مترجم اردو (چھوٹا، بڑا سائز) ❹ قرآن کریم کا لفظی وبامحاورہ آسان اردو ترجمہ ❺ قرآن کریم مترجم فارسی ❻ 40 دن میں گھر بیٹھے قرآن اور نماز پڑھنا سیکھئے ❼ عربی سیکھئے (قرآن کریم ونماز کی دعاؤں سے) ❽ مختصر تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ❾ مختصر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ❿ ایک ہزار منتخب احادیث ماخوذ از بخاری شریف ⓫ ایک ہزار منتخب احادیث ماخوذ از مسلم شریف ⓬ ایک ہزار منتخب احادیث ماخوذ از مشکوۃ شریف ⓭ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیل ونہار ⓮ بیماریاں اور ان کا علاج مع طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ⓯ سہل وآسان حج وعمرہ ⓰ دنیاوی تفکرات اور آخرت میں کامیابی کیلئے ⓱ اولاد کی تعلیم وتربیت ⓲ عورتوں کے مسائل اور ان کا حل ⓳ مریض کی نماز ⓴ قصص الانبیاء علیہم السلام ㉑ مختصر سیرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ㉒ بڑے گناہوں سے بچاؤ کیسے؟ ㉓ غم نہ کریں ㉔ عدت کے مسائل ㉕ نماز پڑھنا سیکھئے ㉖ قربانی کے مسائل ㉗ زکوۃ کی فرضیت، وعید اور نصاب ㉘ وقت کا بہترین استعمال ㉙ اولیاء اللہ کی کرامات ㉚ مختلف پمفلٹس واسٹیکرز



الاعلام الاسلامی
ISLAMIC COMMUNICATION TRUST
Spreading the Word of Allah Worldwide

ملنے کے پتے:

کراچی
کمرہ نمبر 10، دوسری منزل، گلشن ٹیرس (بلڈنگ)، نزد جامع کلاتھ مارکیٹ
ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: 32210209 / 32627369

دفتری اوقات: صبح 11 بجے تا شام 7 بجے تک (تعطیل: بروز اتوار)

e-mail : islamisforall@hotmail.com

Visit our Website : www.islamis4all.com
For all our Books and Correspondence Course

لاہور
F-1 رحمان پلازہ۔ 4، فاطمہ جناح روڈ، لاہور
فون: 36366207 - 36367338

اسلام آباد
المسعود اسلامی بکس، دکان نمبر B-10، بلاک B-4
مرکز F-8، اسلام آباد۔ فون: 2261356